قرآن وحدیث، آثارِ صحابہ، اقوال آئمہ اربعہ، نیز علمائے اہل حدیث کے حوالہ جات سے مزین

اک بے مثال وباکمال تحقیق موسوم بہ

مرد اور عورت کی نماز میں فرق

مع

مسنون اوراد و وظائف

مؤلف

استاذ العلماء حضرت علامہ
حافظ محمد اکرم مجددی رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ

قرآن وحدیث، آثار صحابہ، اقوال آئمہ اربعہ، نیز علمائے اہل حدیث کے حوالہ جات سے مزین

اک بے مثال و باکمال تحقیق موسوم بہ

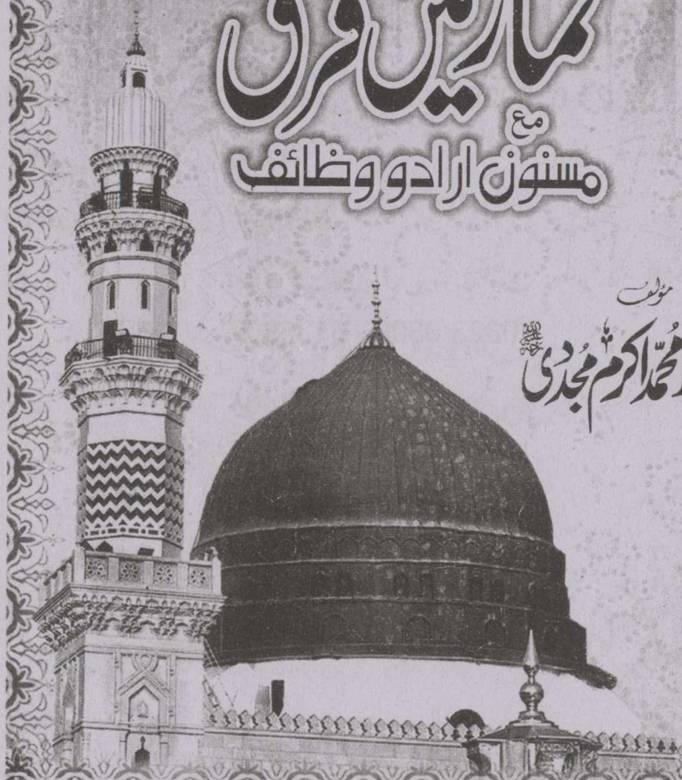
مرد اور عورت کی نماز میں فرق

مع مسنون اوراد و وظائف

مؤلف

استاذ العلماء حضرت علامہ

حافظ محمد اکرم مجددی رحمۃ اللہ علیہ



اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ

نام کتاب	مرد اور عورت کی نماز میں فرق
نام مؤلف	استاذ العلماء مولانا محمد اکرم مجددی رحمتہ اللہ علیہ
نظر ثانی	حضرت علامہ مفتی غلام حسن قادری حفظ اللہ تعالیٰ
پروف ریڈنگ	علامہ محمد عمیر مجددی الازہری حفظ اللہ تعالیٰ
باہتمام	محمد صہیب مجددی حفظ اللہ تعالیٰ 0323/0300 - 6135902
کمپوزنگ	قادری کمپوزنگ سنٹر ڈسکہ 0347-7774786
ٹائٹل ڈیزائنگ	ایم بی اے ڈیزائنز سیالکوٹ 0321-6150256
تعداد	1100
اشاعت باراول	ستمبر 2015
ناشر	اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ 0323/0300 - 6135902
قیمت	-/340 روپے

اجمالی فہرست

باب اول

نماز کی فضیلت واہمیت اور ترک نماز پر وعیدیں۔

باب دوم

مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق
احادیث مبارکہ کی روشنی میں

باب سوم

مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق
آئمہ اربعہ کے حوالہ جات کی روشنی میں

باب چہارم

مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق
متقدمین علمائے اہلحدیث کے حوالہ جات کی روشنی میں

باب پنجم

ضروری اذکار اور دعائیں

تفصیلی فہرست

عنوانات	صفحہ
انتساب	18
تقدیم از مؤلف	19
قابل توجہ	25
باب اول	
نماز کی فضیلت واہمیت اور ترک نماز پر وعیدیں	26
وضو کے فضائل	27
وضو کے اعضا کا چمکنا	27
اعضائے وضو سے گناہوں کا نکلنا	28
وضو کرنے کا طریقہ	31
وضو کی دعائیں	32
پہلی امتوں پر نماز کی فرضیت	36
اہمیت وفضیلت نماز	37
نماز نہ پڑھنے پر وعید	45
نماز اور دیگر معاملات میں والدین کی ذمہ داری	47
نماز کی اہمیت وفضیلت احادیث کی روشنی میں	50
قیامت کے دن سب سے پہلا سوال	51
شہید سے پہلے جنت میں	52
دوزخ کی آگ بجھانے والی عبادت	53

عنوانات	صفحہ
نماز کی وجہ سے درجات کی بلندی	54
نمازیں گناہوں کا کفارہ	55
تین باتوں پر حضور ﷺ کا قسم کھانا	56
اللہ تعالیٰ کا محبوب عمل	57
قیامت کے دن نماز نور اور برہان ہوگی	58
نماز کے ذریعے رضائے الٰہی اور دیگر بہت فوائد	62
جس کی نماز رہ گئی اس کا سب کچھ چھن گیا	63
نبی کریم ﷺ کا آخری کلام	64
بے نمازی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں	65
عورت کے لئے پانچ نمازوں کی تاکید اور جنت کی بشارت	66
نماز کی عظمت، خصوصیات اور تاثیرات	69
نماز کے ضروری مسائل	73
نماز کے فرائض	74
نماز کامل بنانے والے چھ اعمال	77
نماز کے باہر چھ کام	77
نماز کے اندر چھ کام	79
نماز کے واجبات	83
نماز کی سنتیں	84
نماز کے مستحبات	87
نماز کو توڑنے والی چیزیں	88

صفحہ	عنوانات
89	نماز میں مکروہات تحریمی
91	نماز میں مکروہات تنزیہی
93	فرض، سنت اور نفل نماز پڑھنے میں فرق
94	عورتوں کی نماز کا طریقہ
102	مردوں اور عورتوں سے ایک گزارش
	دوسرا باب
	مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق
103	احادیث کی روشنی میں
104	صفوں کی ترتیب
108	عورتوں کے لئے نماز کی افضل جگہ
121	تکبیر تحریمہ میں عورتیں مردوں کی طرح ہاتھ نہیں اٹھائیں گی
124	نماز میں عورت کا لباس
130	مردوں پر باجماعت نماز پڑھنا واجب کے قریب عورتوں پر نہیں
131	مرد کیلئے باجماعت نماز کا ثواب ستائیس گنا ہے عورت کیلئے نہیں
136	امام کو غلطی سے آگاہ کرنے میں مرد اور عورت کا فرق
140	عورت کا سجدہ
144	تشہد بیٹھنے میں مرد اور عورت کا فرق
145	امام کے پیچھے کھڑا ہونے میں مرد اور عورت کا فرق
147	امام بننے میں مرد اور عورت کا فرق
149	زیب وزینت والا لباس پہن کر مسجد کے اندر آنے میں مرد اور عورت کا فرق

عنوانات	صفحہ
خوشبو لگا کر مسجد کے اندر نماز پڑھنے میں مرد اور عورت کا فرق	151
سلام پھیرنے کے بعد عورتوں کا جلدی نکلنا	154
سجدہ کرنے کے بعد آنکھیں بند کرنے کا حکم عورتوں کو ہے مردوں کو نہیں	159
قابل غور	162
﴿تیسرا باب﴾	
مذاہب اربعہ کی روشنی میں مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق	164
مذاہب اربعہ اور مرد و عورت کی نماز میں فرق	165
حنفی فقہاء کا مؤقف	165
امام محمد ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور مرد و عورت کی نماز میں فرق	166
امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق	167
مالکی فقہاء کا مؤقف	168
حنبلی فقہاء اور مرد و عورت کی نماز میں فرق	170
فقہ حنفی کی چند کتب کے حوالہ جات	173
مرد اور عورت کی نماز میں پچیس چیزوں کا فرق	175
شیخ الاسلام امام ابوبکر بن علی الجداد الیمنی رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف	177
امام اجل محدث کبیر فقیہہ اعظم علامہ ابوبکر محمد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق	179
شیخ الاسلام قاضی القضاۃ ابوالحسن علی بن حسین بن محمد السغدی رحمۃ اللہ علیہ	180
مرد و عورت کی نماز میں فرق	180
فتاویٰ عالمگیری اور مرد و عورت کی نماز	181
علامہ عبدالرحمٰن جزیری رحمۃ اللہ علیہ اور مرد و عورت کی نماز میں فرق	183

عنوانات	صفحہ
﴿چوتھا باب﴾	
علماء اہلحدیث کے حوالہ جات کی روشنی میں	
مردوعورت کی نماز میں فرق	184
ضروری گزارش	185
فتویٰ حافظ العصر الشیخ محمد حسین	186
تعارف	186
حضرت علامہ مولانا عبدالجبار غزنوی کا تعارف	191
مولانا عبدالجبار غزنوی کا فتویٰ اور مردوعورت کی نماز میں فرق	192
تنبیہ از مؤلف	195
عظمت فقہاء کرام ایک جید اہل حدیث عالم کے قلم سے	195
الشیخ السید محمد بن اسماعیل بن صلاح الامیر الیمانی کا موقف	197
سرخیل علماء اہل حدیث الشیخ العلام نواب وحید الزمان حیدر آبادی	
اور مردوعورت کی نماز میں فرق	198
مولانا نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی اور مردوعورت کی نماز میں فرق	202
عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے	205
مشہور اہل حدیث سعودی سکالر علامہ ناصر الدین البانی اور عورت کا مسجد میں جانا	208
اہل حدیث عالم مولانا محمد اقبال کیلانی اور مردوعورت کی نماز میں فرق	214
تعارف	214
عورت کا مسجد کی بجائے اپنے گھر کے گوشۂ تنہائی میں نماز پڑھنا افضل ہے	214
عورتوں کو دن کے اوقات میں مسجد میں آنے سے گریز کرنا چاہئے	215

صفحہ	عنوانات

کسی عورت کو نے خوشبو لگائی ہو تو اسے مسجد میں جانے سے پہلے خوشبو دھو لینی چاہئے	215
شرعی احکام کی پابندی کرتے ہوئے خواتین نماز کیلئے مسجد میں جانا چاہیں تو انہیں منع نہیں کرنا چاہئے	216
غلام، عورت، بچے، بیمار اور مسافر کے علاوہ جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے	217
عورت، عورتوں کی امامت کروا سکتی ہے	217
سر پر چادر یا موٹا دوپٹہ لئے بغیر عورت کی نماز نہیں ہوتی	217
عورتوں کی سب سے اچھی صف پچھلی ہے اور سب سے بُری پہلی صف ہے	218
امام کو غلطی سے آگاہ کرنے کیلئے مرد و عورت کے طریقہ میں فرق	218
سعودی حکومت کی وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت ارشاد کا فیصلہ	220
اذان اور اقامت کہنے میں مرد و عورت کا فرق	220
عورت اور مرد کے لباس میں فرق	221
رکوع اور سجدہ میں مرد اور عورت کا فرق	222
عورتوں کا مساجد میں مردوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا	223
مساجد میں جانے کے آداب	224
عورت جماعت میں کہاں کھڑی ہو	226
عورتوں کا امام کو لقمہ دینا	227
سلام پھیرنے کے بعد عورتوں کا جلدی نکلنا	227
عورتوں کیلئے جماعت کی تاکید نہیں	228
مرد و عورت کی نماز میں فرق ثابت کرنے والے علماء اہل حدیث کے اسماء گرامی	229

صفحہ	عنوانات

صفحہ	عنوانات
230	فیصلہ خود کریں
	﴿پانچواں باب﴾
231	قرآن وحدیث کی روشنی میں اذکار ودعائیں
232	خاص خاص دعائیں اور اذکار
232	دعا کی اہمیت وفضیلت
233	دعا کے بارے میں حکم الٰہی
235	تکبر کی وجہ سے دعا نہ کرنے والا آدمی دوزخی
236	احادیث کی روشنی میں دعا کی اہمیت وفضیلت
236	اللہ تعالیٰ سے مانگنا اللہ کریم کو بہت پسند ہے
236	دعا عبادت کا مغز ہے
237	اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عطا اور فضل
237	اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مکرم اور معزز چیز دعا ہے
237	دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے
238	مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج دعا سے
238	خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا کرنے کا فائدہ
239	دعا مؤمن کا اسلحہ اور دین کا ستون ہے
240	کسی کے لئے دعا کرنے سے پہلے اپنے لئے دعا کرنا
240	بندہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا کرتا ہے
241	دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا، ہاتھ منہ پر پھیرنا اور ہتھیلیاں سیدھی رکھنا
243	فرض نمازوں کے بعد دعا کی قبولیت اور ضروری دعا

عنوانات	صفحہ
دعا سے پہلے حمد باری تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا	245
دعا کے آداب	246
حضرت العلام نواب صدیق حسن خاں بھوپالی صاحب نزل الابرار کے بیان کردہ آداب دعا	250
ان اوقات کا بیان جن میں دعا قبول ہوتی ہے	252
ان حالتوں کا بیان جن میں دعا قبول ہوتی ہے	254
وہ مقدس مقامات جہاں دعا قبول ہوتی ہے	256
وہ لوگ جن کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں	258
کون سی دعا قبول نہیں کی جاتی	260
ممنوع دعائیں	260
وہ دعائیں جن کا ذکر کرنا منع ہے	260
موت کی دعا نہ کرے	261
اگر چاہے کا لفظ بول کر دعا نہ کرے	261
کسی کیلئے بد دعا نہ کرے	261
آخرت کی سزا دنیا میں نہ مانگے	261
صبر نہ مانگے	262
کھڑے ہو کر دعا نہ کرے	263
بلاء اور مصیبت کی دعا کرنا منع ہے	263
دوسرے کے حق میں بھلائی اور رحمت نہ ہونے کی دعا نہ کرے	263
عادۃُ اللہ کے خلاف دعا نہ کرے	264

عنوانات	صفحہ
مقفع مسجع الفاظ کا اہتمام کرنا منع ہے	264
قرآن کریم کی چند خاص دعائیں	265
سورۃ فاتحہ کے فضائل وفوائد	265
مرگی کے دورہ کا علاج	265
سانپ کے ڈسنے کا علاج	266
ہر پریشانی سے محفوظ رہنے کا عمل	266
الحمد شریف اور قل شریف سے شفا طلب کرنا	266
کام صحیح مکمل ہو جائے	267
سورۃ فاتحہ کی فضیلت، بیماری صحت اور ہر مشکل کا ایک خاص عمل	267
نیک عمل کی قبولیت کیلئے دعا	269
دنیا وآخرت میں بھلائی کی دعا	270
مرتے وقت ہی جنت میں داخلہ	272
جنات سے حفاظت کا عمل	272
نظر کی حفاظت کا ایک بہترین عمل	273
تمام گھر والوں اور پورے گھر کی حفاظت کا عمل	274
بھول سے معافی، فتح حاصل کرنے اور مصیبت سے بچنے کی دعا	274
دین پر استقامت اور خاتمہ بالخیر کی دعا	275
ایمان کی حفاظت اور دنیاوی عزت ووقار حاصل ہونے کی دعا	277
نیک اور صالح اولاد طلب کرنے کیلئے دعا	278
قیامت کے دن کی سوائی، گناہوں کی بخشش اور نیکوں کے ساتھ وفات کی دعا	280

عنوانات	صفحہ
گناہوں کی بخشش اور رفاقت صلحاء کی دعا	282
مغفرت و بخشش اور رحم کی اپیل کی دعا	283
اسلام پر وفات پانے اور صالحین میں شامل ہونے کی دعا	284
نماز کی پابندی، والدین، دوسرے مومنوں اور اپنے لئے بخشش کی دعا	284
والدین کیلئے رحمت کی بہترین دعا	285
طلب رحمت، ہر کام کی اچھائی اور کامیابی کی دعا	287
سینہ کی کشادگی، دینی و دنیاوی معاملات کی آسانی اور لکنت کی دعا	287
علم میں اضافہ کی دعا	288
بیماری کی حالت اور حادثہ کے وقت کی دعا	289
مصیبتوں سے نجات کیلئے بہترین دعا	290
ہر مشکل اور تکلیف دور	290
دنیا و آخرت کی بہتری اور سفر میں کامیابی کی دعا	291
دل مردہ نہ ہوگا	292
آدمی کی بخشش تک سفارش کرنے اور عذاب قبر سے بچانے والی سورت	293
سورۃ الملک کی فضیلت	294
شیطانی وسوسوں اور شیطانی چالوں سے بچنے کی دعا	294
مغفرت اور رحمت طلب کرنے کی بہترین دعا	295
نیک عمل کی توفیق، نیک بندوں میں شمولیت اور اولاد کی اصلاح کیلئے دعا	296
فوت شدہ اہل ایمان کے حق میں مغفرت اور کینہ سے بچنے کی دعا	297
دشمنوں کے نرغے سے نکلنے کی دعا	298

صفحہ	عنوانات
299	سفر میں آسانی کیلئے دعا
299	ستر ہزار فرشتے کی دعائے مغفرت اور مرتبہ شہادت
300	دشمن وغیرہ کا خوف ہو تو پڑھنے کا مجرب عمل
301	نور ہدایت کی تکمیل اور پل صرط پر سلامتی سے گزرنے کا عمل
302	ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد پڑھنے والی دعائیں اور اذکار
303	بہت زیادہ ثواب والا وظیفہ
305	سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف
305	گناہوں کی بخشش، اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کیلئے بہترین دعا
306	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب کرنے والی دعا
307	اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے، ذکر کرنے اور اچھی عبادت پر مدد طلب کرنے کی دعا
307	گناہوں کی بخشش، گھر میں وسعت اور برکت کی دعا
308	غم اور پریشانی دور کرنے کا وظیفہ
308	بزدلی، ذلیل عمر، دنیا کے فتنہ اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا
309	زنبیل بھر کر ثواب حاصل کرنا
310	صبح کی نماز کے بعد پڑھنے والے اذکار اور دعائیں
311	ستر بلاؤں سے محفوظ
311	چالیس ہزار نیکیاں
313	پاکیزہ رزق، نفع بخش علم اور مقبول عمل کی دعا
313	صبح وشام پڑھنے کی دعائیں اور اذکار
314	قل شریف اور معوذتین کا صبح وشام پڑھنا ہر کام کیلئے کافی ہے

صفحہ	عنوانات
315	جنات اور نظر بد سے بچنے کا علاج
316	ہر تکلیف اور پریشانی سے محفوظ رہنے کا عمل
316	فکر وغم اور قرض سے محفوظ رہنے کا وظیفہ
317	صبح وشام سید الاستغفار پڑھنے کی فضیلت
318	اللہ تعالیٰ کی رضا کا حقدار
318	دشمن پر غالب آنے اور نفس حملوں سے بچنے کی دعا
319	بہترین رزق حاصل ہو
319	جہنم کی آگ سے خلاصی
320	خیریت وعافیت کی دعا
321	بہت زیادہ فضیلت والا ایک بہترین عمل
321	درود شریف پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی
322	اچانک بھلائی ملنے اور اچانک برائی آنے سے بچنے کی دعا
322	آسیب اور جادو وغیرہ سے حفاظت
323	دنیا وآخرت کے معاملات میں کفایت اور نگہبانی
323	لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت
325	ایک سو مرتبہ کلمہ شریف پڑھنے کا ثواب
326	قیامت کے دن سب سے افضل عمل
326	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے زیادہ سعادت حاصل کرنے والے
328	رحمتوں کا نزول، درجات کی بلندی اور گناہوں کی معافی
328	قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قربی

عنوانات	صفحہ

جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھنا	329
درود شریف پڑھنے والے کا نام لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک درود شریف پہنچانا	329
پل صراط پر درود شریف نور ہوگا	330
جمعہ کے دن اور جمعہ رات کو درود شریف پڑھنے کی فضیلت	330
وسعت رزق کے لئے سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص کا عمل	331
تنگی معاش دور کرنے اور وسعت رزق کا بہترین عمل	332
استغفار کرنے سے تنگدستی اور پریشانی سے نجات	332
سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف	333
بہت فضیلت والا ایک بہترین وظیفہ	333
رنج وغم دور کرنے کا وظیفہ	334
نظر بد کا دم	335
بیماری سے شفا کیلئے حضرت جبرائیل امین کی بتائی ہوئی دعا	336
مجلس کی غلطیوں کا کفارہ	336
بخار کا علاج	337
جب نعمت یا راحت میسر ہو	338
اسم اعظم جسے پڑھ کر جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے	338
آب زم زم شریف پینے کی دعا	339
کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا	340
کسی دوسرے کے گھر سے کھانا کھائے تو یہ کہے	341
قرض کی ادائیگی کیلئے بہترین دعا	342

صفحہ	عنوانات
342	جسم کے درد اور تکلیف کیلئے دعا
343	زیارت قبور کیلئے قبرستان جاتے وقت کی دعا
344	سواری گم ہو جائے، سامان گم ہو جائے یا مدد کی ضرورت ہو تو یہ پڑھے
345	جنت کا خزانہ اور ننانوے بیماریوں کا علاج
347	جادو اور دیگر کراتب سے حفاظت کا مسنون عمل
248	پریشانی و مصیبت سے بچنے اور حاجت پوری کرنے کا مسنون عمل
349	سوتے ہوئے ڈر جائے، گھبرا جائے یا نیند اچاٹ ہو جائے
350	دس لاکھ نیکیاں حاصل کیجئے
350	مال و دولت حاصل کرنے کی دعا
351	رنج و غم دور کرنے کا وظیفہ
351	کسی مصیبت، حادثہ یا پریشانی میں پھنس جائے تو یہ پڑھے
352	میت کے دفن کے بعد منکر نکیر کے جواب میں آسانی کا ایک بہترین عمل
353	نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی بہت جامع دعا
354	حادثات اور مصیبتوں سے بچنے کا بہترین نسخہ (دعائے انس)
356	بچھو اور موذی جانوروں کے ڈسنے کا علاج
356	بُرا خواب دیکھے تو کیا پڑھے

انتساب

یہ حقیر اپنی اس معمولی سی کاوش کا انتساب نبی مکرم شفیع معظم نور مجسم اور رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس لختِ جگر نورِ نظر کے نام کے ساتھ کر رہا ہے جن کو تمام جنتی عورتوں کے سردار ہونے کا شرف حاصل ہے اور یہ ہماری خواتین کیلئے بہترین نمونہ بھی ہیں جن کے نقشِ قدم پر چل کر یہ جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کر سکتی ہیں۔

میری مراد قرۃُ عین حبیب کبریا، سیدۃ النساء، والدۂ ماجدہ سید الشہداء بانوئے حضرت علی المرتضیٰ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں۔

اس کے بعد اس حقیر کاوش کو اپنی مرحومہ و مغفورہ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے منسوب کرتا ہوں جن کی تعلیم و تربیت اور عام و خاص اوقات کی دعاؤں کا صدقہ یہ عاجز اس قابل ہوا کہ تقریر و تحریر اور تدریس کی صورت میں دین متین کی خدمت میں مشغول ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حافظ محمد اکرم مجددی غفرلہ

تقدیم از مؤلف

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی الہ واصحابہ ومن اتبعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے۔ جس طرح قرآن پاک میں آتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ (پ ۲۷، ع ۲)

ترجمہ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (پ ۱۷، ع ۱۷)

ترجمہ اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور نیک کام کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

تفسیر روح البیان میں عبادت کے یہ معنی لکھے ہیں کہ "اپنی پوری طاقت مکمل فرمانبرداری میں صرف کر دینا۔ اللہ کی عظمت اور اس کے خوف کو (پیش نظر) رکھتے ہوئے نافرمانی سے دور رہنا"۔

اور یہ عبادت حقیقی طور پر اس وقت عبادت ہوگی جب اسے آقائے دوجہاں ﷺ کی سنت کے مطابق ادا کیا جائے گا۔ اگر کوئی کام ان کے طریقہ کے مطابق نہ ہوگا تو وہ نامکمل اور ناقص ہوگا۔ لہٰذا تمام نیک اعمال سنتِ نبوی کے مطابق کرنے کی کوشش کریں۔ عباداتِ میں نماز ایک اہم ترین عبادت ہے۔ نبی مکرم شفیع معظم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو مکمل طور پر نماز سکھائی اور اپنی امت کو حکم فرمایا کہ

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِىْ اُصَلِّىْ۔ (بخاری شریف کتاب الاذان)

ترجمہ ﴿تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

یہ نماز کا حکم مردوں کیلئے بھی ہے اور خواتین کیلئے بھی ہے لیکن اسلام نظام حیات میں عورتوں اور مردوں کی صنفی خصوصیات اور ان کے تقاضوں کے پیش نظر ان دونوں کے حقوق وفرائض اور مسائل واحکام میں نمایاں طور پر فرق وامتیاز کی رعایت رکھی گئی ہے۔ اس رعایت کا خیال زندگی کے ہر شعبہ میں رکھا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس نظام کے بنیادی شعبہ یعنی عبادت میں بھی عورتوں کیلئے باپردہ رہنے کے پیشِ نظر ان کیلئے کچھ احکام الگ الگ ہیں۔

خصوصی طور پر حج اور نماز دو اہم رکن ہیں جن میں یہ فرق اور امتیاز بہت نمایاں ہے۔ یہ ایک ایسی مسلمہ حقیقت ہے جس سے کوئی دانش مند مسلمان انکار نہیں کرسکتا۔

حقیقت میں ہمارا موضوع عورتوں کا طریقۂ نماز ہے اور یہ ثابت کرنا ہے کہ عورتوں کے طریقۂ نماز میں کئی جگہ فرق ہے اور جو یہ کہے کہ نماز کے تمام ارکان ادا کرنے میں مردوں اور عورتوں کا بالکل کوئی فرق نہیں، وہ غلط کہتا ہے۔ خصوصاً ہاتھ باندھنے، سجدہ کرنے اور قعدہ وغیرہ میں۔

شریعت مطہرہ نے عورتوں کے لئے ہر جگہ اور ہر وقت پردہ اور شرم وحیا کو پسند فرمایا ہے، نیز عورتوں کے جسمانی اعضاء کی نمائش کو پسند نہیں کیا ہے۔

مرد اور عورت کی نماز میں کچھ امتیازات تو وہ ہیں جو مبادیانِ نماز سمجھے جاتے ہیں جو حقیقتاً نماز سے باہر ہیں لیکن ان کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ پھر صفوں کی ترتیب کے لحاظ سے بھی مرد اور عورت میں فرق ہے، مرد کیلئے سب سے پہلی صف بہتر ہے اور عورت اگر مسجد میں جا کر نماز پڑھے تو اس کیلئے آخری صف بہتر ہے۔ نیز لباس میں مرد اور عورت کا فرق ہے۔ جو لباس پہن کر مرد نماز ادا کرسکتا ہے عورت کی نماز اس

لباس میں نہیں ہوتی۔ پھر زیب وزینت والا لباس پہن کر یا خوشبو لگا کر مسجد میں آنا عورت کیلئے منع ہے۔ جبکہ مرد کیلئے یہ کام باعث اجر وثواب ہیں۔ یہ امتیازات تو وہ ہیں جو نماز سے باہر ہیں لیکن کچھ امتیازات وہ جو نماز کے اندر ہیں مثلاً تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا، امام کے پیچھے کھڑے ہونا، امام کو لقمہ دینے میں بھی مرد اور عورت کا فرق ہے، نیز مرد کیلئے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا واجب کے قریب ہے اور عورت کیلئے گھر میں نماز پڑھنا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

خواتین کیلئے سجدہ اور تشہد کا طریقہ اور ہے اور مردوں کا طریقہ اور ہے۔ سجدہ کرنے کے بعد عورتوں کا جماعت میں آنکھیں بند کرنا خاص ہے اور سلام پھیرنے کے بعد پہلے عورتوں کا باہر نکلنا اور بعد میں مردوں کا باہر نکلنا وغیرہ۔ یہ آخری دونوں کام اس وقت ہیں جب عورت مسجد میں جماعت سے نماز پڑھے۔ اگر وہ گھر نماز ادا کرے گی تو پھر ان دونوں کاموں کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں ان مقامات کی نشاندہی کردی ہے جن میں خواتین کیلئے مردوں سے جداگانہ طریقۂ نماز ہے۔ اور صحابہ کرام کے ارشادات سے بھی یہ چیز واضح ہے۔ نیز فقہائے اربعہ اور پرانے اہل حدیث علماء کرام بھی اس کے قائل ہیں لیکن موجودہ دور میں مسائل سے ناواقفی کی بنا پر بہت سے اہل حدیث علماء یہی لکھ رہے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ان لوگوں کا یہ کہنا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے اور مردوں کی طرح پڑھی جانے والی خواتین کی نماز خلاف سنت اور مکروہ ہوگی۔

جو اہل حدیث علماء مرد اور عورت کی نماز کے ایک جیسا ہونے پر زور دیتے ہیں ان میں سے چند حضرات کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

۞...... جماعت اہل حدیث کے نامور عالم دین اور مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ

مولانا محمد صادق سیالکوٹی اپنی کتاب ''صلوٰۃ الرسول'' میں لکھتے ہیں:

''بخاری شریف کی مشہور حدیث صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔ نماز پڑھو (اے میری امت) جس طرح تم دیکھتے ہو کہ میں نماز پڑھتا ہوں، یعنی ہو بہو میرے طریقے کے مطابق سب عورتیں اور سب مرد نماز پڑھیں۔

پھر اپنی طرف سے یہ حکم لگانا کہ عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد زیر ناف، اور عورتیں سجدہ کرتے وقت زمین پر کوئی اور ہیئت اختیار کریں اور مرد کوئی اور۔ یہ دین میں مداخلت ہے۔ یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے شروع کر کے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہنے تک عورتوں اور مردوں کیلئے ایک ہیئت اور شکل کی نماز ہے۔ سب کا قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسۂ استراحت، قعدہ اور ہر ہر مقام پر پڑھنے کی دعائیں یکساں ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے ذکور واناث کی نماز کے طریقے میں کوئی فرق نہیں بتایا'' ۱؎

اسی کتاب میں کچھ آگے چل کر تحریر کرتے ہیں ''بہت سی عورتیں سجدہ میں بازو بچھالیتی ہیں اور پیٹ کو رانوں سے ملا کر رکھتی ہیں اور دونوں قدموں کو بھی زمین پر کھڑا نہیں کرتیں، واضح ہو کہ یہ طریق رسول اللہ ﷺ کے فرمان اور سنت پاک کے خلاف ہے''۔ ۲؎

مندرجہ بالا عبارتیں ایک اور اہل حدیث عالم دین ڈاکٹر شفیق الرحمٰن نے اپنی کتاب ''نماز نبوی'' میں بھی لکھی ہیں۔ اس کتاب کی احادیث مبارکہ کی تخریج مولانا ابو الطاہر زبیر علی زئی نے کی ہے اور اس کی تصحیح کرنے والے حافظ صلاح الدین یوسف اور عبد الصمد رفیقی ہیں۔ ۳؎

ان دونوں حضرات کے علاوہ اور بھی بہت سے اہل حدیث علماء کی ایسی

۱؎ صلوٰۃ الرسول صفحہ ۱۹۰، ۱۹۱

۲؎ حوالہ مذکورہ

۳؎ نماز نبوی ۱۴۵، مطبوعہ دار السلام، الریاض، جدہ، لاہور

عبارتیں ہیں جن کا مقصد یہی ہے کہ مرد اور عورت کی نماز میں بالکل فرق نہیں ہے۔

اسی طرح سے لوگ خواتین کو بھی مسجد میں آ کر نماز پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں جو کہ فتنہ وفساد سے خالی نہیں ہے۔ علماء کرام اور دوسرے پڑھے لکھے حضرات احادیث مبارکہ کی کتب کا مطالعہ کر کے معلوم کر سکتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے نماز پڑھنے کی بجائے حضرت اُم حُمید کو اپنے گھر میں نماز پڑھنے کو بہتر فرمایا ہے۔ جس طرح کہ آگے تفصیلی بحث آ جائے گی وہاں سے مطالعہ کر لیں۔

عورت اور مرد کی نماز میں فرق کے بارے میں کتاب لکھنے کی ضرورت بھی اس لئے محسوس ہوئی کہ عام لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ صحیح مسئلہ کیا ہے۔ جو احادیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے اور جس پر پوری امت کا اجماع ہے۔

بندہ نے خواتین کی نماز کے احکام کتب احادیث، فقہائے اربعہ کی کتب اور دیگر کتب سے نکال کر مسلمان خواتین کے سامنے پیش کر دیئے ہیں تاکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ ان کیلئے نماز کا طریقہ کیا ہے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق اپنی نمازوں کو درست کر کے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کر سکیں۔

ہم اس کتاب میں نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ، اقوال صحابہ کرام، فقہائے اربعہ کے حوالہ جات اور اہل حدیث علماء کی عبارات سے ثابت کریں گے کہ اس مسئلہ میں احناف، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ متفق ہیں۔ بلکہ پرانے سرکردہ جید اہل حدیث علماء بھی اس مسئلہ میں سوادِ اعظم اہل سنت وجماعت کے ساتھ ہیں اور ان تمام حضرات کا متفقہ فیصلہ ہے کہ عورت اپنی نماز کے اندر کئی مسائل میں مردوں سے جدا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرما کر امت مسلمہ کیلئے فائدہ مند بنائے، خصوصی طور پر ہماری بہنوں اور بچیوں کو زیادہ سے زیادہ

فائدہ اٹھا کر ارشادات نبوی اور اکابرین امت کے فرمودات کے مطابق نماز ادا کر کے زیادہ سے زیادہ اجر وثواب حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس حقیر کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔

برادر بزرگوار حضرت علامہ حافظ محمد اشرف مجددی حفظہ اللہ نے بندہ کو اس کام کی طرف رغبت دلائی اور فرمایا کہ اس موضوع پر ایک مفصل کتاب کی ضرورت ہے اگر تم اس طرف توجہ دو اور مواد جمع کرو تو اس معاملہ میں، میں آپ کے ساتھ تعاون کروں گا۔ بندہ نے کام شروع کیا تو انہوں نے کتب کا تعاون کرنے کے ساتھ ساتھ مفید مشوروں سے بھی نوازا۔ اللہ کریم ان کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔ بندہ اگر آپ کا شکریہ ادا نہ کرے تو بہت ہی غیر مناسب ہوگا۔



قابل توجہ

مرد اور عورت کی نماز کا فرق ثابت کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر نماز کی اہمیت و فضیلت، نماز کے فوائد اور نماز نہ پڑھنے والے مردوں اور عورتوں کیلئے وعیدیں قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کر دی جائیں۔ نیز بچوں کو نماز سکھانے کے بارے میں والدین کی ذمہ داری، مسلمان عورت جو خاوند کی فرمانبردار اور نمازی ہو تو اس کی فضیلت اور نماز کا طریقہ بیان کر دیا جائے تا کہ ہماری بہنوں اور بچیوں کو ان تمام باتوں سے آگاہی ہو جائے اور وہ نہایت ہی فکر اور لگن سے پابندی کے ساتھ نماز ادا کر کے کامل ثواب اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد اور عورت کو خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کر کے کامل اجر و ثواب حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم

محمد اکرم مجددی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ پہلا باب ﴾

نماز کی فضیلت واہمیت
اور ترک نماز پر وعیدیں
قرآن و حدیث کی روشنی میں

وضو کے فضائل

وضو کے اعضاء کا چمکنا

۱......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ

"اِنَّ اُمَّتِی یَدْعُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غَرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَہٗ فَلْیَفْعَلْ"۔[۱]

ترجمہ میری امت قیامت کے دن اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے وضو کے اعضاء روشن اور چمکدار ہوں گے۔ پس تم میں سے جو شخص اپنی چمک کو دراز کرنا چاہے کر لے۔

۲......حضرت زِرّ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا "یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ تَرَ مِنْ اُمَّتِكَ؟"

ترجمہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جن کو آپ نے دیکھا ہی نہیں؟۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ بلق مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ"[۲]

ترجمہ وضو کے اثر سے سفید، چمکدار اور روشن ہاتھ پاؤں اور پیشانی والے ہوں گے۔

۳......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور یہ دعا پڑھی:

---

[۱] بخاری شریف حدیث ۱۳۶، مسلم شریف ۲۴۶

[۲] ابن ماجہ شریف حدیث ۲۸۴، مسند امام احمد ۱/۴۵۲، صحیح ابن حبان حدیث ۴۵۲، مجمع الزوائد۔۱/۲۲۵، المعجم الکبیر للطبرانی

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ''

ترجمہ اے مومن قوم کے گھر والو! تم پر سلام ہو، بیشک عنقریب ہم تم سے ملنے والے ہیں، اگر اللہ نے چاہا۔ (پھر حضور ﷺ نے فرمایا)

''اور میں نے چاہا کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے (دینی) بھائی نہیں ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا ''تم میرے اصحاب ہو اور ہمارے (دینی) بھائی وہ ہیں جو ابھی پیدا نہیں ہوئے'' ۔(یعنی وہ مجھے نہیں مل سکے)۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! آپ کی امت میں جو لوگ آپ کو نہیں ملے آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر کسی شخص کے سفید پیشانی والے گھوڑے سیاہ گھوڑوں میں ملے ہوئے ہوں تو کیا وہ ان کو پہچان لے گا؟'' صحابہ نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! پہچان لے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ''پس وہ لوگ وضو کی وجہ سے سفید اور روشن پیشانی والے ہو کر آئیں گے۔ میں حوض کوثر پر ان کا انتظار کر رہا ہوں گا''۔[1]

وضو والے اعضاء سے گناہوں کا نکلنا

۱..... حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب بندہ مومن وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے اس کے منہ کے اندر سے سارے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو اس کی ناک کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ کے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ آنکھوں کی پلکوں کی جڑوں تک سے گناہ نکل جاتے ہیں اور جس وقت وہ دونوں ہاتھ (کہنیوں تک) دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں۔

[1] مسلم شریف حدیث ۱۹۲، صحیح ابن خزیمہ ۱/۷، بخاری شریف معمولی تبدیلی کے ساتھ

پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے کانوں سے بھی جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو دونوں پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں پاؤں کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں اور اس کے مسجد کی طرف جانے اور نماز (پڑھنے) کا ثواب الگ ہے"۔ [۱]

۲ ......انہی کی روایت سے مسند امام احمد کی دوسری حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا "اِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَاِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ" واسنادہ حسن "[۲]

ترجمہ جب مسلمان آدمی وضو کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے کان، آنکھ اور اس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔ اگر وہ (نماز پڑھ کر) بیٹھا رہا تو بخشا ہوا بیٹھا رہا۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

فائدہ یہ تمام اجر و ثواب حاصل کرنے کیلئے ہر مرد اور عورت کو اچھی طرح وضو کرنا چاہئے

۳ ......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دے اور درجات بلند کر دے؟" صحابہ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "سخت سردی وغیرہ میں وضو مکمل طور پر کرنا، دور سے مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، پس یہ تمہارے لئے جہاد ہے، پس یہ تمہارے لئے جہاد ہے، پس یہ تمہارے لئے رباط ہے"۔ [۳]

یعنی اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھنے سے تمہیں جہاد کے برابر ثواب ملے گا

---

[۱] مجمع الزوائد ۱/۲۲۵، ضعیف ہے۔ کشف الاستار للبزار حدیث ۳۵۳۔ محدثین عظام کے نزدیک ضعیف حدیث فضائل کے بارے میں ہو تو اس پر عمل کرنا درست ہے۔ (تیسیر مصطلح الحدیث)

[۲] مسند امام احمد............

[۳] (موطا امام مالک ۱/۱۶۱، مسلم شریف حدیث ۴۲۷، ۴۲۸)

۴ ﴿...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَامِنْ مُّسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْمُ فِی صَلٰوتِهٖ فَیَعْلَمُ مَایَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ وَهُوَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ"

ترجمہ ﴿ جو مسلمان مکمل طور پر اچھی طرح وضو کرتا ہے اور نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور جو کچھ وہ نماز میں کہتا ہے اسے جانتا ہے، وہ نماز پڑھ کر اس طرح واپس لوٹتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے۔ [1]

۵ ﴿...... حضرت حُمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیلئے پانی مانگا اور سردی کی رات میں نماز کیلئے جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ میں نے ان کیلئے پانی لایا تو انہوں نے منہ اور ہاتھ دھوئے، میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو کافی ہو سخت سردی کی رات ہے، انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے:

" لا یسبغ عبد الوضوء الا غفر اللہ له ماتقدم من ذنبه وماتأخر"

ترجمہ ﴿ جب آدمی کامل طور پر وضو کرتا ہے تو اللہ کریم اس کے سبب اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ [2]

فائدہ ﴿ یاد رکھئے کہ وضو اور نماز وغیرہ پڑھنے سے جو گناہ بخشے جاتے ہیں وہ صغیرہ گناہ ہوتے ہیں۔ کبیرہ گناہ توبہ کرنے سے ہی بخشے جاتے ہیں، لہٰذا کبیرہ گناہ سے بچنا زیادہ ضروری ہے۔ اگر بتقاضائے بشریت ہو جائیں تو ان سے توبہ کرنی چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

---

[1] مسلم شریف حدیث ۲۳۴، ابوداؤد شریف حدیث ۱۶۹، نسائی شریف ۱/ ۴۲۸

[2] کشف الاستار للبزار ازصفحہ ۳۶۲، مجمع الزوائد ۱/ ۲۳۶، المعجم الاوسط للطبرانی۔ امام ابن عدی رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ اس حدیث میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

وضو کرنے کا طریقہ

وضو کرنے والے کو چاہئے کہ اپنے دل میں وضو کرنے کا پکا ارادہ یعنی نیت کر کے قبلہ کی طرف منہ کرے اور کسی اونچی جگہ بیٹھے اور بسم اللہ شریف پڑھ کر پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ گٹوں تک دھوئے، پھر مسواک کرے اگر مسواک نہ ہو تو ہاتھ کی انگلی سے اپنے دانتوں اور مسوڑھوں کو صاف کرلے اور اگر دانتوں یا تالو میں کوئی چیز اٹکی یا چپکی ہوئی ہو تو اس کو انگلی، مسواک یا خلال سے نکال لے اور اور منہ صاف کر کے تین مرتبہ کُلّی کرے اور اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے اور اگر روزہ دار ہو تو غرغرہ نہ کرے صرف کُلّی کو کافی سمجھے تاکہ حلق کے اندر پانی نہ چلا جائے۔ پھر دائیں ہاتھ سے تین دفعہ ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین بار اس طرح چہرہ دھوئے کہ ماتھے پر بال نکلنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دائیں کان کی لو سے لے کر بائیں کان کی لو تک سب جگہ پر پانی بہائے اور کہیں ذرہ برابر جگہ بھی پانی بہنے سے رہ نہ جائے۔ اگر مرد کی داڑھی ہو تو اسے بھی دھوئے اور انگلیوں سے داڑھی کا خلال بھی کرے لیکن اگر آدمی احرام کی حالت میں ہو تو داڑھی کا خلال نہ کرے۔

پھر تین دن مرتبہ کہنی سمیت یعنی کہنی سے کچھ اوپر تک دایاں بازو دھوئے پھر اسی طرح تین مرتبہ بایاں بازو کہنی سے کچھ اوپر تک دھوئے۔ اگر انگلی میں تنگ انگوٹھی یا چھلا وغیرہ ہو یا عورت کی کلائیوں پر تنگ چوڑیاں ہوں تو ان سب کو حرکت دے کر اچھی طرح دھولے تاکہ سب جگہ پانی پہنچ جائے۔ پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کے پوروں کو ایک دوسرے

سے ملا کر ان سب انگلیوں کو سر کے شروع پر رکھ کر پیچھے کی طرف سر کے آخری حصہ تک لے جائے پھر سر کے پچھلے حصے سے ہاتھ ماتھ کی طرف اس طرح لائے کہ دونوں ہتھیلیاں سر کے دونوں طرف دائیں بائیں حصہ پر لگی رہیں اور اسی طرح دونوں ہاتھوں کو پیشانی تک لے آئے، پھر شہادت کی انگلی کے پیٹ یعنی اندر والے حصہ کو کانوں کے اندر پھیرے اور انگوٹھے کے اندر والے حصہ سے کان کے اوپر والے حصہ پر پھیرے اور تمام انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے۔

پھر تین بار دایاں پاؤں ٹخنے سمیت یعنی ٹخنے سے کچھ اوپر تک اچھی طرح دھوئے۔ پھر بایاں پاؤں اسی طرح تین مرتبہ دھوئے اور ان دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال بھی کرے، وہ اس طرح کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی (چھوٹی انگلی) کو دونوں پاؤں کی انگلیوں کے درمیان نیچے سے اوپر لیتا جائے۔ دائیں پاؤں کی انگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے تک جائے اور پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلی کی طرف جائے۔ وضو ختم ہونے کے بعد کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا کچھ پانی پی لینا چاہئے۔ (یہ بیماریوں سے شفا کیلئے بہت فائدہ مند ہے) (شامی، مراقی الفلاح)

وضو کرتے ہوئے کچھ دعائیں بھی پڑھی جاتی ہیں اگر وہ یاد کر لی جائیں تو بہت فائدہ اور ثواب حاصل ہوگا۔

کلی کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ اے اللہ! اپنا ذکر اور شکر کرنے اور اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ

ترجمہ ﴿ اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سونگھا اور دوزخ کی بدبو مجھے نہ سونگھا۔

منہ دھوتے وقت کی دعا ﴿

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ

ترجمہ ﴿ اے اللہ! میرا چہرہ روشن کر جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہونگے۔

دایاں ہاتھ اور بازوں دھوتے وقت کی دعا ﴿

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

ترجمہ ﴿ اے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں دینا اور میرا احساب آسان کرنا۔

بایاں ہاتھ اور بازو دھوتے وقت کی دعا ﴿

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ

ترجمہ ﴿ اے اللہ! میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ میرے پیچھے سے دینا۔

سر کا مسح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے ﴿

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ

ترجمہ ﴿ اے اللہ! مجھے اپنے عرش کے سائے میں رکھنا جس روز تیرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

کانوں کا مسح کرتے ہوئے پڑھنے کی دعا ﴿

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ

ترجمہ ﴾ اے اللہ! تو مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات کی اتباع کرتے ہیں۔

گردن کا مسح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے ﴾

اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ عَنِ النَّارِ

ترجمہ ﴾ اے اللہ! میری گردن آگ سے آزاد کر دے۔

دایاں پاؤں دھوتے ہوئے پڑھنے کی دعا ﴾

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ

ترجمہ ﴾ اے اللہ! میرے قدم پل صراط پر ثابت (اور پختہ) رکھ، جس دن پاؤں پھسل جائیں گے۔

بایاں پاؤں دھوتے ہوئے پڑھنے کی دعا ﴾

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّ سَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرًا

ترجمہ ﴾ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخشا ہوا کر دے اور میری کوشش کو کامیاب بنا اور میری تجارت ہرگز ہرگز برباد نہ ہو۔

پھر کھڑا ہو کر وضو کا پانی پئے کیونکہ اس میں بیماریوں کی شفا ہے۔ پھر کلمۂ شہادت پڑھے اور اس کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

ترجمہ ﴾ اے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے بنا دے۔

(شامی ومراقی الفلاح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھے

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

ترجمہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں، جس دروازے سے بھی وہ چاہے داخل ہو جائے۔ [1]

ترمذی شریف میں وہ اوپر والی دعا بھی ساتھ لکھی ہے یعنی کلمہ شہادت کے بعد یہ دعا بھی ساتھ پڑھے۔ "اللھم اجعلنی ...... آخر تک" [2]

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس وضو کرنے کا پانی لے کر آیا تو حضور ﷺ نے وضو فرمایا پس میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ دعا کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ"

ترجمہ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو فلاں فلاں دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا ہم نے (اس دعا میں) کوئی چیز چھوڑی ہے۔ (یعنی ہم نے اس دعا میں کوئی چیز نہیں چھوڑی) [3]

فائدہ اس دعا میں دنیا اور آخرت کی تقریباً ہر قسم کی بھلائی اور بہتری موجود ہے۔ دنیا میں وسیع اور کشادہ مکان، رزق وسیع ہو تنگ نہ ہو بلکہ برکت والا اور آخرت میں

---

[1] مسلم شریف، کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء

[2] الاذکار للنووی صفحہ ۲۹، ۳۰

[3] عمل الیوم واللیلہ للنسائی، الاذکار للنووی صفحہ ۳۱

گناہوں کی بخشش ہو جائے، جس کو یہ چیزیں حاصل ہو گئیں تو وہی کامیاب مسلمان ہے لہٰذا وضو کرتے ہوئے چند بار یہ دعا ضرور پڑھ لینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو یہ دعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وضو کرتے ہوئے کچھ اور دعائیں بھی روایات میں آتی ہیں مختصر طور پر انہیں دعاؤں پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

پہلی امتوں پر نماز کی فرضیت

نماز کی اہمیت کے پیش نظر یہ حقیر چند وہ آیات کریمہ پیش کر رہا ہے جس سے اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ پہلے انبیاء کرام کے امتوں پر بھی نماز فرض تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نماز کیلئے دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ دعا فرمایا کرتے تھے "رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ"۔ (پ١٣، ع١٨)

ترجمہ اے میرے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز کی پابندی کرنے والا بنا دے اے ہمارے خدا! اور میری دعا کو قبول فرما۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی امت کیلئے نماز

حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی امت کیلئے قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے "وَکَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَکَانَ عِنْدَ رَبِّہٖ مَرْضِیًّا" (پ١٦، ع٧)

ترجمہ اور وہ (اسماعیل علیہ السلام) اپنی قوم کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور وہ اپنے رب کی بارگاہ میں بہت پسندیدہ تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام اور نماز

حضرت شعیب علیہ السلام کے بارے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ اَنْ نَّتْرُکَ مَا یَعْبُدُ اٰبَاءُ نَا" (پ۱۲، ع۷)

ترجمہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے لوگ کہنے لگے، اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے (ہمارے متعلق) یہ حکم دیتی ہے کہ ہم ان معبودوں کی عبادت چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نماز

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے "وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا" (پ۱۶، ع۵)

ترجمہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں) اور میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے خدا نے بابرکت بنایا ہے اور جب تک میں زندہ رہوں اس نے مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔



......اہمیت و فضیلت نماز......

آیت نمبر ۱ "وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ" (پ۱، ع۵)

ترجمہ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والے کے ساتھ رکوع کرو

اس آیت کریمہ میں خالق کائنات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو تین چیزوں کا حکم فرمایا ہے ۱۔نماز قائم کرو۔ ۲۔زکوٰۃ ادا کرو۔ ۳۔اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرو۔

نماز قائم کرنے کا معنی پابندی کے ساتھ نماز ادا کرنا ہے اور اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ نماز کے فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کا لحاظ رکھتے ہوئے نماز ادا کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں نماز قائم کرنا متقیوں (پرہیز گاروں) کی علامت قرار دیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشا گرامی ہے۔

"ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞" (پ ۱، ع ۱)

ترجمہ وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کوئی شک کی جگہ نہیں، یہ ہدایت ہے پرہیز گاروں کیلئے جو بغیر دیکھے ایمان لائیں، نماز قائم کریں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کریں۔

مختصر طور پر یہ دو آیتیں نماز کی اہمیت اور فضیلت کیلئے پیش کی گئی ہیں نیز نماز کی اہمیت وفضیلت اس بات سے بھی اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جتنی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نماز پڑھنے کا ذکر فرمایا ہے کسی اور چیز کا ذکر اتنی مرتبہ نہیں فرمایا نمونہ کے طور پر چند آیات یہاں بیان کی جائیں گی۔

نماز قائم کرنا

نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کو اس کے ظاہری وباطنی آداب اور حقوق وشرائط کے ساتھ صحیح طور پر ادا کیا جائے، اگر آدمی ان حقوق وشرائط سے غافل ہو کر نماز ادا کرے تو یہ نماز پڑھنا تو ہوگا، نماز قائم کرنا نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اقامت صلوٰۃ کے یہ معنی بیان کئے ہیں "تَمَامُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالتِّلَاوَةِ وَالْخُشُوْعِ وَالْاِقْبَالِ اِلَيْهَا" (تفسیر ابن جریر)

ترجمہ ﴾نماز میں رکوع اور سجدہ اچھی طرح کیا جائے، قرآن کریم کی تلاوت خوب کی جائے اور پوری توجہ، انہماک اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔

امام خازن رحمۃ اللہ علیہ ''ویقیمون الصلوۃ'' کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''اَیْ یُدَاوِمُوْنَ عَلَیْھَا فِیْ مَوَاقِیْتِھَا بِحُدُوْدِھَا وَاِتْمَامِ اَرْکَانِھَا وَحِفْظِھَا مِنْ اَنْ یَّقَعَ فِیْھَا خَلَلٌ فِیْ فَرَائِضِھَا وَ سُنَنِھَا وَ اٰدَابِھَا'' [1]

ترجمہ ﴾یعنی وہ نماز کو ان کے اوقات میں اس کی حدود وقیود کے ساتھ اس کے ارکان کو مکمل کرتے ہوئے ہمیشہ ادا کرتے ہیں اور اس بات سے بھی اسے محفوظ رکھتے ہیں کہ اس کے فرائض، سنتوں اور آداب کے پورا کرنے میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔

نماز کا حق یہ ہے کہ اصل حقیقت سامنے رہے کہ یہ بارگاہِ خداوندی میں بندہ کی حاضری ہے اور رب کریم سے بندے کی ایک مناجات ہے، اس کے ذریعے بندہ کی اپنے اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدوں کی تجدید ہے، نماز پڑھنے والا یہ خیال کرے کہ میں نماز میں اپنے رب کو دیکھ رہا ہوں، اور اگر یہ تصور نہ جما سکے تو کم از کم یہ خیال تو کرے کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے جیسا کہ بخاری شریف میں ہے۔

آیت نمبر ۲ ﴾ ''قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ '' (پ۱۸ ع۱)

ترجمہ ﴾بے شک ان مومنوں نے (آخرت میں) فلاح پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں۔ (یعنی خشوع وخضوع ضروری ہے اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی)

خشوع کیا ہے؟ ﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ''خاشعون'' کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ ''عاجزی کرنے والے، اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کا اظہار کرنے والے''

---

[1] تفسیر خازن۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ (نماز میں) ادھر اُدھر توجہ نہ کرنا خشوع ہے۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ نماز میں خشوع توجہ کی یکسوئی کا نام ہے یعنی یہ کہ دوسری طرف خیال نہ جائے اور زبان سے جو الفاظ ادا کر رہا ہے ان پر غور کرتا جائے۔ نماز سے اس کی نظر ادھر اُدھر نہ ہٹے۔ دائیں بائیں نظر نہ گھمائے، کسی اور طرف مائل نہ ہو، انگلیاں نہ چٹخائے، کنکریوں کو الٹ پلٹ نہ کرے (یعنی نماز کے خلاف کوئی حرکت نہ کرے)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''خشوع سے مراد قوی اخلاص (اللہ کے سامنے) تعظیم کے ساتھ کھڑا ہونا اور کامل یقین اور پوری توجہ اور یکسوئی اختیار کرنا ہے۔[1]

خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نمازی کو چاہیئے کہ سنتوں اور نفلوں میں رکوع کرتے ہوئے حتیٰ الامکان (جہاں تک ہو سکے) دیر کرے تا کہ اس کے بدن پر ہیبت الٰہی طاری ہو جائے اور عجلت (جلد بازی) رکوع و سجود سے فتوح غیبی کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ بعض حضرات اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں تو انابت (رجوع خاص) کے درجے کو پہنچتے ہیں۔ ذیل کی آیت میں رجوع کا ذکر تقویٰ اور اقامت صلوٰۃ سے پہلے کیا گیا

''مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ'' (سورۃ الروم آیت ۳۱)

ترجمہ ﴿ (مسلمانو! تم اپنا رخ اللہ کی طرف کرلو) اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو۔

انہماک والے نمازی کے دل کی فضا میں اللہ کے خوف کی وجہ سے قرآن کے کلمات گونجتے ہیں (اگر ترجمہ سمجھتا ہو تو انہماک زیادہ ہوتا ہے) اور ان کے علاوہ اسے کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔

رکوع تواضع اور عجز سے کرے، قومہ میں سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے۔

---

[1] تفسیر مظہری زیر آیت مذکورہ

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھتا جو رکوع و سجود کے درمیان اپنی پیٹھ سیدھی نہ رکھے"۔ سجدہ میں سوچنا چاہئے کہ کس کیلئے اور کیوں سجدہ کر رہا ہے، بعض سجدہ کرنے والوں کو یہ کشف ہوتا ہے کہ میں سجدے میں زمین کی آخری حدوں تک پہنچ رہا ہوں (یعنی عاجزی کی آخری حد تک پہنچ رہا ہوں) کچھ لوگ سجدہ میں کون و مکاں کی بساط کو طے کرتے ہوئے محسوس کرتے ہیں۔ ۱

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ جب نماز کیلئے وضو کرتے تو رنگ فق ہو جاتا۔ دوستوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں کس ہستی کی بارگاہ میں کھڑا ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ ۲

حضرت عبداللہ صنابجی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حلفاً کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں

"من احسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن واتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد اين يغفر له" ۳

ترجمہ ﴿ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور یہ نمازیں اپنے وقت پر ادا کرتے ہوئے ان میں رکوع خشوع، (سجدہ) کامل طور پر کیا تو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے بخش دے گا

حضرت طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عزوجل اِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَايُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا" ۴

ترجمہ ﴿ اللہ بزرگ و برتر، اس آدمی کی نماز پر نظر رحمت نہیں فرماتا جس کی پشت خشوع (رکوع) و سجود کے درمیان سیدھی نہ ہو" (یعنی رکوع اور پہلے سجدہ کے بعد کمر کو

---

۱ عوارف المعارف۔ ۲ عوارف المعارف۔
۳ ابوداؤد شریف ۴ مشکوۃ شریف

بالکل سیدھی رکھنا ضروری ہے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ لوگ نماز کے اندر اپنی نگاہ آسمان کی طرف کیوں اٹھاتے ہیں'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس معاملہ میں اتنا سخت ہے کہ آپ نے فرمایا ''لوگوں کو اس حرکت سے باز آجانا چاہئے ورنہ ان کی نگاہ اچک لی جائیں گی''۔ ۱

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لکڑی کا ستون (تنا) اپنی جگہ کھڑا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بھی یہی حالت تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جب بھی کوئی شخص نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے ہاتھ پاؤں میں سکون ہونا چاہئے، یہودیوں کی طرح ادھر اُدھر نہ جھکے، نماز میں ہاتھ پاؤں کا ساکن رہنا نماز کا جزوِ تکمیل ہے''۔ ۲

نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا بہت غلط کام ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے بیٹا! نماز میں ادھر اُدھر توجہ کرنے سے بچ کیونکہ ادھر اُدھر دیکھنا ہلاکت ہے''۔ ۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیشک بندہ جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے، اے انسان! کس طرف توجہ کررہا ہے؟ مجھ سے بہتر کی طرف (توجہ کررہا ہے)۔ اے آدم کے بیٹے! اپنی نماز کی طرف توجہ کر، میں تیرے لئے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف توجہ کررہا ہے'' ۴

---

۱ تفسیر مظہری ۲ تفسیر مظہری، ازالۃ الخفاء۔ ۳ ترمذی شریف۔

۴ مسند بزار

امام بغوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نماز کے اندر آسمان کی طرف نظریں اٹھا لیا کرتے تھے، مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو سجدہ گاہ پر نظر جمانے لگے۔ [۱]

مذکورہ بالا دو آیات اور احادیث مبارکہ سے خشوع و خضوع کی کیفیت بھی معلوم ہوگئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خشوع و خضوع کرنے والا نمازی ہی کامیاب ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ پہلی آیت (قد افلح المؤمنون) اور اس کے بعد والی آٹھ آیات میں مومنوں کی علامات اور ان کیلئے جنت کے وعدہ کا اعلان ہے بلکہ انہیں جنت کا وارث بتایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ان آیات و احادیث شریفہ کے مطابق عاجزی اور انکساری اور یکسوئی کے ساتھ نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آیت نمبر ۳ ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (پ۲۱،ع۱)

ترجمہ ﴿اور نماز قائم کیجئے، بے شک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے۔

اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ اگر نماز درست طریقہ سے ادا کی جائے تو یہ تمہیں گناہوں اور برے کاموں سے روک دے گی۔ نماز اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتی ہے اور نفس کے اندر خشیت یعنی خوف خدا پیدا کرتی ہے جس وجہ سے آدمی برے کاموں سے رک جاتا ہے۔ یہ نماز کی برکت سے ہی ہے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک انصاری نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانچوں نمازیں پڑھتا تھا لیکن اس کے باوجود کوئی کھلا اور ظاہر گناہ ایسا نہ تھا جو وہ نہ کرتا ہو، اس کی یہ حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کسی دن اس کی نماز اسے (ان گناہوں سے) روک دی

[۱] تفسیر مظہری

گی'' چنانچہ کچھ ہی مدت کے بعد اس نے توبہ کرلی اور اس کی حالت ٹھیک ہو گئی۔

امام اسحاق نے مسند میں اور امام بزار اور امام ابو یعلیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ فلاں شخص رات کو نماز (تہجد) پڑھتا ہے پھر صبح کو چوری کرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کی نماز اسے (اس سے) روک دے گی''۔ ۱

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ''نماز گناہوں سے باز کرنے اور برائیوں سے روکنے کی طاقت رکھتی ہے، اس لئے جس کی نماز اسے بھلائی کا حکم نہ دے اور برائیوں سے نہ روکے تو اس کی نماز اللہ سے دوری پیدا کرتی ہے (یعنی اس کی نماز میں کوتاہی ہے)

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جس کو نماز فحشاء (بے حیائی) اور برائی سے نہیں روکتی تو اس کی نماز اس کیلئے وبال ہوگی۔ ۲

ان احادیث مبارکہ اور آثار صحابہ کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو اس کی نماز بے حیائی اور برائی سے نہیں روکتی تو اس کی نماز کامل نہیں ہے، اسے اپنی نماز کو نہایت اچھے طریقے اور خشوع و خضوع اور عاجزی وانکساری کے ساتھ فرائض وواجبات سنن اور مستحبات کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کرنی چاہئے۔ اگر وہ نماز کو احسن طریقے سے ادا کرے گا تو اس کی نماز اسے ضرور بر ضرور بے حیائیوں سے اور برائیوں سے روک دے گی۔

یہ تین آیات نماز کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں بیان کی گئی ہیں، ویسے تو نماز کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں قرآن مجید کی کافی آیات اور بہت زیادہ احادیث آتی ہیں۔ اس مختصر سے مضمون میں مزید اضافے کی گنجائش نہیں ہے، انہیں کو کافی سمجھئے

☆☆☆☆☆☆

---

۱ تفسیر مظہری اردو دو جلد ... مذکورہ ۲ تفسیر مظہری

﴿......نماز نہ پڑھنے کی وعید......﴾

آیت نمبر ٤ ﴿فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا (پ١٦،٧)

ترجمہ ﴿ پھران کے بعد کچھ ایسے ناخلف (نالائق) پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور (ناجائز) نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے یہ لوگ عنقریب (آخرت میں) خرابی پائیں گے۔(یعنی ''غیّ'' میں پھینک دیئے جائیں گے)

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے اس کی تشریح میں فرمایا ہے کہ جیسے ظہر کی نماز عصر کا وقت آنے سے پہلے نہ پڑھی جائے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب سورج غروب ہونے لگے۔(یعنی وقت ختم ہوتے پڑھی جائے)

(قاضی ثناء اللہ پانی پتی مرحوم لکھتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ کسی مکروہ طریقے سے نماز پڑھنا اور نماز کے آداب وسنن کو ترک کردینا بھی نماز کو ضائع کرنا ہی ہے۔ ''اتباع شہوات'' (خواہشات کی پیروی کرنا) اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو چھوڑنا اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنا، یہ اللہ کریم کی نافرمانی کرنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ''غــیّ'' جہنم کے اندر ایک ایسی وادی ہے کہ جہنم بھی اس کی گرمی سے پناہ مانگتی ہے۔[1]

عادی زناکاروں، دوامی شرابیوں، سود کھانے والوں کیلئے جو سود کھانے سے باز نہیں آتے، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں اور جھوٹے گواہوں کیلئے اس کو تیار کیا گیا ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ''غیّ'' جہنم کے اندر ایک بہت گہری اور

---

[1] تفسیر مظہری

گرم ترین وادی ہے جس کے اندر ایک کنواں ہے جسے ''بہیم'' کہتے ہیں، دوزخ کی آگ جب بجھنے لگتی ہے تو اس کنوئیں کا منہ کھول دیا جاتا جس کی آگ سے دوزخ پھر بھڑکنے لگتی ہے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت زکریا بن ابومریم خزاعی بیان کیا ہے کہ حضرت ابوامامہ باہلی نے فرمایا کہ ''جہنم کی بالائی کنارہ سے گہرائی اتنی دوری ہے کہ موٹی دس ماہ کی بہت بڑے جسم والی اونٹنی کے برابر کوئی پتھر یا چٹان اوپر سے نیچے گرائی جائے تو ستر سال گرتی رہے تو پھر نیچے پہنچے''۔ یہ سن کر حضرت عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کے آزاد کردہ غلام نے دریافت کیا، حضرت کیا اس کے نیچے بھی کچھ ہے تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! ''غیّ اور اثام'' (اس کے نیچے) ہیں''۔[1]

اس آیت میں بھی واضح طور پر فرمادیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کو بے وقت اور وقت گزر جانے کے قریب پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی بہت گہری وادی میں پھینکے گا۔ آپ حیران ہوں گے کہ سود کھانے والے، جھوٹ بولنے والے اور عادی قسم کے شرابی کو جہنم کی جس وادی میں پھینکا جائے گا اسی وادی میں نماز میں سستی کرنے والے کو پھینکا جائے گا۔ حقیقتاً بات یہ ہے کہ نماز کو چھوڑنا اور اس میں سستی کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے اس لئے بے نمازی کا حال بھی ایسے لوگوں کے ساتھ ہی ہوگا۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! جہنم کے اس عذاب سے بچنے کیلئے نماز کی پابندی کرنا بہت ضروری ہے، اللہ کریم تمام مسلمانوں کو پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



[1] تفسیر مظہری

﴿......نماز اور دیگر معاملات میں والدین کی ذمہ داری......﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ" (پ ۲۸، ع ۱۹)

ترجمہ ﴾اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

فائدہ ﴾اس آیت میں عام مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنے گھر والوں کو بھی بچائیں۔ یہ جہنم وہ ہے جس میں انسان اور پتھر بھی جل جاتے ہیں۔ دوزخ سے بچنا اس طرح ہے کہ فرائض کو اچھی طرح ادا کرو اور گناہوں سے باز رہو۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کی فکر تو سمجھ میں آگئی مگر اہل و عیال کو ہم کس طرح جہنم سے بچائیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں سے تمہیں منع فرمایا ہے ان کاموں سے ان سب کو منع کرو اور جن کاموں کے کرنے کا تمہیں حکم دیا ہے تم ان کے کرنے کا حکم اپنے اہل وعیال کو بھی کرو تو یہ عمل ان کو جہنم سے بچالے گا۔[۱]

تمام فرائض سے اہم ترین فرض نماز کی پابندی ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ

---

[۱] روح المعانی، تفسیر مظہری

نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى" (پ۱۶،ع۱۷)

ترجمہ اور اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم کرو اور خود بھی اس پر پابندی کرو۔ ہم تم سے رزق کا سوال نہیں کریں گے، رزق تو ہم تمہیں دیتے ہیں اور اچھا انجام تقویٰ کا ہے۔

اس آیت کریمہ میں ظاہری طور پر تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم فرمایا ہے لیکن حقیقی طور پر یہ حکم حضور ﷺ کی پوری امت کیلئے ہے۔

بخاری شریف میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تم میں سے ہر شخص (نگرانی کا) ذمہ دار ہے اور اسے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا اور حاکم وسربراہ بھی نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحت لوگوں یعنی عوام کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد بھی اپنے گھر کا نگران ہے اسے اپنے گھر والوں کی بابت پوچھ گچھ ہوگی اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اسے اس کے گھر کے بارے میں سوال ہوگا۔ [1]

ہم سب کو خود بھی نماز کی پابندی کرنی چاہئے اور اپنی اولاد کو بھی نماز کا پابند بنانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دنیا میں بھی برکت فرمائے گا۔ اور آخرت بھی بہتر ہوگی۔

اس موضوع پر ایک اور حدیث پڑھیئے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ" [2]

ترجمہ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر انہیں مارو اور ان کے بستر علیحدہ علیحدہ کردو۔ (یعنی پھر اکٹھے نہ سوئیں)

فائدہ اس حدیث پاک میں بچوں کو نماز سکھانے سے متعلق والدین کی ذمہ داری

---

[1] بخاری شریف [2] ابوداؤد شریف، مشکوٰۃ شریف، کتاب الصلوٰۃ

بیان کی گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز سکھانا شروع کر دیں اور دس سال تک اسے نماز کا پابند بنا دیں۔ اگر دس سال تک بھی نماز نہ پڑھے تو اسے مار کر نماز کا عادی بنائیں۔ اس کے ساتھ ہمیں انہیں دینی باتیں بھی سکھانی چاہئیں اور قرآن کریم بھی پڑھانا چاہئے۔ بچہ بڑا ہونے لگے تو اسے وضو اور غسل کرنے کا طریقہ، نماز کا طریقہ اور دیگر اچھی اچھی باتیں سکھانا بھی ضروری ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ، حُبِّ نَبِیِّکُمْ، وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ حَمَلَۃَ الْقُرْاٰنِ فِیْ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ مَعَ اَنْبِیَائِہٖ وَ اَصْفِیَائِہٖ''[1]

ترجمہ اپنی اولاد کو تین خصلتوں کا ادب سکھاؤ (یعنی تین چیزوں کی تعلیم دو)، ۱۔اپنے نبی کی محبت ......۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے محبت......۳۔قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔ پس بیشک قرآن کا اٹھانے والا (یعنی کثرت سے پڑھنے والے اور اس کے مطابق عمل کرنے والے) اس دن اللہ کے عرش کے سائے میں انبیائے کرام اور اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں کے ساتھ ہوں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ان تین چیزوں کا اپنی اولاد کو سکھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بہت ہی ضروری ہے۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان بھی کامل نہیں ہوتا، لہٰذا ہمیں خود بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کی محبت رکھنی چاہئے اور اپنی اولاد کے اندر بھی یہ چیز پیدا کرنی چاہئے اور اپنی اولاد کو قرآن کی تلاوت بھی ضرور سکھانا چاہئے تا کہ پکے مسلمان بنیں۔

---

[1] الجامع الصغیر للسیوطی صفحہ ۱۳، بحوالہ مسند الفردوس للدیلمی

نماز کی اہمیت وفضیلت احادیث کی روشنی میں

اسلام کی پانچ بنیادی چیزیں

حدیث نمبر ۱ عَنِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ'' [1]

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

۱ یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ۲ نماز قائم کرنا۔ ۳ زکوٰۃ ادا کرنا۔ ۴ حج کرنا۔ ۵ رمضان کے روزے رکھنا''۔

فائدہ یہ پانچوں اسلام کے بڑے بڑے اصول اور بنیادیں ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث پاک میں بطور مثال اسلام کو ایک عمارت سے تشبیہ دی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہے۔ کلمۂ شہادت عمارت کا سب سے اہم ستون ہے، باقی چاروں ارکان ان چار ستونوں کے قائم مقام ہیں جو چار کونوں پر ہوں اگر درمیان والا ستون نہ ہو تو باقی کونے بھی درست نہ رہیں گے اور اگر باقی ستونوں میں سے کوئی ستون نہ ہوگا تو وہ کونہ بھی درست نہ رہے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی پر غور کرنے کے بعد ہمیں خود ہی اپنی حالت پر غور کر لینا چاہئے کہ اسلام کے اس خیمے اور عمارت کو ہم نے کس درجہ تک قائم

---

[1] صحیح بخاری شریف حدیث ۸، ۱/ ۲۸۔ صحیح مسلم شریف حدیث نمبر ۱۶، ۱/ ۷۲

رکھا ہے اور اسلام کا کون سا رکن ہے جسے ہم نے پورے طور پر سنبھال رکھا ہے اور کس رکن کو ہم گرا رہے ہیں۔ عمارت چاہے جتنی شان وشوکت والی ہو، اس کا دارومدار اس کی بنیادوں پر ہے، اگر بنیادیں کمزور ہوں گی تو عمارت قائم نہیں رہ سکے گی۔

اسلام کا بلند وبالا محل جن ستونوں پر کھڑا ہے ان میں سے ایک اہم ستون نماز ہے جس شخص نے اسے ضائع کر دیا گویا اس نے اسلام کو ضائع کر دیا۔

قیامت کے دن سب سے پہلا سوال

حدیث نمبر ۲ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ قُرْطٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "اَوَّلُ مَا یُحَاسِبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الصَّلٰوۃُ فَاِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِہٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِہٖ" [1]

ترجمہ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر نماز کا حساب درست ہو گیا تو باقی اعمال درست قرار پائیں گے اور اگر نماز کا حساب خراب ہو گیا تو بقیہ اعمال فاسد ہو جائیں گے۔

فائدہ اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نماز کا درجہ دوسرے تمام اعمال سے بلند وبالا ہے اور یہ نماز اعمال کے معیار کا ایک اعلیٰ درجہ رکھتی ہے۔ دوسرے اعمال کے درست وخراب ہونے کا دارومدار بھی نماز پر ہے۔ گویا نماز دوسرے اعمال صالحہ کی بنیاد قرار پائے گی، ان تمام اعمال میں کامیابی وناکامی صرف نماز کے حساب کے مطابق ہی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد اور عورت کو نہایت عاجزی وانکساری، خشوع وخضوع

---

[1] المستدرک للحاکم ۱/۲۴۵، الترغیب والترہیب حدیث نمبر ۴۰، ۵۳۹، ترمذی شریف حدیث ۴۱۳، سنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۵۴۰، ابن ماجہ شریف ۱/۴۲۸

اور رضائے الٰہی کی خاطر نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو نماز کے امتحان میں کامیاب وکامران فرمائے تاکہ دوسرے اعمال بھی درست قرار پا جائیں۔

شہید سے پہلے جنت میں

حدیث نمبر ۳ "عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ کَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُضَاعَۃَ اَسْلَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتُشْھِدَ اَحَدُھُمَا وَ اُخِّرَ الْاٰخَرُ سَنَۃً فَقَالَ طَلْحَۃُ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ فَرَاَیْتُ الْمُؤَخَّرَ مِنْھُمَا اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ الشَّھِیْدِ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِکَ فَاَصْبَحْتُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَیْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَہٗ رَمَضَانَ وَصَلّٰی سِتَّۃَ آلَافِ رَکْعَۃٍ وَکَذَا وَکَذَا رَکْعَۃِ صَلٰوۃٍ سَنَۃٍ" [۱]

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قضاعہ قبیلہ کی بلی شاخ کے دو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام لانے کی دولت سے مشرف ہوئے تو اس میں سے ایک (راہِ حق میں) شہید ہوگیا اور دوسرا آدمی اس سے ایک سال بعد دنیا سے رخصت ہوا۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ بعد میں انتقال کرنے والا شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوگیا ہے، میں (اس بات سے) بہت حیران ہوا، میں نے صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (کسی طرح) اس بات کا تذکرہ ہوگیا یہ راوی کا شک ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا اس دوسرے شخص نے شہید کے بعد رمضان شریف کے روزے نہیں رکھے، کیا اس دوسرے شخص نے چھ ہزار رکعت اور اتنی اتنی رکعتیں ایک سال کی نماز میں ادا نہ کیں"۔

فائدہ اس حدیث پاک میں غور کیجئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک سال پہلے شہید ہونے والے کو ایک سال بعد فوت ہونے والے سے اچھا خیال کرتے تھے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا کہ درجات کی بلندی اور جنت میں پہلے جانے کی سعادت

---

[۱] ابن ماجہ شریف حدیث ۳۹۲۵، الترغیب الترہیب حدیث ۵۳۶، مسند امام احمد ۳۰۲/۸

اسے نصیب ہوتی ہے جس کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کی کثرت ہو۔ نمازیں اور روزے زیادہ ہوں، دیگر نیک اعمال کافی ہوں۔

بندۂ مومن کو چاہئے کہ سب سے پہلے فرائض کی پابندی کرے کیونکہ سب سے زیادہ قرب فرائض کی پابندی سے حاصل ہوتا ہے جس طرح کہ حدیث قدسی میں آتا ہے:

''مَنْ عَادَلِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ'' [1]

ترجمہ ﴾ جو شخص میرے کسی ولی سے عداوت (دشمنی) رکھے تو میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں، اور میرے بندے کا کسی چیز کے ساتھ میرا قرب حاصل کرنا فرائض کی پابندی سے بڑھ کر مجھے محبوب نہیں ہے (یعنی سب سے زیادہ قربِ خدا فرائض کی پابندی سے ہی ہوسکتا ہے)

ایک بندۂ مومن کی عمر جتنی زیادہ ہوگی، فرائض کی پابندی اور نوافل پر ہمیشگی اسے اتنا ہی بلند درجات تک پہنچادے گی جتنی توجہ اور عاجزی کے ساتھ وہ یہ عمل کرے گا، وہ اتنا ہی اللہ کریم کا مقرب بھی زیادہ ہو جائے گا۔ ان نمازوں کی وجہ سے وہ بہت ثواب اور بلند مقام حاصل کرنے والا بن جائے گا۔

دوزخ کی آگ بجھانے والی عباداتﷺ

حدیث نمبر ۴ ﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ لِلّٰہِ مَلَكًا یُّنَادِیْ عَنْ كُلِّ صَلٰوۃٍ یَا بَنِیْ اٰدَمَ قُوْمُوْا اِلٰی نِیْرَانِكُمْ الَّتِیْ اَوْقَدْتُمُوْھَا فَاَطْفِئُوْھَا [2]

ترجمہ ﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] صحیح بخاری شریف کتاب الرقاق، باب التواضع۔

[2] الترغیب والترھیب حدیث ۵۱۹، مجمع الزوائد ۳۳/۲

''اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو ہر نماز کے وقت آواز دیتا ہے، کہ اے آدم کی اولاد! اٹھو (گناہوں کی وجہ سے) جہنم کی آگ جو تم نے بھڑکا رکھی ہے اسے بجھادو۔ (یعنی نماز ادا کرے اس آگ کو بجھادو)

فائدہ ﴾ انسان جتنے گناہ اور نافرمانیاں کرتا ہے اس کیلئے اتنی ہی جہنم کی آگ بھڑکا دی جاتی ہے لیکن جبھی وہ نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے اور اسے پوری توجہ اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اسی وقت اس آگ کو سرد کردیا جاتا ہے اور بجھا دیا جاتا ہے۔ جب انسان خلوص اور رضائے الٰہی کی خاطر نماز ادا کرتا ہے اور عجز وانکساری کے ساتھ اپنا سر جھکاتا ہے تو اس کیلئے وہ آگ کے شعلے بجھادیئے جاتے ہیں۔

نماز کی وجہ سے درجات کی بلندی ﴾

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَجُلَانِ اَخَوَانِ، فَهَلَكَ اَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهٖ بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَذُكِرَتْ فَضِيْلَةُ الْاَوَّلِ مِنْهُمَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "اَلَمْ يَكُنِ الْاٰخِرُ مُسْلِمًا؟" قَالُوْا بَلٰى وَكَانَ لَا بَأْسَ بِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "مَا يُدْرِيْكُمْ مَا بَلَغَتْ بِهٖ صَلٰوتُهٗ؟ اِنَّمَا مَثَلُ الصَّلٰوةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ عَذْبٍ غَمْرٍ بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَقْتَحِمُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَا تَرَوْنَ فِیْ ذٰلِكَ يُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ؟ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا بَلَغَتْ بِهٖ صَلٰوتُهٗ [1]

ترجمہ ﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں) دو بھائی تھے ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی سے چالیس دن پہلے فوت ہوگیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان دونوں میں سے پہلے (فوت ہونے والے) کی فضیلت بیان کی گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا دوسرا بھائی مسلمان نہیں تھا؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا، جی ہاں (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس میں کوئی خرابی بھی

[1] مسند امام احمد ۲/۲۲۸، المستدرک للحاکم ۱/۴۴۷، الترغیب والترہیب ۱/۳۱۷

نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''تمہیں کیا معلوم کہ اس دوسرے بھائی کی چالیس دن کی نماز نے اسے کہاں تک پہنچا دیا ہے یقیناً نماز کی مثال ایک شیریں اور ٹھنڈی نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے ہو، وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہے تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے کہ (یہ پانچ مرتبہ غسل کرنا) اس کے جسم پر کوئی میل چھوڑ دے گا۔ بیشک تم نہیں جانتے کہ اس دوسرے بھائی کی چالیس دن کی نماز نے اسے کہاں تک پہنچا دیا ہے''۔

فائدہ ﴾ وہ آدمی بڑا خوش نصیب ہے جسے اللہ کریم نے لمبی عمر عطا فرمادی ہو اور اسے عمل صالح کی توفیق بھی عطا فرمائی ہو۔ جس کے نامۂ اعمال میں نماز اور سجدوں کی کثرت ہوگی اس کے درجات بھی بہت بلند ہوں گے اور وہی جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا۔ اللہ کریم ہمیں کثرت سے نمازیں ادا کرنے اور بہت زیادہ سجدے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں ﴾

''عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ''اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسِ وَالْجُمُعَةِ اِلَی الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَآئِرَ''' [1]

ترجمہ ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے''۔

فائدہ ﴾ نماز اس حد تک اعلیٰ اور پاکیزہ عبادت ہے کہ کبیرہ گناہوں کے علاوہ جو گناہ بھی ہوں اس کی ادائیگی سے معاف ہو جاتے ہیں۔ جو مسلمان نماز اور عبادت کا عادی

---

[1] مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف، کتاب الصلوٰۃ حدیث ۵۱۸

ہوا سے چاہئے کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے صغیرہ گناہ نماز کی برکت سے معاف کردیتا ہے۔ بتقاضائے بشریت اگر کبیرہ گناہ ہو جائے تو اس کا بہترین حل یہ ہے کہ اپنے کئے ہوئے گناہ پر شرمسار ہو اور اللہ کریم کی بارگاہ میں نہایت ہی عاجزی اور شرمساری سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے کبیرہ گناہ معاف کردے گا ۔جس طرح حدیث پاک میں آتا ہے:

''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ'' [1]

ترجمہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جس طرح کہ اس کا گناہ کوئی نہیں ہے۔

تین باتوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قسم کھانا

''عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ''ثَلَاثٌ اَحْلِفُ عَلَیْھِنَّ لَایَجْعَلُ اللّٰہُ مَنْ لَہٗ سَھْمٌ فِی الْاِسْلَامِ کَمَنْ لَّا سَھْمَ لَہٗ وَاَسْھُمُ الْاِسْلَامِ ثَلَاثَۃٌ اَلصَّلٰوۃُ وَالصَّوْمُ وَالزَّکٰوۃُ وَلَا یَتَوَلَّی اللّٰہُ عَبْدًا فِی الدُّنْیَا فَیُوَلِّیْہِ غَیْرَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا جَعَلَہُ اللّٰہُ مَعَھُمْ وَالرَّابِعَۃُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَیْھَا رَجَوْتُ اَنْ لَّا اٰثِمَ لَا یَسْتُرُ اللّٰہُ عَبْدًا فِی الدُّنْیَا اِلَّا سَتَرَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ''۔ رواہ احمد باسناد جید ورواہ الطبرانی فی الکبیر [2]

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جن پر میں قسم کھا سکتا ہوں (پہلی بات یہ ہے کہ) جس شخص کا اللہ تعالیٰ نے اسلام میں حصہ رکھا ہے اس کو اس شخص کی طرح نہیں کرے گا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے (یعنی اسلام کے اعمال بجالانے والے کو ثواب اور اسلام کے کام پورے نہ کرنے والے کو محروم رکھے گا) اور اسلام کے تین حصے ہیں، نماز......روزہ......اور زکوٰۃ۔

---

[1] ابن ماجہ شریف حدیث ۴۲۵ ،مجمع الزوائد ۱۰/۲۰۰، الترغیب والترہیب حدیث ۴۶۰۴

[2] مسند امام احمد ۶/۱۴۵، الطبرانی فی الکبیر، الترغیب والترہیب حدیث ۵۳۷

(دوسری بات یہ ہے کہ) ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس شخص کی کارسازی اللہ تعالیٰ دنیا میں کرتا ہے اسے قیامت کے دن اپنے کسی غیر کے سپرد کر دے۔ (تیسری بات یہ ہے کہ) جو شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہو تو (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اس شخص کو ان لوگوں کو ہمراہ کر دے گا۔ اور چوتھی بات ایسی ہے کہ اگر میں اس پر قسم کھالوں تو مجھے امید ہے کہ گناہ نہیں ہوگا (وہ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ جس کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے تو قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام طبرانی نے اسے المعجم الکبیر میں بیان کیا ہے۔

فائدہ﴾ اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار بہت اہم اور مفید باتیں ارشاد فرمائی ہیں اور ان پر قسم بھی کھائی ہے۔ ان میں سے پہلی چیز بیان کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اسلام کے تین حصے ہیں، نماز، روزہ اور زکوٰۃ یہ چیزیں اسلام کی بنیادیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں اسلام کے چوتھے رکن حج کا ذکر نہیں ہے شاید یہ اس وقت فرض نہیں ہوا تھا ہمیں ان تمام کاموں کے پورا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے

اللہ تعالیٰ کا محبوب عمل﴾

اَبُوْ عَمْرُو اَلشِّیْبَانِیُّ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰی دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ؟ قَالَ "اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِهَا" قَالَ ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ "بِرُّ الْوَالِدَیْنِ" قَالَ ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ "اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ" قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ۔[1]

ترجمہ﴾ حضرت ابوعمرو شیبانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس گھر کے مالک نے حدیث سنائی ہے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ

[1] صحیح بخاری شریف ۱/۱۷۹، مشکوٰۃ المصابیح حدیث ۵۶۸

کیا کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ!) اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنے وقت پر نماز پڑھنا'' انہوں نے عرض کیا پھر کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا'' انہوں نے پھر عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ باتیں ارشاد فرمائیں، اگر میں اور سوال کرتا تو حضور ﷺ اور زیادہ بتا دیتے۔

فائدہ ﴾ وہ لوگ بڑے اچھے اور خوش نصیب ہیں جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل کر کے اس کے محبوب بن جاتے ہیں۔ بندہ نیک اعمال اور اللہ کے ذکر کے ذریعہ جتنا اللہ کے قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی کوشش سے زیادہ اسے اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔

صحابہ کبار کا ہمیشہ یہی ذہن ہوتا تھا کہ ہم ایسے عمل کریں جن سے اللہ کریم کے محبوب بن جائیں تا کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی ہمیشہ ایسے عمل کریں جن سے اپنے خالق و مالک کو راضی کر سکیں۔

حضور ﷺ کے فرمان مبارک کے مطابق صحیح اور اچھے طریقہ سے نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بندے کا نہایت محبوب عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی پابندی کے ساتھ پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا کرنے کے توفیق عطا فرمائے، اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور اپنی راہ میں جہاد کرنے کی قوت عطا فرمائے۔

قیامت کے دن نماز نور اور برہان ہوگی ﴾

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا فَقَالَ "مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّ بُرْھَانًا وَّ نَجَاۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ یَکُنْ لَّہٗ نُوْرًا وَّ لَا بُرْھَانًا وَّ لَا نَجَاۃً وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ

قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ"۔[1]

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا تو کہا کہ "جو شخص نماز کی پابندی کرے گا تو یہ نماز قیامت کے دن اس کیلئے نور ہوگی اور حساب پیش ہوتے ہوئے (کامیابی کی) حجت اور دلیل ہوگی اور نجات کا سبب بنے گی۔ اور جو شخص نماز کی پابندی نہیں کرے گا تو یہ نماز قیامت کے دن اس کیلئے نہ نور ہوگی اور نہ اس کے پاس (کامیابی کی) دلیل ہوگی اور نہ ہی نجات کا کوئی ذریعہ ہوگی اور وہ آدمی قیامت کے دن قارون، فرعون، ھامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا"۔

فائدہ فرعون کو تو اکثر لوگ جانتے ہیں کہ کس درجہ کا کافر تھا یہاں تک کہ خدائی کا دعویدار تھا اور ھامان اس کے وزیر کا نام ہے، قارون اس وقت کا بہت بڑا مالدار اور سرکش کافر تھا۔ اور اُبَی بن خلف مکہ کے مشرکین میں سے نبی کریم ﷺ کا بہت بڑا دشمن تھا۔ ہجرت سے پہلے نبی کریم ﷺ سے کہا کرتا تھا کہ میں نے ایک گھوڑا پالا ہوا ہے اسے بہت کچھ کھلاتا ہوں، اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کر دوں گا، حضور ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ انشاء اللہ میں ہی تجھے قتل کروں گا۔ اُحد کی جنگ میں وہ رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر آج وہ بچ گئے تو میری خیر نہیں۔ چنانچہ حملہ کے ارادہ سے وہ حضور ﷺ کے قریب پہنچ گیا۔ صحابہ کرام نے ارادہ بھی کیا کہ دور سے ہی اس کو نشانہ بنا کر اس کا کام تمام کر دیں لیکن حضور ﷺ نے فرمایا اسے میری طرف آنے دو۔ جب وہ قریب ہوا تو حضور ﷺ نے ایک صحابی سے برچھا لے کر اُبَی بن خلف کو مارا جو اس کی گردن پر لگا اور ہلکا سا زخم اس کی گردن پر آ گیا مگر اس کی وجہ سے گھوڑے سے لڑھکتا ہوا گر گیا اور اس طرح کئی مرتبہ گرا اور بھاگتا ہوا اپنے لشکر میں چلا گیا اور چلاتا ہوا کہتا تھا

---

[1] الترغیب والترہیب حدیث ۸۲۰، مجمع الزوائد ۱/۲۹۲، ابن حبان فی صحیحہ حدیث ۱۴۶۵۔

کہ خدا کی قسم! مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قتل کر دیا۔ کفار اسے اطمینان دلاتے کہ معمولی سا زخم ہے کوئی فکر کی بات نہیں۔ مگر وہ کہتا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے مکہ میں یہ کہا تھا کہ میں ہی تجھے قتل کروں گا۔ خدا کی قسم! اگر وہ مجھ پر تھوک بھی دیتا تو میں مر جاتا۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کے چلاّنے کی آواز ایسی ہوگئی تھی جس طرح کہ بیل کی آواز ہوتی ہے، ابوسفیان نے جو اس جنگ میں بڑے زوروں پر تھا اس کو شرم دلائی کہ اس ذرا سے زخم سے اتنا چلاّتا ہے۔ اس نے کہا تجھے خبر ہے کہ یہ زخم کس نے لگایا ہے۔ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مار ہے، مجھے اس سے جس قدر تکلیف ہو رہی ہے، لات و عزیٰ کی قسم! (دو مشہور بتوں کے نام) اگر یہ تکلیف سارے حجاز والوں میں تقسیم کر دی جائے تو سب ہلاک ہو جائیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے مکہ میں کہا تھا کہ میں ہی تجھے قتل کر دوں گا۔ میں نے اسی وقت سمجھ لیا تھا کہ میں ان کے ہاتھوں ضرور مارا جاؤں گا، میں نے ان سے چھوٹ نہیں سکتا۔ اگر وہ یہ کہنے کے بعد مجھ پر تھوک بھی دیتے تو میں اس سے ہی مر جاتا۔ چنانچہ مکہ پہنچنے سے ایک دن پہلے ہی راستہ میں مر گیا۔[1]

فائدہ ہم مسلمانوں کیلئے نہایت غیرت اور عبرت کا مقام ہے کہ پکے کافر اور سخت دشمن کو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے سچا ہونے کا اس قدر یقین ہو کہ اسے مارے جانے میں ذرا بھی شک وشبہ نہ تھا لیکن ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مانتے اور ان کا امتی ہونے پر فخر کرنے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سارے ارشادات پر عمل نہیں کرتے اور جن کاموں کے کرنے پر یا اچھے کاموں کو چھوڑنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب بتلائے ہیں ہم ان عذابوں سے نہیں ڈرتے گویا کہ ہمیں ان عذابوں کی پرواہ ہی نہیں ہے۔ ہر آدمی اپنے گریبان میں منہ ڈالے اور اچھی طرح نیک اعمال کرے کہ نیک کام کرنے پر اجر وثواب ملے گا اور فرائض چھوڑنے اور کبیرہ گناہ کرنے پر عذاب ہوگا۔

---

[1] سیرت ابن ہشام اور دیگر کتب سیرت

بعض احادیث مبارکہ میں قارون کا ذکر نہیں ہے لیکن ''الترغیب و الترھیب'' میں امام منذری رحمۃ اللہ علیہ نے اور کتاب ''الزواجر'' میں امام ابن حجر نے قارون کا بھی فرعون وغیرہ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یہ اس دور کا مشہور مالدار شخص تھا جو زکوۃ نہ دینے کی وجہ سے زمین میں دھنسا دیا گیا تھا۔

بے نمازی کا ان کے ساتھ حشر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگ ان ہی وجوہات کی بنا پر نماز میں سستی کرتے ہیں جو ان لوگوں میں پائی جاتی تھیں، پس اگر اس سستی کی وجہ مال ودولت کی کثرت ہے تو قارون کے ساتھ حشر ہوگا۔ اگر سلطنت و حکومت نماز میں سستی کا سبب ہے تو اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا۔ اور اگر نماز میں سستی کی وجہ ملازمت یا ماتحتی ہے تو وہ ہامان کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اگر اس کی وجہ تجارت وغیرہ ہے تو وہ اُبی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ حشر ہونے سے محفوظ فرمائے اور ہمیں جہنم سے بچا کر جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ کافر کے لئے ہمیشہ ہمیشہ دوزخ ہی ہے، مسلمان کے گناہ اگر بہت زیادہ ہوئے تو کچھ دیر جہنم میں رہنے کے بعد اس کیلئے جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان گنہگاروں کو صحیح طریقہ سے توبہ کر کے نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ وہ جہنم سے بچ جائیں۔ آمین

جنت میں جانے کیلئے نماز ایک اہم رکن ہے اس میں ہرگز سستی نہ کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ''مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ'' [1]

ترجمہ: جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی پاکیزگی ہے۔

آپ اچھی طرح جان لیں کہ جنت میں جانے کیلئے نماز ضروری ہے اور نماز کو کامل اور صحیح بنانے کیلئے اچھی طرح وضو کرنا ضروری ہے۔

---

[1] مسند امام احمد ۳/۳۴۰، شعب الایمان حدیث ۲۷۱۱، الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۱۵۵

نماز کے ذریعے رضائے الٰہی اور دیگر بہت فوائد

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''نماز رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے اور نماز ملائکہ کی محبت کا ذریعہ ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے اور نورِ معرفت ہے اور ایمان کی اصل یعنی بنیاد ہے، نماز قبولیت دعا کا ذریعہ ہے۔ اور یہ شیطان سے دوری کا سبب ہے اور یہ نماز رزق میں برکت ہے۔ نیز دشمن کیلئے ہتھیار ہے۔ اور اعمال کی قبولیت کا باعث ہے۔ (نماز) ملک الموت اور ملائکہ کے پاس شفاعت کا باعث ہے اور قبر کی روشنی ہے۔ نیز قیامت تک قبر کی روشنی ہے اور جب قیامت کا دن ہوگا تو نماز نمازی کیلئے سایہ ہوگی اور اس کے سر پر تاج ہوگا اور اس کے بدن کا لباس ہوگی۔ اور نماز نور ہوگی جو اس یعنی نمازی کے آگے آگے چلے گی اور نمازی اور جہنم کے درمیان پردہ اور رکاوٹ ہوگی اور رب کائنات کے سامنے مومنوں کیلئے (نجات کی) دلیل ہوگی اور میزان میں بہت وزنی ہوگی۔ نیز پل صراط سے گزرنے کا ذریعہ ہوگی اور جنت کی چابی ہوگی'' [1]

فائدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے، ہمیں بھی اس پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے کہ نماز پڑھنے سے کتنی سعادتیں حاصل ہوں گی اور کتنی مشکلات حل ہوں گی۔

علامہ ابن قیم لکھتے ہیں کہ نماز روزی کو کھینچ کر لانے ولی ہے، صحت کی محافظ ہے، بیماری کو رفع کرنے والی ہے، دل کو تقویت پہنچاتی ہے، چہرہ کو خوبصورت اور منور کرتی ہے، جان کو فرحت بخشتی ہے، اعضاء میں نشاط پیدا کرتی ہے اور کاہلی کو دور کرتی ہے۔ (نماز) شرح صدر کا سبب ہے، روح کی غذا ہے، دل کو منور کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ

---

[1] مجالس السنیہ ص ۶۸

کے انعام کی محافظ ہے اور عذاب الٰہی سے حفاظت کا سبب ہے اور شیطان کو دور کرنے والی ہے اور رحمٰن سے قرب پیدا کرتی ہے، الغرض! روح اور بدن کی صحت کی حفاظت میں اس کو خاص دخل ہے اور دونوں چیزوں میں اس کو عجیب تاثیر ہے۔ نیز دنیا و آخرت کی مضرتوں (نقصانات) کے دور کرنے میں اور دونوں جہان کے منافع پیدا کرنے میں اس کو بہت خصوصیت حاصل ہے۔[1]

جس کی نماز رہ گئی اس کا سب کچھ چھن گیا

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ "مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةٌ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ"[2]

ترجمہ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے افراد اور مال و دولت سب کچھ چھن گیا"۔

فائدہ نماز کا ضائع کرنا عام طور پر یا تو گھر والوں کی وجہ سے ہوتا ہے کہ ان کی دیکھ بھال میں مشغول رہے یا مال و دولت کمانے کے لالچ میں نمازیں ضائع کی جاتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب بھی یہی ہے کہ نماز کا ضائع کرنا بھی انجام کے اعتبار سے ایسا ہی ہے جیسا کہ بال بچے اور مال و دولت سب کچھ چھن گیا اور وہ اکیلا ہی رہ گیا۔ اس کی مزید وضاحت اس طرح ہے کہ جتنا نقصان اہل و عیال اور مال و دولت کے چھن جانے میں ہے اسی طرح نماز کے رہ جانے میں بھی ایسا ہی نقصان ہے کہ قیامت کے دن سب امتحانوں میں رہ جائے گا۔

---

[1] زاد المعاد از ابن قیم جوزی

[2] الترغیب والترہیب حدیث ۸۳۳

نبی کریم ﷺ کا آخری کلام

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام (یہ) تھا "اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ وَاتَّقُوااللّٰہَ فِیْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ" [1]

ترجمہ نماز، نماز اور تم اپنے غلاموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

فائدہ اس بات سے بھی نماز کی اہمیت ظاہر ہو رہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پاک زندگی کے آخری الفاظ نماز کے بارے میں تھے۔ نماز کی فضیلت حضور ﷺ کے اس ارشاد سے بھی ظاہر ہے کہ "مفتاح الجنۃ الصلوۃ" [2] (نماز جنت کی چابی ہے) دوسری طرف نماز نہ پڑھنے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "لَاتَتْرُکْ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃَ" [3]

ترجمہ فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑو، پس جس نے اسے جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو اس سے پناہ دینے کی ذمہ داری اٹھ گئی۔

ان آیات واحادیث مبارکہ سے نماز کی اہمیت وفضیلت اور نماز نہ پڑھنے والوں کیلئے وعیدیں اور عذاب اچھی طرح واضح ہوگیا۔ عقلمند مرد کیلئے یہ بیان کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پابندی کے ساتھ نماز پنجگانہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پڑھی ہوئی نمازوں کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ



---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی حق المملوک

[2] سنن دارمی شریف، الجامع الصغیر ۲/ ۱۵۵

[3] سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء

﴾ بے نمازی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے ﴿

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "لَا سَھْمَ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ لَّاصَلٰوۃَ لَہٗ وَلَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَہٗ"۔[1]

ترجمہ ﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص نماز نہیں پڑھتا اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور جس شخص کا وضو (صحیح) نہیں اس کی نماز نہیں ہے"۔

فائدہ ﴾ جو لوگ نماز نہ پڑھنے کے باوجود اپنے آپ کو بہت بڑا مسلمان یا "حمیت اسلامی" کا بہت بڑا رکن سمجھتے ہیں وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ارشادات پر ذرا غور کریں اور جن پرانے بزرگوں کے ساتھ اپنی نسبت طریقت ظاہر کرتے ہیں اور خود نماز کی پابندی نہیں کرتے، ان بزرگوں کے حالات پڑھیں اور دیکھیں کہ وہ دین کو کس مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے۔ وہ دین کے تمام احکام پر پابندی کر کے اس مقام پر پہنچے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی آنکھوں میں پانی اتر آیا تو لوگوں نے عرض کیا کہ اس کا علاج تو ہو سکتا ہے مگر چند دن آپ نماز نہ پڑھ سکو گے۔ آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ "جو شخص نماز نہ پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس طرح حاضر ہوگا کہ اللہ کریم اس سے ناراض ہوگا"۔[2]

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "حیات فاروق اعظم رضی اللہ عنہ" میں ہے کہ زخم لگنے کے بعد یعنی جس زخم سے شہادت واقع ہوئی اس کے بعد امیر المؤمنین پر غشی طاری ہونے لگی اتنے میں کسی نے کہا، نماز کا ذکر کرو اگر ان میں ابھی جان کچھ باقی ہے تو یہ ترکِ نماز کے تصور سے ڈر کر ہوش میں آجائیں گے اور بالکل ہوا بھی یہی۔ سب

---

1. کشف الاستار حدیث ۳۳۴، مجمع الزوائد ۱/۲۹۲، الترغیب والترھیب حدیث ۸۰۰
2. الترغیب والترھیب حدیث ۸۰۳

نے مل کر کہا امیر المؤمنین! آپ نے نماز پڑھ لی ہے؟ نماز، نماز، نماز۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اچانک ہوش میں آگئے اور فرمایا ”ارے ہاں نماز ابھی میں نے نہیں پڑھی، تارک اسلام کا نماز سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے بعد بہت بڑے زخم سے خون ٹپکتا رہا اور آپ نماز پڑھتے رہے“۔[۱]

بیمار آدمی اگر کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے نماز چھوڑے نہیں، اس کا چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔

عورت کیلئے پانچ نمازوں کی تاکید اور جنت کی بشارت

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ”اَلْمَرْاَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا وَ صَامَتْ شَھْرَھَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَھَا لِتَدْخُلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ“[۲]

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”عورت جب پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے“۔

اس حدیث پاک میں عورت کو چار کاموں پر پابندی کرنے کے سبب جنت میں جانے کی بشارت دی گئی ہے۔ ہر مسلمان عورت کو ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

پانچ وقت نماز پڑھنا ہر دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہر مرد و عورت پر فرض ہیں۔ بیمار ہو یا تندرست، سفر میں ہو یا گھر میں، تکلیف میں ہو یا خوشی میں، جس حال میں بھی ہو پانچ وقت نماز پڑھنا فرض ہے۔ ہاں مہینے کے خاص دنوں

---

[۱] حیات فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ازامام ابن جوزی

[۲] مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۱، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم

میں عورت نے نماز نہیں پڑھنا ہوتی، نیز بعد میں بھی ان نمازوں کی قضا نہیں ہے۔

شادی بیاہ کے موقعوں پر یا کسی اور غمی یا خوشی کے وقت اکثر مرد اور عورتیں نماز کی پرواہ نہیں کرتے یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ بعض خواتین بیاہ شادی کی ناجائز رسموں کو پورا کرنا ضروری سمجھتی ہیں لیکن نماز کو بالکل معمولی خیال کر کے اس کی پرواہ نہیں کرتیں اور خداوند قدوس کے عائد کردہ فرض کو ادا نہیں کرتیں یہ بہت بڑی نادانی اور جہالت ہے۔

رمضان شریف کے روزے رکھنا ﴾ دوسرا حکم رمضان شریف کے روزے رکھنا یہ بھی ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد قائم ہے انہی میں سے ایک بنیاد رمضان شریف کے روزے ہیں۔ خواتین ایامِ مخصوصہ میں یہ روزے نہیں رکھیں گی لیکن بعد میں اتنے دنوں کے روزے رکھنا ضروری نہیں۔ اس فرض میں سستی کرنا بہت ہی برا کام ہے۔

شرمگاہ کی حفاظت کرنا ﴾ یہ تیسرا حکم ہے عورت کے لئے پاکدامن رہنا، غیر مردوں کی طرف بالکل توجہ نہ کرنا، اپنی عزت کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ عورت کو چاہئے کہ اپنے شوہر کی بن کر رہے۔ نامحرموں سے دور رہنا اور ان سے پردہ کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔ اگر مجبوراً بازار وغیرہ میں جانا پڑ جائے تو نہایت باپردہ ہو کر اور نظریں جھکا کر چلنا چاہئے اور کوشش کرے کے محرم کے بغیر باہر نہ جائے۔ محرم وہ شخص ہوتا ہے جس کے ساتھ عورت کا نکاح کرنا حرام ہوتا ہے۔

اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرنا ﴾ عورت کیلئے چوتھی نصیحت اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرنا ہے۔ شریعت اسلامیہ میں خاوند کے حقوق بہت زیادہ ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے: ''اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ'' (پ۵،ع۳)

ترجمہ مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ "

ترجمہ اور مردوں کو ان پر (یعنی خواتین پر) فضیلت ہے۔

ان آیات کریمہ سے واضح ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں کا سرپرست بنایا ہے۔ عورتوں کا نان ونفقہ، ان کا لباس اور دیگر ضروریات کو پورا کرنا مرد کی ہی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حوصلہ و بہادری، جسمانی قوت وطاقت اور ہمت اسی لئے مرد کو عورت سے زیادہ دی ہے تاکہ وہ آسانی کے ساتھ اپنی ذمہ داری پوری کر سکے۔

جس طرح اور کاموں میں سردار اور راہنما کی فرمانبرداری ضروری ہوتی ہے اسی طرح گھریلو زندگی کی بہتری کیلئے عورت کو اپنے شوہر کی اطاعت اور پیروی کرنا بھی ضروری ہے۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے خاوند کا مقام ومرتبہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا" اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو یقیناً عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں کیونکہ شوہروں کا حق اپنی بیویوں پر زیادہ ہے" [1]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو عورت پانچ نمازیں پابندی سے ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو ایسی عورت کیلئے نبی کریم ﷺ کی طرف سے یہ خوشخبری ہے کہ وہ عورت جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر تمام مسلمان خواتین کو جنت کی طلبگار بنائے اور جنت میں لے جانے والے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

[1] ابوداؤد شریف عن قیس بن سعد، مسند امام احمد بن حنبل عن معاذ بن جبل۔

نماز کی عظمت، خصوصیات اور تاثیرات

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں نماز کا بیان شروع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جان لو کہ نماز اپنی عظمت، شان اور مقتضائے عقل وفطرت ہونے کے لحاظ سے تمام عبادات میں خاص امتیاز رکھتی ہے اور خدا شناس اور خدا پرست انسانوں میں سب سے زیادہ مشہور ومعروف اور نفس کے تزکیہ کیلئے سب سے زیادہ نفع مند ہے''

اس کتاب میں کچھ آگے چل کر دوسرے مقام پر نماز کی چند خصوصیات اور تاثیرات بیان کرتے ہیں:

اول وہ (نماز) اہل ایمان کی معراج ہے اور آخرت میں تجلیات الٰہی کے جو نظارے اہل ایمان کو نصیب ہونے والے ہیں ان کی استعداد اور صلاحیت پیدا کرنے کا خاص ذریعہ ہے۔

دوم وہ (نماز) اللہ تعالیٰ کی محبت اور رحمت حاصل ہونے کا وسیلہ اور ذریعہ ہے۔

سوم نماز کی حقیقت جب کسی بندہ کو حاصل ہو جاتی ہے اور اس کی روح پر نماز کی کیفیت کا غلبہ ہو جاتا ہے تو وہ بندہ نورِ الٰہی کی موجوں میں ڈوب کر گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے (جیسے کہ کوئی میلی کچیلی چیز دریا کی موجوں میں پڑ کر پاک وصاف ہو جاتی ہے) جیسے لوہا آگ کی بھٹی میں رکھ کر صاف کیا جاتا ہے۔

چہارم نماز جب حضورِ قلب اور سچی نیت کے ساتھ پڑھی جائے تو غفلت اور برے خیالات و وساوس کے دور کرنے کی وہ بہترین اور بے مثل دوا ہے۔

پنجم نماز کو جب پوری امت مسلمہ کیلئے ایک معروف ومقرر عبادت اور عمومی وظیفہ بنا دیا جائے تو اس کی وجہ سے کفر وشرک اور فسق وگمراہی کی بہت سی تباہ کن رسوم

سے حفاظت کا فائدہ بھی حاصل ہو جاتا ہے اور مسلمان کا وہ ایک ایسا امتیازی شعار اور دینی نشان بن گیا جس سے کافر اور مسلمان کو پہچانا جا سکتا ہے۔

ششم طبیعت کو عقل کی راہنمائی کا پابند اور اس کا تابع فرمان بنانے کی مشق کا بہترین ذریعہ یہی نماز کا نظام ہے۔ [1]

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کی یہ تمام خصوصیات و تاثیرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف ارشادات سے اخذ کی ہیں۔ نماز کی عظمت و اہمیت اور اس کے امتیازات کے بارے میں جو کچھ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمیں اچھی طرح یہ سب کچھ سمجھنا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طریقہ سے نماز پڑھ کر پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک غلط فہمی کا ازالہ

نماز کے سلسلہ میں کم علمی، جہالت اور نماز سے بے رغبتی کی بنا پر کچھ لوگوں کے ذہنوں میں نماز کی فرضیت و اہمیت کے بارے میں جو عام مغالطہ پایا جاتا ہے اس کا ازالہ مقصود ہے۔ بعض جاہل، کم پڑھے اور ناعاقبت اندیش لوگ مرد ہوں یا عورتیں اپنے زعم میں صاحب طریقت و نسبت اور اللہ کا ولی ہونے کے باوجود نہ وہ خود اپنے لئے اور نہ ہی اپنے مریدین کیلئے نماز کو پابندی سے ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں بلکہ شیطان کے چکروں میں آکر وہ اس غلط فہمی میں مبتلاء ہیں کہ طریقت و معرفت کے جس مقام پر وہ فائز ہیں ان پر نماز کی پابندی ضروری نہیں ہے، چنانچہ ان کے مریدین بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فریضۂ نماز کی ادائیگی میں سستی کرتے ہیں۔

اسی طرح ہمارے بعض مبلغین و واعظین کا طرز عمل بھی دین حق کی سربلندی اور مسلکِ حق کی خدمت کے بلند و بانگ دعووں کے باوجود نماز کے بارے میں بہت

---

[1] حجۃ اللہ البالغہ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سستی اور غفلت کا آئینہ دار ہے۔

جان لیجئے کہ طریقت و معرفت کے نام نہاد دعویدار اور نماز کو بالکل ہی معمولی سمجھنے والے واعظین و مبلغین اپنے دعووں میں سراسر غلط ہیں اور یہ لوگ واضح طور پر قرآن و سنت کے احکام کی خلاف ورزی کرر ہے ہیں۔ نماز کی پابندی سب سے پہلا کام ہے۔ یہ مسلّمہ امر ہے کہ شریعت و طریقت اور دین حق کا کوئی مقام نماز کو چھوڑ کر حاصل نہیں ہو سکتا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہوش و حواس رکھنے والا تارکِ نماز خدائے بزرگ و برتر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان اور فرض کا تارک اور فاسق و فاجر ہے، وہ طریقت میں بالکل کوئی مقام حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ خدا کا مقرب بن سکتا ہے۔

اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ نماز سے مستثنیٰ ہے اور طریقت کے اس مقام پر ہے کہ اسے نماز کی ضرورت نہیں ہے تو ایسا شخص بزرگی کے کسی مقام پر نہیں بلکہ تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے اور اس کے سارے اعمال اور تمام دوسرے کام اس کیلئے وبالِ جان ہیں اور اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے سے علیحدہ ہو کر دور چلی جائے اور بالآخر بھیڑیئے کا لقمۂ تر بن جائے۔ یہاں حضور غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بیان کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا:

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مراقبے کی حالت میں تھے کہ ان کے چاروں طرف ایک نور کا ہالہ چمک اٹھا اور اس میں سے آواز آئی ''اے عبدالقادر! تو نے میری اس قدر عبادت کی ہے کہ میں تجھ سے فریضۂ نماز ساقط کرتا ہوں'' آپ نے یہ سن کر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا۔ جس کے پڑھتے ہی شیطانی حملہ زائل ہو گیا اور شیطان انسانی شکل میں یہ کہتے ہوئے ظاہر ہوا کہ ''میں نے اس طرح بڑے بڑے پارسا لوگوں کو گمراہ کیا ہے، اے عبدالقادر! تو اپنے علم کی وجہ سے بچ گیا'' آپ

نے پھر لاحول پڑھی اور فرمایا اے ظالم! اپنے علم کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے رب کے فضل و کرم کے باعث تیرے حملے سے محفوظ رہا ہوں۔ [۱]

صحابہ کرام اور آئمہ اہل بیت کے بعد سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اولیاء کرام میں بہت بلند و بالا مقام ہے لیکن اگر ولایت کی بلندیوں پر پہنچ کر بھی ان کے لئے نماز کا حکم ساقط نہیں ہوا تو ہم اور تم کس شمار میں آتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، صدیقین رضی اللہ عنہم شہدائے کرام، اولیائے عظام اور صلحائے امت میں سے کسی نے بھی فریضۂ نماز کو نہیں چھوڑا۔ کتنا بڑا فریب ہے کہ خدا اور رسول کی تعلیمات تو ترکِ نماز کو کفر اور منافقت سے تعبیر کرتی ہوں لیکن آج کے نام نہاد صوفی اور بے عمل درویشی کے دعویدار نماز کے چھوڑنے کو اپنے روحانی درجات کی دلیل ٹھہرانے لگیں۔ اسی طرح بے نماز واعظین و مبلغین کا حال ہے کہ وہ بھی ترکِ نماز کو گناہ تصور نہیں کرتے۔ ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی یاد رکھنا چاہئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں نے شب معراج کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں تو میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں، اس نے کہا کہ یہ آپ کی امت کے وہ خطباء ہیں جو لوگوں کو نیکی کی تلقین کرتے تھے اور اپنے آپ کو نظر انداز کر دیتے ہیں" [۲]



---

[۱] ارکانِ اسلام از پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری [۲] مسند امام احمد ۳/۲۳۱

نماز کے ضروری مسائل

اس سے پہلے کہ نماز کا مکمل طریقہ بیان کیا جائے ان مسائل کا بیان کرنا ضروری ہے۔ جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی یا جن کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی اور ثواب بھی پورا نہیں ملتا۔ ان کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہماری بہنیں اور بچیاں ان تمام مسائل کو اچھی طرح جان لیں اور ان چیزوں کو نماز میں اپنا کر یعنی ان کو پورا کر کے کامل اور مکمل ثواب حاصل کرلیں۔ ہم یہ مسائل کتب فقہ کی روشنی میں بیان کریں گے۔

شرائط نماز

نماز کی شرطیں وہ ہوتی ہیں جن کو نماز سے پہلے مکمل کرنا ضروری ہے، اگر یہ کام اچھی طرح مکمل نہ ہوں گے تو نماز شروع ہی نہ ہو سکے گی۔ یہ چھ چیزیں ہیں

۱ پاکیزگی۔ ۲ شرمگاہ کو چھپانا۔ ۳ نماز کا وقت ہونا۔

۴ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ ۵ نیت کرنا۔ ۶ تکبیر تحریمہ۔

پاکیزگی پاک ہونا۔ اس کا مطلب یہ ے کہ نمازی کا بدن، اس کے کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو اور کوئی نجاست مثلاً پیشاب، پاخانہ، لید، گوبر اور مرغی کی بیٹ وغیرہ لباس، جسم اور کپڑوں پر نہ لگی ہو۔ اور نمازی کو غسل کرنے اور وضو کرنے کی حاجت بھی نہ ہو، یعنی وہ باوضو اور پاک ہو۔

شرمگاہ کو چھپانا شرمگاہ کو چھپانے کا مطلب یہ ہے کہ مرد کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک شرمگاہ ہے (یعنی اس کا چھپانا اور ڈھکا رہنا ضروری ہے) اور عورت کا پورا بدن شرمگاہ ہے اس لئے نماز کی حالت میں عورت کے تمام بدن کا ڈھکا رہنا ضروری ہے۔ صرف چہرہ، ہتھیلیاں اور ٹخنوں کے نیچے قدم کے کھلے رہنے کی اجازت ہے۔ عورت کے ٹخنے چھپے رہنے ضروری ہیں۔

﴿**وقت کا ہونا**﴾ نماز کے وقت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس نماز کیلئے جو وقت مقرر ہے وہ نماز اسی وقت پر پڑھی جائے۔ (سستی کر کے نماز دیر سے اور بے وقت نہ پڑھی جائے)

﴿**قبلہ کی طرف منہ کرنا**﴾ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف ہی اپنا چہرہ رکھے۔ (نماز پڑھتے وقت چہرہ کو ادھر اُدھر نہ پھیرا جائے)

﴿**نیت کرنا**﴾ نیت دل کے پکے ارادے کا نام ہے۔ اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھ رہے ہو تو فوراً بتا دے۔ نیتِ نماز کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت کی نماز ہو چاہے وہ فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل یا قضا نماز دل میں اس کا پختہ ارادہ کرے کہ فلاں نماز پڑھ رہا ہوں۔ زبان سے بیشک نیت کر لے لیکن اصل نیت دل کی ہے۔

﴿**تکبیر تحریمہ**﴾ یعنی زبان سے "اللّٰہ اکبر" کہنا پھر نماز شروع کرنا۔ یہ نماز کی آخری شرط ہے کہ اس کے کہنے کے بغیر نماز شروع ہی نہیں ہوگی۔ اس کا نام تکبیر تحریمہ اس لئے ہے کہ اس کے کہہ لینے کے بعد دوسرے کام یعنی بولنا، کھانا، پینا وغیرہ سب حرام ہو جاتے ہیں۔ (درمختار وغیرہ)

﴿...... نماز کے فرائض ......﴾

سات کام نماز میں فرض ہیں۔

۱﴾ تکبیر تحریمہ ۲﴾ قیام ۳﴾ قرأت ۴﴾ رکوع

۵﴾ سجدہ ۶﴾ قعدہ اخیرہ ۷﴾ خروج بصنعہٖ

یہ تمام کام نماز میں فرض ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو بھی چھوڑ دیا جائے یا بھول کر رہ جائے تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

﴿**تکبیر تحریمہ**﴾ یعنی "اللّٰہ اکبر" کہنا۔ حقیقت میں یہ نماز کی شرطوں میں

سے ہے لیکن چونکہ یہ نماز سے بالکل ملی ہوئی ہے اس لئے اسے (بعض فقہاء) فرائض نماز میں شمار کرتے ہیں۔ جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں تکبیر تحریمہ کیلئے بھی قیام فرض ہے لہٰذا اگر بیٹھ کر "اللّٰہ اکبر" کہا پھر کھڑا ہو گیا تو نماز شروع ہی نہ ہو گی۔

اس طرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ نماز کی پہلی شرطیں پہلے پائی جائیں گی تو پھر تکبیر تحریمہ یعنی "اللّٰہ اکبر" کہہ کر نماز شروع ہو گی۔ ان شرائط نماز کے پائے جانے کے بغیر "اللّٰہ اکبر" کہہ بھی لیا تو نماز شروع ہی نہ ہو گی۔ (درمختار، عالمگیری، بہار شریعت)

﴿قیام﴾ قیام یعنی کھڑا ہونا، کم از کم اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے۔

فرض، وتر اور سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ کسی صحیح عذر کے بغیر بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھی جائیں گی تو نہ ہوں گی۔ نفل نماز عذر کے بغیر بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔ کوئی معقول عذر ہو تو مرد بھی بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (درمختار، ردالمختار)۔ (خواتین معمولی سی بات پر نماز بیٹھ کر پڑھنے لگتی ہیں یہ غلط کام ہے)

﴿قرأت﴾ قرأت یعنی قرآن کریم پڑھنا۔ اور قرآن پاک پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام حروف اپنے اپنے مقرر کردہ مخارج سے ادا کئے جائیں تاکہ ہر حرف دوسرے حرف سے ممتاز ہو جائے اور پہچانا جا سکے۔ قرأت فرض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر، سنت اور نفل کی ہر رکعت میں کسی ایک چھوٹی یا بڑی آیت کو پڑھا جائے۔ اگر ایک آیت بھی سورۃ فاتحہ کے بعد نہ پڑھی گئی تو نماز نہ ہو گی۔ (سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت جو آیۃ الکرسی کے برابر ہو ان کا پڑھنا واجب ہے۔ اگر کسی نے ان رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی ایک سورت یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات نہ پڑھیں تو نماز کا دہرانا واجب ہے)۔
(درمختار، عالمگیری وغیرہ)

﴿رکوع﴾ رکوع کا معنیٰ ہے کہ اتنا جھکنا جس سے ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائے۔ یہ رکوع کا کم سے کم درجہ ہے اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھادے۔ رکوع میں پیٹھ بچھی ہوئی رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ پشت کو اتنا بچھادے کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔ عورت اتنا نہیں جھکے گی کم جھکے کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائیں۔ (درمختار وغیرہ)

﴿سجدہ﴾ پانچواں فرض سجدہ کرنا ہے۔ سجدہ کی حقیقت یہ ہے کہ پیشانی زمین پر لگی ہوئی ہو اور ناک کی ہڈی کا زمین پر لگنا بھی ضروری ہے اور کم از کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا ہوا ہو۔ اگر کسی نے اس طرح کیا کہ دونوں پاؤں سے زمین سے اٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی رہی تو نماز نہ ہوگی۔ ایک انگلی کا پیٹ (نیچے والا حصہ) کا سجدہ میں زمین سے لگنا فرض ہے۔ مگر دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا زمین سے لگنا واجب ہے اور دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کے پیٹ سجدہ میں زمین پر لگانا سنت ہے۔ (درمختار، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت، جنتی زیور)

یہ مردوں کے سجدہ کا طریقہ ہے۔ عورت سمٹ کر سجدہ کرے گی اور دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکال لے گی اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرے گی۔ عورت رکوع اور سجدہ میں سمٹ کر رہے گی۔

﴿قعدہ اخیرہ﴾ یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری "التحیات" یعنی "عبدہ ورسولہ" تک پڑھ لی جائے۔ اتنا بیٹھنا فرض ہے (درود شریف اور دعا پڑھنا سنت ہے)۔ نماز فرض ہو، وتر ہو سنت ہو یا نفل ہو سب میں قعدہ اخیرہ فرض ہے۔ (درمختار وغیرہ)

﴿خروج بصنعہ﴾ یعنی اپنے کسی فعل کے ساتھ نماز سے باہر آنا۔ قعدہ اخیرہ کے بعد قصد اور ارادہ کے ساتھ سلام پھیر کر نماز سے باہر نکلنا یا کلام وغیرہ یا کوئی ایسا

کام کرنا جو نماز کے منافی ہو مگر چونکہ لفظ ''السلام'' کے ساتھ باہر نکلنا واجب ہے لہٰذا ''السلام'' کے علاوہ کوئی دوسرا منفی کام ارادہ سے پایا گیا تو نماز کا دہرانا واجب ہے۔ یہ ساتواں فرض ہے۔

''السلام'' کہنا واجب ہے اور ''علیکم ورحمۃ اللّٰہ'' کہنا سنت ہے۔ لہٰذا ان الفاظ کے ساتھ نماز سے باہر آنا چاہئے۔ اگر کوئی اور الفاظ کہہ کر نماز ختم کرے گا تو اسے نماز دہرانا پڑے گی۔ (درمختار وغیرہ)

......نماز کامل بنانے والے چھ کام......

چھ کام نماز شروع کرنے سے پہلے ہیں اور چھ کام نماز کے اندر ہیں۔ پھر ان کے ساتھ خلوص کا ہونا ضروری ہے۔ (پھر ان کے ادا کرنے میں مزید تین کام ضرور کریں)

نماز کے باہر چھ کام

۱۔علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑا سا عمل جسے علم رکھتے ہوئے ادا کیا جائے وہ اس عمل سے بہتر ہے جو لاعلمی اور جہالت سے کیا جائے۔ یعنی وضو اور نماز کے بارے میں صحیح علم ہونا ضروری ہے علم حاصل کرنے کیلئے تین چیزوں کا علم ضروری ہے۔ تب ہی یہ کام مکمل ہوگا۔

۱ فرض، سنت اور مستحب میں تمیز کی جاسکے......۲ وضو کے فرائض اور سنتوں کے بارے میں معلومات ہوں تا کہ نماز کی تکمیل کی جائے......۳ شیطان جو کہ قریب ہے اس کا پوری ہمت سے مقابلہ کیا جائے یعنی تمام ارکان بڑی توجہ اور درست طریقہ سے ادا کئے جائیں۔

۲۔تکمیل وضو اچھی طرح پاک ہونا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بغیر صحیح وضو کے نماز نہیں ہوتی۔ وضو تین چیزوں سے مکمل ہوتا ہے:

۱ دل کو کینہ، حسد اور دھوکہ سے پاک کرے......۲ بدن کو گناہوں سے

پاک رکھے......۳﴾ پانی کو بھی ضائع نہ کرے لیکن اعضاءِ وضو کو اچھی طرح دھوئے۔

﴿۳۔ **لباس کی پاکیزگی**﴾ لباس کی پاکیزگی کیلئے بھی تین چیزیں لازم ہیں جیسے ارشاد خداوندی ہے "خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ" ہر نماز کے وقت اپنے جسم کی زینت (یعنی لباس) سے آراستہ رہو۔

۱﴾ لباس حلال کمائی سے بنایا جائے......۲﴾ ظاہری نجاست و گندگی سے پاک وصاف ہو......۳﴾ سنت کے مطابق ہو اور اس میں فخر وریاکاری شامل نہ ہو۔

﴿۴۔ **پابندی وقت**﴾ اس بارے میں قرآن پاک کا ارشاد ہے "اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا"

ترجمہ﴾ بے شک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

اس کے لئے بھی تین کام ضروری ہیں:

۱﴾ سورج، چاند اور ستاروں سے وقت معین کرنا۔ (اب گھڑیوں سے کام آسان ہو گیا ہے)......۲﴾ اذان کی آواز سننے کیلئے دھیان رکھنا......۳﴾ دل کے ساتھ یہ دھیان رکھنا کہ نماز کی پابندی کی جائے (یعنی نماز رہ نہ جائے یا مکروہ وقت میں نہ آجائے)

﴿۵۔ **قبلہ رخ ہونا**﴾ اس بارے میں اللہ بزرگ و برتر کا ارشاد ہے:

"فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ"

ترجمہ﴾ اے محبوب! اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرلو اور تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے منہ کو اس کی طرف کرلو۔

اس کے لئے بھی تین کام ضروری ہیں:

۱﴾ تمہارا چہرہ (صحیح معنوں میں) قبلہ کی طرف ہو......۲﴾ دل اللہ تعالیٰ کی

طرف متوجہ ہو......۳﴾نماز خشوع وخضوع سے ادا کی جائے یعنی اللہ کے حضور عاجزی وانکساری کرنا (اور دل کی توجہ بھی قبلہ کی طرف کرنا)

﴿۶۔**نیت کرنا**﴾ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ'' یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اس کے لئے بھی تین چیزیں ضروری ہیں۔ ان سے ہی یہ مکمل ہوگی:

۱﴾تمہیں علم ہونا چاہئے کہ کون سی نماز پڑھ رہے ہو......۲﴾تجھے یقین ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو اور وہ تجھے دیکھ رہا ہے لہٰذا تو بڑی ہیبت میں کھڑا ہو......۳﴾تو یقین رکھے کہ جو کچھ تیرے دل میں ہے وہ اللہ جانتا ہے لہٰذا اپنے دل کو دنیاوی اشغال سے فارغ کر لے اور اپنے دل سے دنیاوی خیالات بالکل ختم کر دے۔

نماز کے اندر چھ کام﴾

﴿۱۔**تکبیر تحریمہ**﴾ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ''تَحْرِیْمُهَا التَّکْبِیْرُ وَ تَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ''[1]

ترجمہ﴾اس میں (یعنی نماز میں) دنیاوی افعال کو حرام کرنے والی تکبیر یعنی ''اللہ اکبر'' کہنا ہے اور (دنیاوی اعمال کو) حلال کرنے والا سلام پھیرنا ہے۔

تکبیر تحریمہ بھی تین کاموں سے پایۂ تکمیل تک پہنچے گی۔

۱﴾تم صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور صحیح طور پر ''اللہ اکبر'' کہو ......۲﴾تم اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر تک اٹھاؤ۔ (عورت کندھوں تک ہاتھ اٹھائے گی) ......۳﴾تکبیر یعنی ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے تمہارا دل بھی (اللہ کی بارگاہ میں) حاضر ہو اور انتہائی تعظیم سے ''اللہ اکبر'' کہو۔

---

[1] ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابواب الصلوٰۃ

﴿۲۔قیام﴾ یعنی کھڑا ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ ذیشان ہے "وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ"

ترجمہ﴾ اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہو جاؤ۔

قیام بھی تین کاموں سے مکمل ہوتا ہے:

۱﴾...... پہلا یہ کہ تیری نگاہ سجدہ گاہ پر ہو

۲﴾...... دوسرا یہ کہ تیرا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو

۳﴾...... تیسرا یہ کہ تو دائیں بائیں توجہ نہ کرے۔

﴿۳۔قرأت﴾ یعنی کھڑے ہو کر سورۃ فاتحہ اور قرآن پڑھنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ"

ترجمہ﴾ پس پڑھو تم قرآن سے جو تمہیں آسان لگے۔

قرأت بھی تین کاموں سے مکمل ہوگی:

۱﴾ پہلا یہ کہ تو سورۂ فاتحہ کو صحیح تلفظ کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے، گانے کی طرز پر نہ پڑھے ......۲﴾ دوسرا یہ کہ اسے غور و فکر سے پڑھے اور اس کے معانی میں سوچ بچار کرے ......۳﴾ تیسرا یہ کہ جو کچھ پڑھے اس پر عمل بھی کرے (یہ تبھی ہوگا جب معانی جانتا ہوگا)

﴿۴۔رکوع کرنا﴾ ارشاد خداوندی ہے

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ

ترجمہ﴾ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

رکوع بھی تین اشیاء سے کامل ہوتا ہے:

۱﴾ پشت کو برابر رکھو اونچا یا زیادہ نیچا نہ رکھو۔......۲﴾ دوسری یہ کہ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھو اور انگلیاں ذرا کھلی رکھو۔......۳﴾ تیسری یہ کہ کامل اطمینان سے رکوع

کرواور تعظیم ووقار سے رکوع کی تسبیحات پڑھتے ہوئے اسے مکمل کرو۔

﴿۵۔سجدے کرنا﴾ اللہ تعالیٰ کا ارشاد عالی شان ہے:

''وَاسْجُدُوْا......یعنی سجدہ کرو''

سجدہ بھی تین کاموں سے مکمل ہوتا ہے:

۱﴾ پہلا یہ کہ تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر رکھے۔......۲﴾ دوسرا یہ کہ تو کہنیاں کھلی رکھے (عورت کہنیاں پہلو اور زمین سے ملائے گی)......۳﴾ تیسرا یہ کہ مکمل سکون سے سجدہ کرے اور آرام سے تسبیحات مکمل کرے۔

﴿۶۔قعدہ اخیرہ﴾ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ رَأْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ السَّجْدَةِ وَقَعَدَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ

ترجمہ﴾ جب کسی آدمی نے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا اور تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھ گیا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی (بیٹھنا فرض ہے اور تشہد پڑھنا واجب ہے)

قعدہ بھی تین کاموں سے پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے:

۱﴾......تو دایاں پاؤں کھڑا رکھ اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جا (عورت دونوں پاؤں دائیں طرف رکھے گی)

۲﴾......تو تشہد پوری تعظیم سے پڑھ اور مسلمانوں کے لئے دعا مانگ۔

۳﴾......نماز کے اختتام پر سلام پھیر دے۔

سلام اس طرح پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے کہ دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے تیری نیت ہو کہ میں دائیں طرف کے فرشتوں اور مردوں کو سلام کرتا ہوں اور اسی طرح بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے نیت یہی کرے گا اور نگاہ کو اپنے کندھوں سے آگے نہ لے جائے۔

اپنی نماز کو مکمل کرنے کیلئے تجھے ان بارہ چیزوں کو عمل میں لاتے ہوئے ایک اور چیز کی بھی ضرورت ہے اور وہ خلوصِ قلب ہے، یہ اس لئے ضروری ہے کہ تیری نماز صحیح معنوں میں ادا ہو جائے۔ (اور تو کامل ثواب حاصل کر لے) ارشاد خداوندی ہے

"فَاعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّيْن"

ترجمہ پس تم اللہ کی عبادت کرو اس کے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

گزشتہ بارہ کاموں کی طرح خلوص بھی تین چیزوں سے پورا ہوتا ہے:

۱ نماز سے تیرا مقصد رضائے الٰہی کا طلب کرنا ہو۔ لوگوں کی رضامندی مقصود نہ ہو

۲ تو نماز کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے جان۔

۳ تو نماز کی حفاظت کر یعنی صحیح طریقہ اور پابندی سے ادا کر تاکہ اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر سکے، کیونکہ فرمان الٰہی ہے "مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ (جو شخص نیکیاں لے کر آیا)" یہ نہیں فرمایا "مَنْ عَمِلَ بِالْحَسَنَةِ (جس نے نیکیاں کیں)" لہٰذا اپنی نیکیوں کو برے اعمال سے برباد کر کے اس کی بارگاہ میں نہ جا۔[۱]

فائدہ ...... نماز کو مکمل طور پر ادا کرنے اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہر کام کے ساتھ تین تین کاموں کو عمل میں لائے۔ فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی آسانی کیلئے یہ انداز اختیار کیا ہے کہ لوگوں کو ان ارکان کے صحیح ادا کرنے کا طریقہ معلوم ہو جائے تو وہ اپنی نماز کو کامل طور پر ادا کر کے پورا پورا ثواب حاصل کر سکیں اور ایسی نماز ادا کریں کہ جس سے گزشتہ گناہ بھی معاف ہو سکیں اور بارگاہِ خداوندی میں حاضری بھی صحیح ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم الامین

---

[۱] تنبیہ الغافلین از فقیہ ابواللیث سمرقندی ۱۳۳، ۱۳۴۔ مکاشفۃ القلوب از امام غزالی

نماز کے واجبات

﴿مسئلہ﴾ نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب رہ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ اگر سجدہ سہو نہ کرے تو نماز کا دہرانا ضروری ہے۔ اسے جان بوجھ کر چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے۔

۱﴾ تکبیر تحریمہ میں لفظ "اللہ اکبر" کہنا۔ ۲﴾ الحمد شریف یعنی سورۃ فاتحہ مکمل پڑھنا۔ سورۃ فاتحہ کی تمام آیات کا پڑھنا واجب ہے اگر ایک آیت بھی رہ جانے سے سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ ۳﴾ سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا یعنی فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنت مؤکدہ و غیر مؤکدہ، نفل و وتر کی ہر رکعت میں ایک چھوٹی سورۃ یا تین چھوٹی آیات یا دو آیات پڑھنا جو آیت الکرسی کے برابر ہوں۔ ۴﴾ الحمد شریف کا ایک دفعہ سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ ۵﴾ الحمد شریف اور سورۃ کے درمیان کسی اور چیز کا نہ لانا۔ ۶﴾ قرأت سے فارغ ہوتے ہی متصلاً رکوع کرنا۔ ۷﴾ ایک سجدے کے بعد دوسرا سجدہ جلدی کرنا یعنی درمیان میں کوئی اور رکن فاصل نہ ہو۔ ۸﴾ تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ ۹﴾ قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔ (جو بلا عذر سیدھا کھڑا نہ ہوگا اس کی نماز صحیح نہ ہوگی بلکہ دہرانی پڑے گی)۔ ۱۰﴾ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا (آرام سے) بیٹھنا۔ ۱۱﴾ قعدہ اولیٰ اگرچہ نفل نماز ہی ہو۔ ۱۲﴾ نوافل کے علاوہ قعدہ اولیٰ میں تشہد یعنی "عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ" سے زیادہ نہ پڑھنا۔ ۱۳﴾ دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا۔ ۱۴﴾ دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے لفظ "السلام" کہہ کر نماز سے باہر آنا (یہ واجب ہے) اور علیکم ورحمۃ اللہ کہنا واجب نہیں سنت ہے۔ ۱۵﴾ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ ۱۶﴾ دعائے قنوت کیلئے اللہ اکبر کہنا، یونہی تیسری رکعت کیلئے رکوع کی تکبیر کہنا۔ ۱۷﴾ عیدین کی چھے تکبیروں اور عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور

اس تکبیر کیلئے ''اللہ اکبر'' کہنا۔ ۱۸﴿ ہر واجب وفرض کا اپنی جگہ ہونا۔ ۱۹﴿ فجر ،مغرب، عشاء، جمعہ وعیدین غرض ہر جہری نماز میں امام کا جہر یعنی بلند آواز سے قرأت کرنا اور ظہر وعصر وغیرہ غیر جہری نماز میں امام کا آہستہ قرأت کرنا۔ ۲۰﴿ آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔ ۲۱﴿ سہو ہوا ہو یعنی کوئی واجب رہ گیا ہو یا کسی فرض عمل میں ایک رکن یعنی تین تسبیح کے برابر دیر ہوگئی ہو تو سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے۔ فرض عمل میں ایک رکن کے برابر تاخیر ہوگئی ہو تو سجدہ سہو کرنا (یعنی سجدہ یا رکوع کے برابر فرض عمل کو دیر ہوگئی تو سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے)۔ ۲۲﴿ دو فرض، دو واجب یا واجب وفرض کے درمیان ایک رکن کی مقدار وقفہ نہ ہونا (واجب ہے) یعنی اگر اتنا وقفہ ہوگیا تو سجدہ سہو کرنا واجب ہو جائے گا۔ ۲۳﴿ امام جب قرأت کرے یہ بلند آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے ہو مقتدی کا اس وقت خاموش رہنا۔ ۲۴﴿ قرأت کے سوا تمام واجبات میں امام کی اتباع کرنا (یعنی قرأت قرآن سنے اور باقی الفاظ پڑھے)۔ ۲۵﴿ تشہد یا سلام سے پہلے کھڑا نہ ہونا یعنی اگر قعدہ میں تشہد پڑھنے سے پہلے یا سلام پھیرنے سے پہلے غلطی سے کھڑا ہو گیا تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ (درمختار، ردالمختار وغیرہ)

﴿فائدہ﴾ سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ اخیرہ میں ''عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' یا ''یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابِ'' تک پڑھے اور دائیں طرف سلام پھیر کر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے باری باری دو سجدے کر کے قعدہ اخیرہ کرے اور ''یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابِ'' تک پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

﴿نماز کی سنتیں﴾

نماز میں جو چیزیں سنت ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ ان کو جان بوجھ کر نہ چھوڑا جائے اور اگر غلطی سے کوئی سنت چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت ہے، نہ نماز دہرانے کی ضرورت ہے، کوئی سنت عمل چھوٹ جائے تو اس سے نماز کے ثواب

میں کمی آجائے گی، ویسے نماز ہو جائے گی، نماز کی سنتیں یہ ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا۔ ۲۔ ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دینا، یعنی نہ بالکل ملا کر اور نہ پوری طرح کھول کر رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ ۳۔ "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سر نہ جھکانا۔ ۴۔ ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا۔ ۵۔ تکبیر یعنی "اللہ اکبر" کہنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا، اسی طرح عیدین کی تکبیروں اور دعائے قنوت کی تکبیر میں بھی۔ ۶۔ کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد "اللہ اکبر" کہنا، عورت صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھائے گی۔ ۷۔ امام کا بلند آواز سے "اللہ اکبر، سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سلام" کہنا۔ ۸۔ تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ لٹکائے بغیر باندھ لینا۔ مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں گے اور خواتین چھاتی کے اوپر ہاتھ باندھیں گی۔ ۹۔ ثناء یعنی "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ......" آخر تک پڑھنا۔ ۱۰۔ تعوذ اور تسمیہ یعنی "اعوذ باللہ اور بسم اللہ" پڑھنا۔ ۱۱۔ سورۃ فاتحہ کے بعد آہستہ آواز میں "آمین" کہنا۔ ۱۲۔ تعوذ، تسمیہ اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کو آہستہ پڑھنا۔ ۱۳۔ رکوع میں جاتے وقت "اللہ اکبر" کہنا۔ ۱۴۔ رکوع میں تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہنا۔ ۱۵۔ رکوع میں گھٹنوں کا ہاتھ سے پکڑنا اور انگلیوں کو خوب کھلی ہوئی رکھنا۔ ۱۶۔ عورت کا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیوں کو کھول کر نہ رکھنا۔ ۱۷۔ رکوع کی حالت میں ٹانگیں سیدھی رکھنا۔ ۱۸۔ ہر تکبیر میں "اللہ اکبر" کی "راء" پر جزم پڑھنا۔ ۱۹۔ رکوع میں پشت خوب بچھا کر رکھنا۔ (اگر مجبوری ہو تو جس طرح رکھ سکے رکھ لے)۔ ۲۰۔ رکوع سے اٹھتے ہوئے امام کا "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہنا۔ ۲۱۔ رکوع سے اٹھ کر ہاتھ نہ باندھنا بلکہ لٹکا ہوا چھوڑ دینا۔ ۲۲۔ مقتدی کا "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہنا۔ ۲۳۔ اکیلے نماز پڑھنے والے کا یہ دونوں الفاظ کہنا۔ ۲۴۔ سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدہ سے اٹھتے ہوئے "اللہ اکبر" کہنا۔ ۲۵۔

سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کہنا۔ ۲۶ سجدے میں ہاتھ زمین پر رکھنا۔ ۲۷ سجدے میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے پھر ہاتھ، پھر پیشانی اور پھر ناک رکھنا۔ ۲۸ سجدے سے اٹھتے ہوئے پہلے پیشانی پھر ناک، پھر ہاتھ اور پھر گھٹنے زمین سے اٹھانا۔ ۲۹ سجدے میں بازو کا کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا اور کلائیاں زمین پر نہ بچھانا مگر جب جماعت میں صف کے اندر ہوگا تو پھر بازو کروٹوں سے زیادہ جدا نہ رکھے۔ عورت کا اپنے بازوؤں کا کروٹوں سے اور پیٹ کو ران سے، ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے ملا کر رکھنا اور سجدہ کرنا۔ ۳۰ دونوں گھٹنے اکٹھے زمین پر رکھنا، اور اگر کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو تو پہلے دایاں رکھے پھر بایاں رکھے۔ ۳۱ دونوں سجدوں کے درمیان تھوڑی دیر تشہد کی طرح بیٹھنا جسے جلسہ کہتے ہیں یعنی بایاں قدم بچھانا اور دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور ہاتھوں کو ران پر رکھنا ۔عورت اس وقت تشہد کی طرح ہی بیٹھے گی۔ یعنی دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر اور انگلیاں قبلہ کی طرف کر کے بیٹھے گی۔ ۳۲ سجدے میں دونوں پاؤں کی دس کی دس انگلیاں اس طرح رکھے کہ تمام انگلیوں کی نیچے والی جگہ زمین پر لگی ہوئی ہو۔ عورت دائیں طرف پاؤں نکل کر انگلیاں قبلہ کی طرف کرے گی۔ ۳۳ دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔ ۳۴ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور دایاں قدم کھڑا کرنا۔ ۳۵ حالت تشہد میں دائیں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رو کر کے بیٹھنا۔ عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے گی۔ ۳۶ دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا تاکہ نہ زیادہ کھلی ہوئی ہوں اور نہ بالکل ملی ہوئی ہوں۔ ۳۷ انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس رکھنا۔ ۳۸ کلمہ شہادت پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ ۳۹ قعدہ

اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لئے زمین پر ہاتھ رکھے بغیر گھٹنوں پر زور دے کر اٹھنا۔ اگر مجبوری ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ۴۰﴾ قعدہ اخیرہ میں تشہد یعنی عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' کے بعد درود شریف پڑھنا اور دعائے ماثورہ مانگنا، یعنی'' رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ ......الخ یا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ'' یا کوئی اور قرآن کریم یا حدیث پاک کی دعا مانگے۔ ۴۱﴾ پہلے دائیں طرف، پھر بائیں طرف منہ کر کے'' السلام علیکم ورحمة الله '' کہنا۔ ۴۲﴾ امام کے لئے سنت یہ ہے کہ دونوں سلام بآوازِ بلند کہے اور فرشتوں اور تمام مقتدیوں کی نیت بھی کرے۔ نیز مقتدی بھی اپنے دائیں بائیں والے مقتدیوں اور فرشتوں کو نیت میں شامل رکھیں تو ان کے لئے بہتر ہے (یعنی السلام علیکم ورحمة الله کہتے ہوئے مقتدی بھی سلام میں ان کو شامل رکھیں)۔ (درمختار، ردالمختار، فتاویٰ عالمگیری وغیرہ)

﴿نماز کے مستحبات﴾

مستحب عمل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہوتا ہے کہ میرا بندہ یہ کام کرے۔ اس کے کرنے پر ثواب میں اضافہ ہوتا ہے اور چھوڑ دینے سے گناہ نہیں ہوتا۔ نماز میں یہ عمل مستحب ہیں۔

۱﴾ حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا۔ ۲﴾ رکوع میں قدم کی پشت پر نظر رکھنا۔ ۳﴾ سجدہ کی حالت میں ناک کے اوپر والی جگہ پر نظر رکھنا۔ ۴﴾ قعدہ کے وقت اپنی گود میں نظر رکھنا۔ ۵﴾ پہلے سلام میں اپنے دائیں شانے پر اور دوسرے سلام میں اپنے بائیں شانے پر نظر رکھنا۔ ۶﴾ جمائی آئے تو منہ بند کرنا اور اگر اسے سے جمائی نہ رکے تو ہونٹ دانتوں کے نیچے دبائے اور اسے بھی جمائی نہ رکے تو قیام کی حالت میں اپنے دائیں ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور قیام کے علاوہ دوسری

حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے۔ ۷﴿ مرد کیلئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا اور عورت کیلئے کپڑے کے اندر ہاتھ رکھنا بہتر ہے۔

۸﴿ جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکنا۔ ۹﴿ جب مکبّر ''حي علی الفلاح'' کہے تو امام اور مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔ ۱۰﴿ جب مکبر ''قد قامت الصلوۃ'' کہے تو نمازی نماز کی نیت کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے کے بعد نیت کرنا شروع کرے۔ ۱۱﴿ دونوں پاؤں کے درمیان قیام کی حالت میں کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت کا فاصلہ رکھنا۔ (درمختار، شامی وغیرہ)

﴿نماز کو توڑنے والی چیزیں﴾

۱﴿ بھول کر یا جان بوجھ کر بولنا۔ ۲﴿ بھول کر کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔ ۳﴿ کسی کی چھینک کا جواب دینا۔ ۴﴿ امام کو بھول کر بیٹھ جا کہنا۔ ۵﴿ بری خبر سن کر ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' کہنا۔ ۶﴿ خوشی کی خبر سن کر ''الحمد للہ'' کہنا۔ ۷﴿ تعجب کی خبر سن کر ''سبحان اللہ یا لاالہ الا اللہ'' کہنا۔ ۸﴿ اللہ کا نام سن کر ''جلّ جلالہ'' اور نبی کریم ﷺ کا نام سن کر ''ﷺ'' کہنا۔ ۹﴿ اپنے امام کے سوا کسی اور کو نماز میں لقمہ دینا۔ ۱۰﴿ درد یا مصیبت کی وجہ سے آہ، اُف یا کوئی اور لفظ کہنا۔ اگر بے اختیار مجبوراً بیمار نمازی کے منہ سے نکل جائے تو معاف ہے۔ ۱۱﴿ نماز میں قرآن پاک سے دیکھ کر پڑھنا۔ ۱۲﴿ قرآن مجید کا غلط پڑھنا۔ ۱۳﴿ نماز پوری ہونے سے پہلے قصد اور ارادے سے سلام پھیر دینا۔ اگر بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں، نماز پوری کر کے یہ آدمی سجدہ سہو کر لے۔ ۱۴﴿ کچھ کھانا یا پینا۔ ۱۵﴿ عمل کثیر یعنی ایسا کوئی کام نماز کے اندر کرنا کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہا۔ ۱۶﴿ بلا عذر قبلہ کی طرف سے منہ پھیرنا۔ ۱۷﴿ نماز شروع کرنے سے پہلے دانتوں کے اندر کوئی چیز تھی تو نماز کے اندر اسے کھا گیا، اگر وہ چیز چنے کے برابر ہے تو

نماز فاسد ہوگئی اور اگر چنے سے کم ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ ۱۸﴾ دو صفوں کے برابر ضرورت کے بغیر نماز میں چلنا۔ ۱۹﴾ مقتدی کا امام سے آگے بڑھ جانا۔ ۲۰﴾ عورت نماز پڑھ رہی تھی کہ بچے نے آکر اس کی چھاتی چوسنی شروع کردی، اگر دودھ نکل آیا تو نماز ٹوٹ گئی اور اگر دودھ نہیں نکلا تو نماز نہیں ٹوٹی۔ ۲۱﴾ درد اور مصیبت سے رونا۔ ۲۲﴾ تین الفاظ کے برابر نماز میں کچھ لکھنا۔ ۲۳﴾ نماز پڑھتے ہوئے بالغ کا قہقہہ لگا کر یعنی بلند آواز سے ہنسنا، اس سے نماز بھی ٹوٹ گئی اور وضو بھی ٹوٹ گیا، پھر دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔ ۲۴﴾ نماز میں قمیض یا پاجامہ پہننا یا دونوں ہاتھوں سے کمر بند باندھنا۔ ۲۵﴾ ایک رکن میں تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر کھجلانا۔ ۲۶﴾ نماز میں غیر نمازی کا کہا ماننا۔ ۲۷﴾ عورت کا نماز میں محاذی (سامنے) ہو جانا، یہ بات چند شرطوں کے ساتھ ہے۔ ۲۸﴾ ایسے آدمی کو امام کا خلیفہ بنانا جو امامت کے قابل نہ ہو۔ ۲۹﴾ بے وضو ہو جانے کے بعد نمازی کا ایک رکن ادا کرنے کے برابر اسی جگہ ٹھہرے رہنا۔ (اگر جلدی جائے اور واپس آنے تک اور وضو میں اپنا منہ قبلہ سے نہ موڑے تو اپنی پہلی نماز پر بنا کر سکتا ہے) ۳۰﴾ نماز میں ایسی دعا کرنا اور ایسا سوال کرنا جو آدمیوں سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہے "اللّٰھم اطعمنی ...... اے اللہ! مجھے کھانا کھلا"۔ (فتاویٰ عالمگیری، درمختار وغیرہ)

اُن کاموں میں سے کوئی ایک کام بھی ہو گیا تو نماز ٹوٹ جائے گی لہٰذا نماز احتیاط سے ادا کریں۔

نماز میں مکروہات تحریمی

مکروہ تحریمی وہ کام ہیں جن کی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو۔ اس کا چھوڑنا لازم ہے اور باعث ثواب ہے۔ ایک مرتبہ کرنے والا فاسق ہوگا اور عذاب پائے گا۔ یہ گناہ میں حرام سے کچھ کم ہے۔ اس کا چند بار کرنا کبیرہ گناہ ہے (واجب کا

کرنا ضروری ہے اور اس کا چھوڑنا لازم ہے)

۱﴾ کپڑے بدن یا داڑھی کے ساتھ کھیلنا۔ ۲﴾ کپڑے سمیٹنا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن سمیٹنا یا تہبند اٹھا لینا۔ ۳﴾ سدل یعنی کپڑے کی دونوں طرفیں لٹکاتے ہوئے چھوڑ دینا مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح کپڑا ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے رہیں۔ ۴﴾ کسی ایک یا دونوں آستینوں کو آدھی کلائی سے اوپر چڑھا لینا۔ ۵﴾ دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا۔ ۶﴾ نمازی کا اپنے منہ میں ایسی چیز رکھنا جس سے قرأت واجبہ نہ کر سکے، اور اگر ایسی چیز منہ میں ہو جس سے فرض قرأت بھی صحیح نہ کر سکے تو یہ بھی مکروہ ہے۔ ۷﴾ کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہوں۔ ۸﴾ الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا۔ ۹﴾ پیشاب یا غلبۂ ریاح کے وقت نماز پڑھنا۔ ۱۰﴾ انگلیاں چٹخانا۔ ۱۱﴾ اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر پگڑی نہ ہو۔ ۱۲﴾ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا، اسے تشبیک کہتے ہیں۔ ۱۳﴾ نماز میں ہاتھوں کو کمر پر رکھنا۔ ۱۴﴾ ادھر اُدھر یا آسمان کی طرف منہ کر کے دیکھنا۔ ۱۵﴾ تشہد یا دو سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا۔ ۱۶﴾ مرد کا سجدہ میں کلائیاں زمین پر رکھنا۔ ۱۷﴾ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑیوں کے اوپر بیٹھنا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا۔ ۱۸﴾ نمازی کا کسی آدمی کے منہ کی طرف نماز پڑھنا۔ ۱۹﴾ اسی طرح دوسرے آدمی کا بھی نمازی کی طرف منہ کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ۲۰﴾ کنکریوں کا بلا عذر ہٹانا مگر جب سجدہ پورے طور پر نہ کر سکتا ہو تو صرف ایک بار ہٹا سکتا ہے۔ ۲۱﴾ کپڑے کا بلا عذر اٹھانا اگرچہ مٹی سے بھر جانے کے سبب سے ہو۔ ۲۲﴾ منہ کو چھپا کر نماز پڑھنا۔ ۲۳﴾ تنہا امام کا چبوترہ پر ایک ہاتھ اوپر یعنی ڈیرھ فٹ اونچے اور مقتدیوں کا نیچے بلا عذر کھڑا ہونا۔ ۲۴﴾ نمازی کا اس کپڑے کو پہنا جس میں جانداروں کی تصویریں ہوں۔ ۲۵﴾ اسی طرح نمازی

کے سر پر یا دائیں بائیں تصویروں کا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ ۲۶ بے ضرورت کھنکھارنا ۔ ۲۷ قصداً جمائی لینا اور اگر خود ہی جمائی آجائے تو کوئی حرج نہیں۔ ۲۸ رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ میں طمانیت کو چھوڑ دینا یعنی اطمینان سے نماز نہ پڑھنا۔ ۲۹ کرتہ ہوتے ہوئے صرف پاجامہ سے نماز ادا کرنا۔ ۳۰ مقتدی کا امام کے پیچھے قرأت کرنا۔ ۳۱ الٹا قرآن پاک پڑھنا (یعنی پہلی رکعت میں سورۃ الناس پڑھ لی اور دوسری رکعت میں سورۃ الفلق پڑھ لی) ۳۲ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود کرنا۔ ۳۳ قبر کے سامنے نماز پڑھنا، اس طرح کہ درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو ۔ ۳۴ غصب شدہ زمین پر نماز پڑھنا۔ ۳۵ کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً رکوع وسجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا۔ یونہی قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے ہی رکوع اور سجدے کو چلے جانا۔ ۳۶ کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا۔ ۳۷ امام کا کسی کے آنے کی خاطر نماز کو طول دینا۔ (درمختار، شامی، طحطاوی وغیرہ)

مکروہات تنزیہی

۱ ایسے میلے کچیلے کپڑوں سے نماز پڑھنا جن کو پہن کر دوسرے لوگوں کے پاس نہ جائے بشرطیکہ اور کپڑے موجود ہوں۔ ۲ چادر وغیرہ کو داہنی بغل کے نیچے سے لے کر بائیں کندھوں پر اس کے دونوں کنارے ڈالنا۔ ۳ بے عذر چار زانو یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔ ۴ جمائی کے وقت منہ کا کھلا رہنا۔ ۵ امام کا اکیلا بلا عذر محراب کے اندر کھڑا ہونا۔ اگر امام محراب کے باہر کھڑا ہو اور سجدہ محراب میں کرے تو مکروہ نہیں ہے۔ ۶ سجدے یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم دفعہ پڑھنا۔ ۷ ”سبحان اللہ“ وغیرہ کا انگلیوں یا تسبیح پر شمار کرنا۔ ۸ ہر عملِ قلیل عذر کے بغیر کرنا۔ ۹ بلا عذر تھوکنا۔ ۱۰ آستین سے عملِ قلیل کے ساتھ ہوا دینا۔ ۱۱ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔ ۱۲ ننگے سر نماز پڑھنا۔ اگر کوئی ٹوپی

یا عمامہ گر جائے تو اسے عمل قلیل کے ساتھ اٹھا کر سر پر رکھنا افضل ہے۔ ۱۳﴾ سجدہ کو جاتے وقت بلا عذر گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا۔ ۱۴﴾ سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا۔ ۱۵﴾ سجدہ میں پاؤں کا ڈھکنا یعنی پاؤں پر بھی کپڑے کا آجانا۔ ۱۶﴾ دائیں بائیں طرف جھومنا۔ ۱۷﴾ دائیں یا بائیں پاؤں پر بلا عذر زور ڈالنا۔ ۱۸﴾ نماز میں خوشبو سونگھنا۔ ۱۹﴾ سجدہ وغیرہ میں اپنے پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف سے پھیر لینا۔ ۲۰﴾ مرد کا سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا لینا۔ ۲۱﴾ مسجد میں اپنی نماز کیلئے خاص جگہ مقرر کرنا۔ ۲۲﴾ انگڑائی لینا۔ ۲۳﴾ رکوع میں گھٹنے پر اور سجدہ میں زمین پر بلا عذر ہاتھ نہ رکھنا۔ ۲۴﴾ اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں بچھانا۔ ۲۵﴾ دونوں ہاتھوں کو کانوں سے اوپر اٹھانا یا کندھوں سے نیچے رکھنا۔ ۲۶﴾ پیٹ کو رانوں سے ملانا مردوں کیلئے مکروہ ہے اور عورتوں کیلئے یہی درست ہے۔ ۲۷﴾ امام کے بغیر ہی مقتدیوں کا صفوں میں کھڑا ہو جانا۔ ۲۸﴾ امام کا اس قدر جلدی ارکانِ نماز کیلئے کھڑا ہو جانا کہ مقتدی اذکارِ مسنونہ کو بھی ادا نہ کر سکیں۔ ۲۹﴾ مکھی اور مچھر کا بلا ضرورت ہٹانا۔ ۳۰﴾ جان بوجھ کر کھانسی کرنا یعنی ضرورت کے بغیر کھانسی کرنا۔ ۳۱﴾ اسبال یعنی ضرورت سے زیادہ کپڑا لٹکانا مثلاً ٹخنوں سے نیچے تک کپڑا لٹکانا اور آستینوں کو انگلیوں سے آگے تک لے جانا۔ ۳۲﴾ امام کا تنہا ہی بلند جگہ کھڑا ہونا۔ اگر زیادہ بلندی ہوگی تو کراہت تحریمہ ہے۔ ۳۳﴾ اسی طرح بلا ضرورت مقتدی کا زیادہ اونچا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ ۳۴﴾ مقتدیوں کا صف میں تنہا کھڑا ہونا جبکہ صفِ اول میں جگہ ہو۔ ۳۵﴾ نماز کیلئے مسجد میں دوڑنا۔ ۳۶﴾ جلتی آگ کے سامنے نماز پڑھنا۔ ۳۷﴾ کسی زیب وزینت والی چیز کا سامنے ہونا جس سے دل ادھر مشغول ہو جائے۔ ۳۸﴾ نجاست سامنے ہو تو وہاں نماز پڑھنا۔ ۳۹﴾ ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں سامنے پاخانہ ہو۔ ۴۰﴾ نماز میں آنکھیں بند کرنا مگر جب آنکھیں

کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو اور بند رکھنے میں خشوع ہوتا ہو تو کوئی حرج نہیں۔
(فتاویٰ عالمگیری، طحطاوی وغیرہ)

فرض نماز اور سنت ونفل نماز کے پڑھنے میں فرق

فرض نماز اور واجب نماز یعنی وتر کی نیت آپ پہلے پڑھ آئے ہیں، اب پہلے سنت نماز کی نیت پڑھئے پھر ان نمازوں کے پڑھنے میں جو فرق ہے وہ پڑھیں اور اس طریقہ کے مطابق نماز ادا کریں۔

سنت نماز کی نیت اس طرح کریں مثلاً ظہر کی سنتوں کی نیت اس طرح کرے "نیت کی میں نے چار رکعت ظہر کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، وقت نماز ظہر، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر"

سنت اور نفل نماز پڑھنے کا طریقہ

سنت مؤکدہ اور نفل نماز کی ہر رکعت میں الحمد شریف مکمل پڑھنے کے بعد کوئی ایک سورت یا قرآن پاک کی کم از کم تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت پڑھنا ضروری ہے۔ (فرض نماز ہو تو صرف پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورت پڑھی جاتی ہے، تیسری اور چوتھی رکعت میں بسم اللہ شریف پڑھنے کے بعد صرف سورۃ فاتحہ پڑھی جائے گی)۔ ان تمام نمازوں میں "سبحانک اللھم" صرف پہلی پہلی رکعت میں پڑھا جائے گا۔

نفل اور سنت غیر مؤکدہ پڑھنے کا طریقہ

اگر سنت غیر مؤکدہ یعنی عصر اور عشاء کی پہلی چار سنتیں یا نفل چار عدد پڑھنے ہوں تو پہلی رکعت میں ثناء، سورۃ فاتحہ اور کوئی اور سورۃ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ

اور کوئی سورۃ پڑھیں اور دو رکعت کے بعد التحیات پورا یعنی "التحیات لله" سے لے کر "یقوم الحساب" تک پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بغیر تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہو جائیں اور تیسری رکعت میں "سبحانك اللهم وبحمدك" مکمل پڑھ کر "اعوذ باللّٰہ اور بسم اللّٰہ شریف" پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ اس کے بعد پڑھیں پھر تیسری رکعت کا رکوع کریں۔ اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورۃ پڑھ کر چوتھی رکعت مکمل کریں اور قعدہ اخیرہ مکمل کرنے کے بعد سلام پھیر دیں۔

﴿عورتوں کی نماز کا طریقہ﴾

نماز شروع کرنے سے پہلے خواتین کو اس بات کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ ان کے چہرے ہتھیلوں اور پاؤں (عورت اگر پاؤں کا اوپر والا حصہ ڈھانپ کر نماز ادا کرے تو زیادہ بہتر ہے اور اگر اوپر والا حصہ ننگا رہا تو پھر بھی نماز ہو جائے گی) کے سوا تمام جسم دبیز یعنی موٹے کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو، ایسا باریک کپڑا جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہو یا ایسا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے یہ کپڑا ستر یعنی پردہ کیلئے کافی نہ ہوگا۔ ایسا لباس یا ایسا دوپٹہ لے کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ سر کے لٹکتے ہوئے بال اور کلائیاں چھپانا بھی فرض ہے۔

چہرے، ہتھیلیوں اور پاؤں کے سوا کوئی عضو نماز شروع کرتے وقت چوتھائی حصہ تک کھلا ہوا رہا تو اسے چھپائے بغیر "اللّٰــه اکبــر" کہہ لیا تو نماز شروع ہی نہیں ہوگی۔ اور اگر نماز پڑھتے ہوئے جسم کا کوئی حصہ چوتھائی مقدار کے برابر کھل گیا اور اتنی دیر تک کھلا رہا کہ جس میں تین بار "سبحـان اللّٰـه" کہا جا سکے تو نماز نہ ہوگی (کپڑا فوراً اوڑھ لیا جائے)۔

نماز شروع کرنے سے پہلے وضو بھی اچھی طرح کر لے اور پاک جگہ پر

کھڑی ہو کر قبلہ کی طرف منہ کرے اور اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں پاؤں کے درمیان چار یا پانچ انگلیوں کا فاصلہ رہے۔ اب قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز کی نیت کرے۔ نیت دل کے پکے ارادے کا نام ہے جو نماز بھی پڑھنی ہو، جتنی رکعتیں پڑھنی ہوں، فرض ہوں تو فرض، وتر ہوں تو وتر، سنت ہو تو سنت اور نفل ہو تو نفل، یہ سب چیزیں ذہن میں حاضر رکھے اور زبان سے بھی نیت کر سکتی ہے لیکن اصل نیت دل کی نیت ہے۔ مثلاً فجر کے دو فرض پڑھنے ہوں تو اس طرح نیت کرے۔ ''نیت کی میں نے آج کی دو رکعت نماز فرض کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، وقت فجر، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے ''اللہ اکبر''۔ نیت کرنے کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے عورت ہاتھ اس طرح اٹھائے کہ دوپٹہ سے باہر نکالے بغیر دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے۔ ہاتھ اٹھاتے ہوئے اپنی انگلیاں نہ بالکل ملا کر رکھے اور نہ ہی پوری کھول کر رکھے بلکہ درمیانہ حساب سے رہنے دے اور دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور ''اللہ اکبر'' کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ سینہ پر اس طرح رکھے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے اور اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے اور ثناء پڑھے، ثناء یہ ہے

''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَاۤ اِلٰهَ غَيْرُكَ''

ترجمہ ﴿ پاک ہے تو اے اللہ! میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں)'' اور ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے)'' پڑھے اور اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے جو یہ ہے

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۞ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۞ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿﴾ آمین

ترجمہ ﴿ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ بہت مہربان رحم کرنے والا قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ہے نہ ان لوگوں کا (راستہ) جو غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہوں کا۔ آمین (الٰہی قبول فرما) [1]

اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھیں مثلاً "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ" [2]

ترجمہ: تم فرما دو، وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

پھر "اللّٰہ اکبر" کہتی ہوئی رکوع کرے اور رکوع کرتے ہوئے صرف اتنی جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ گھٹنے کے اوپر انگلیاں ملا کر رکھے گھٹنوں کو ذرا آگے کی طرف جھکا کر رکھے یعنی گھٹنوں پر زور نہ دے اور نظر پاؤں پر رکھے اور تین بار یا پانچ بار یا سات بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ (پاک ہے میرا رب بڑی عظمت والا)" کہے۔ اس کے بعد "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی)" کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے۔ سیدھی کھڑی ہو کر "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے

---

[1] مرد ہو یا عورت اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں تو پھر بھی "آمین" آہستہ ہی کہنا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ بلند آواز سے نہیں کہنا چاہئے۔

[2] مرد ہو یا عورت اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہوں تو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ نہیں پڑھنی چاہئے۔ بالکل خاموشی سے سنیں۔ جس طرح قرآن پاک میں ہے کہ "جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش رہو"۔ (سورۃ اعراف)

ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں) اور دونوں ہاتھوں کو لٹکتے ہوئے رکھے اور ''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی سجدہ میں چلی جائے۔ سجدا اس طرح کرے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے، پھر ہاتھ، پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان چہرہ رکھے۔ چہرہ زمین پر رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ناک زمین پر لگائے پھر پیشانی اور سجدے میں ناک کی اوپر والی ہڈی کو ذرا دبا کر رکھے اور نظر ناک کی اوپر والی جگہ پر رہے۔ پیشانی اور ناک کا زمین پر لگانا بہت ضروری ہے۔ [1]

خواتین سجدہ سمٹ کر کریں یعنی پیٹ رانوں کے ساتھ اور رانیں پنڈلیوں سے نیز پنڈلیاں زمین کے ساتھ اور بازو پہلوؤں سے ملا کر رکھیں اور کلائیاں زمین پر بچھا دیں اور پاؤں مردوں کی طرح کھڑے نہ کریں بلکہ دائیں طرف نکال کر بچھا دیں پاؤں اس طرح بچھائیں کہ پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رہیں۔ اس طرح سجدہ کر کے کم از کم تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاک ہے میرا پروردگار، بہت بلند شان والا)'' کہیں۔

ایک سجدہ کرنے کے بعد خواتین اٹھیں اور خوب اچھی طرح بیٹھ جائیں اور جلدی نہ کریں اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں بچھی ہوئی ہوں اور ان کا رخ قبلہ کی طرف ہو۔ یہاں بیٹھے ہوئے بھی دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر سرینوں پر بیٹھ جائیں۔ پھر ''اللّٰــه اکبـر'' کہتی ہوئی دوسرا سجدہ پہلے سجدے کی طرح کرے اور اس میں بھی کم از کم تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کہے۔

(دونوں سجدے ختم ہونے پر ایک رکعت مکمل ہوگئی)

دوسرا سجدہ ختم ہونے کے بعد ''اللّٰــه اکبـر'' کہتی ہوئی دوسری رکعت کے

---

[1] اگر کسی مجبوری کی وجہ سے سجدہ کرتے ہوئے اس طرح ترتیب وار ہاتھ اور گھٹنے نہ رکھ سکے تو جس طرح آسانی ہو اس طرح سجدہ کرلے۔

لئے سیدھی کھڑی ہو جائے، اٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں یعنی پاؤں کے اگلے حصہ پر بوجھ ڈال کر کھڑی ہو جائے اور اٹھتے وقت ہاتھ زمین پر نہ ٹکائے۔ (اگر کبھی مجبوری ہو تو ہاتھ زمین پر ٹکا کر کھڑی ہو جائے)

سیدھی کھڑی ہونے کے بعد "بسم اللّٰہ شریف" پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ یا تین آیات یا اس سے کچھ زیادہ دوسری رکعت میں پڑھے (جو پہلی رکعت سے زیادہ نہ ہو) اور پہلے کی طرح رکوع اور دو سجدے کرے۔ جب دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کر لے تو بائیں سرین پر بیٹھ جائے، بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا ہے جو کہ بتا دیا گیا ہے۔ جب اچھی طرح بیٹھ جائے تو تشہد پڑھے، تشہد یہ ہے۔

"اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ"

ترجمہ ﴿ تمام زبانی عبادتیں اللہ کیلئے ہیں اور بدنی اور مالی عبادتیں بھی (اللہ کے لئے ہیں) سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

"التحیات للہ" پڑھتے ہوئے جب "اشھد ان لا الہ الا اللہ" پر پہنچے تو اپنے دائیں ہاتھ کی بڑی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنالے اور چھنگلی یعنی چھوٹی انگلی اور ساتھ والی انگلی کو بند کر لے۔ جب "لا الــــہ" کہے تو شہادت کی انگلی اٹھائے اور "الا اللہ" کہے تو یہ انگلی نیچے کر دے اور باقی سب انگلیاں بھی پہلے کی طرح سیدھی کر لے۔

اگر دو رکعت والی نماز ہے تو "عبدہ ورسولہ" پڑھنے کے بعد درود ابراہیمی

پڑھے اور وہ یہ ہے

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"

ترجمہ ﴿ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی ہے بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو برکت عطا فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو برکت عطا فرمائی۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

"رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابِ"

ترجمہ ﴿ اے میرے پروردگار! مجھے نماز کا پابند بنا دے اور میری اولاد کو بھی، اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور تمام مسلمانوں کو بخش دے۔ اس دن جب (اعمال کا) حساب ہونے لگے گا۔

یا یہ دعا پڑھے "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ"

ترجمہ ﴿ اے میرے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا پس مجھے بخش دے، بخشش تیرے پاس ہی ہے اور مجھ پر رحم فرما یقیناً تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

اس کے بعد پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف منہ پھیر کر کہے "اَلسَّلَامُ

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" دائیں طرف سلام پھیرتی ہوئی یہ نیت ضرور کرے کہ میں ان فرشتوں کو بھی سلام کر رہی ہوں جو میری دائیں طرف ہیں اسی طرح بائیں طرف سلام پھیرتی ہوئی بائیں طرف والے فرشتوں کی نیت کرے (یہ دو رکعت والی نماز مکمل ہوگئی)

اگر نماز تین یا چار رکعت والی ہو اور فرض ہو تو صرف تشہد یعنی "عبدہ ورسولہ" تک پڑھ کر فوراً کھڑی ہو جائے اور درود شریف اور دعا نہ پڑھے۔ کھڑی ہوتی ہوئی گھٹنوں پر ہاتھ نہ ٹکائے اگر مجبوری ہو تو جائز ہے۔

تین فرض ہوں تو ایک رکعت میں، چار فرض والی نماز ہو تو دو رکعتوں میں کھڑی ہو کر "بسم اللّٰہ شریف" پڑھ کر "الحمد شریف" مکمل پڑھے اور رکوع کرے اور سجدہ کرے۔ اسی طرح چوتھی رکعت میں کرے۔ آخری رکعت کے بعد قعدہ اخیرہ یعنی آخری "التحیات" میں بیٹھے اور تشہد، درود شریف اور اوپر والی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے، پھر دائیں اور بائیں طرف "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" کہتی ہوئی سلا پھیر دے۔ پھر تین دفعہ "استغفر اللہ" کہہ کر یہ دعا کرے:

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ"

ترجمہ ﴾ اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے، تو بڑی برکت والا ہے۔ اے بزرگی اور عظمت والے۔

﴿وتر نماز پڑھنے کا طریقہ﴾

اگر وتر پڑھنے ہوں تو ان کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس طرح نیت کرے "نیت کرتی ہوں میں تین رکعت وتر واجب کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر"

پھر پہلی دو رکعت اسی طرح پڑھے جس طرح فرض کی پہلی دو رکعت پڑھتی ہے۔ پھر تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہو جائے اور بسم اللّٰہ شریف اور الحمد شریف

مکمل پڑھ کر کوئی اور سورۃ مثلاً قل شریف پڑھے اور اس کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتی ہوئی کندھوں تک ہاتھ اٹھا کر پھر ہاتھ سینہ پر باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے۔ دعائے قنوت یہ ہے:

''اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ''

ترجمہ اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے ہی گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ہی ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم الگ کر دیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور لپکتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور نماز مکمل کرے۔ اگر دعائے قنوت یاد نہ ہو تو یہ دعا پڑھ لے:

''رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ''

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

تیسری رکعت کے بعد التحیات پڑھنے کیلئے بیٹھ جائے اور ''یوم یقوم الحساب'' تک پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ وتر مکمل ہو گئے۔

مردوں اور عورتوں سے ایک ضروری گزارش

نماز کی فضیلت اور اہمیت، اور نہ پڑھنے کی وعیدیں مختصر طور پر آپ نے پڑھ لیں۔ نیز نماز کے ضروری مسائل اور طریقۂ نماز بھی پڑھ لیا۔

اس مختصر سی کتاب میں زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھنے کی گنجائش نہ تھی۔ اس باب کے آخر میں حضور سید دو عالم ﷺ کا ایک ارشاد گرامی نماز کی اہمیت کے بارے میں تحریر کر رہا ہوں غور سے پڑھئے اور عمل کیجئے۔

حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دینی مسائل کی تعلیم فرمائی ان میں سے یہ بھی فرمایا:

"وَحَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ"۔[1]

ترجمہ: اور نماز پنجگانہ کی حفاظت کرو یعنی پابندی سے ادا کرو۔

اب تمام مسلمان مردوں اور عورتوں سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر تم لوگ بھی اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ ﷺ کے اس ارشاد گرامی کے مطابق پانچ نمازوں کی حفاظت کرو اور پابندی سے پانچوں نمازیں ادا کرو۔ اسی میں دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے اور اسی کام سے جنت میں جا سکو گے اور جہنم سے بچ سکو گے۔ نماز چھوڑنا دنیا و آخرت میں ناکامی کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو نمازِ پنجگانہ پابندی اور صحیح طریقہ سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم الامین علیہ الصلوۃ والتسلیم



[1] سنن ابوداؤد شریف ۶۱/۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ دوسرا باب ﴾

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق

حافظ محمد اکرم مجددی رحمۃ اللہ علیہ

صفوں کی ترتیب

مرداور عورت کی نماز میں صفوں کی ترتیب بھی ثواب کے لحاظ سے جداجدا ہے، مرد کیلئے سب سے پہلے صف بہتر ہے اور اگر عورت مسجد میں چلی جائے تو جماعت کے وقت اس کیلئے سب سے آخری صف بہتر ہے، اس بات کا ثبوت احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔

۱......عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَ شَرُّهَا اٰخِرُهَا وَ خَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَ شَرُّهَا اَوَّلُهَا [۱]

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مردوں کیلئے سب سے بہتر صف پہلی ہے اور سب سے خراب (ثواب کے لحاظ سے کم) آخری صف ہے اور عورتوں کیلئے سب سے بہتر آخری صف ہے اور سب سے خراب پہلی صف ہے"۔ اس سے ملتی جلتی حدیث مصنف عبدالرزاق جلد ۳ صفحہ ۱۴۸ میں بھی موجود ہے۔

۲...... عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ "اِنَّ خَیْرَ صُفُوْفُ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ وَشَرَّهَا الْمُؤَخَّرُ وَ خَیْرَ صُفُوْفِ النِّسَآءِ الْمُؤَخَّرُ وَشَرَّهَا الْمُقَدَّمُ، یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ اِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاغْضُضْنَ اَبْصَارَهُنَّ لَاتَرَیْنَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ عَنْ ضَیْقِ الْاُزُرِ" [۲]

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طویل حدیث

---

[۱] مسلم شریف ۳۲۶/۱، ترمذی شریف ۳۱/۱۔ ابوداؤد شریف کتاب الصلوٰۃ، باب صف النساء حدیث ۶۷۳۔ نسائی شریف، ابن ماجہ شریف (معمولی تبدیلی کے ساتھ)

[۲] مسند امام احمد ۳۷۷/۴۔ معمولی تبدیلی کے ساتھ یہ حدیث مجمع الزوائد ۹۳/۲ پر بھی ہے۔

کے آخر میں ارشاد فرمایا" آدمیوں کی سب سے بہتر صف پہلی ہے اور سب سے خراب صف آخری ہے اور عورتوں کی سب سے بہتر صف آخری ہے اور سب سے خراب صف پہلی ہے۔ اے عورتوں کے گروہ! جب آدمی سجدہ کریں تو تم اپنی نگاہوں کو جھکالیا کرو تاکہ تہبندوں کے چھوٹا اور تنگ ہونے کی وجہ سے آدمیوں کی شرمگاہوں کو نہ دیکھ سکو۔

اور اسی طرح کی ایک اور حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ جسے امام بزار نے اور امام طبرانی نے "المعجم الکبیر" میں بیان کیا ہے۔ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ [1]

۳﴾......عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنَمٍ اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيّ جَمَعَ قَوْمَهٗ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِجْتَمِعُوْا وَاجْمَعُوْا نِسَاءَ كُمْ وَاَبْنَاءَ كُمْ اُعَلِّمُكُمْ صَلٰوةَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْتَمَعُوْا وَاجْمَعُوْا نِسَاءَ هُمْ وَاَبْنَاءَ هُمْ، كَيْفَ يَتَوَضَّأُ فَاَحْصَى الْوُضُوْءَ اَمَاكِنَهٗ حَتّٰى لَمَّا اَنْ فَاءَ الْفَيْءُ وَانْكَسَرَ الظِّلُّ قَامَ وَاَذَّنَ وَالرِّجَالُ فِيْ اَدْنَى الصَّفِّ وَصَفَّ الْوِلْدَانِ خَلْفَهُمْ وَصَفَّ النِّسَاءِ خَلْفَ الْوِلْدَانِ ثُمَّ اَقَامَ الصَّلٰوةَ۔ [2]

ترجمہ ﴾حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا" اے اشعری قبیلہ کے لوگو جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کر لو، میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز سکھا دوں، پس وہ لوگ خود بھی جمع ہو گئے اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کر لیا (حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ) حضور ﷺ کس طرح وضو کرتے تھے، پھر انہوں نے وضو کی تمام جگہوں کو شمار کیا یعنی گن گن کر بتایا یہاں تک کہ جب سایہ ڈھل گیا اور کچھ زیادہ

[1] مجمع الزوائد ۲/۹۳

[2] مجمع الزوائد ۲/۱۲۹، ۱۳۰۔ مسند امام احمد۔ اس سے کچھ مختلف یہ حدیث پاک سنن ابو داؤد شریف میں بھی ہے

ہو گیا تو حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور اذان کہی، مردوں کی صف (انکے) بالکل قریب، بچوں کی صف مردوں کے پیچھے اور عورتوں کی صف بچوں کے پیچھے تھی۔اس کے بعد اقامت کہی۔

۴﴿......عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "خیر صفوف الرجال المقدم وشرھا المؤخر و خیر صفوف النساء المؤخر وشرھا المقدم" [1]

ترجمہ ﴿حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مردوں کی سب سے افضل صف پہلی اور سب سے خراب صف آخری ہے اور عورتوں کی سب سے بہتر صف آخری اور سب سے خراب (ثواب میں کمی والی) پہلی صف ہے"۔

بالکل اسی حدیث کے مطابق ایک اور حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو "مسند امام احمد ۳/۳۴" پر درج ہے۔

۵﴿......ایک اور حدیث کے آخر میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "خیر صفوف النساء الصف المؤخر وشر صفوف النساء المقدم وخیر صفوف الرجال الصف المقدم وشر صفوف الرجال المؤخر" [2]

ترجمہ ﴿عورتوں کی بہترین صف آخری صف ہے اور عورتوں کی خراب صف پہلی ہے اور مردوں کے لئے بہترین پہلی صف ہے اور سب سے خراب صف آخری ہے۔

یعنی مردوں کو پہلی صف میں زیادہ ثواب ملتا ہے اور عورتوں کو آخری صف میں ثواب زیادہ ملتا ہے۔

۶﴿......عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال "اخروھن من حیث اخرھن اللہ" [3]

ترجمہ ﴿حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ "عورتوں کو پیچھے رکھو جس

---

[1] مسند امام احمد ۴/۲۸۳ [2] مصنف عبدالرزاق ۲/۱۴۸، مجمع الزوائد ۲/۹۳۔

[3] کنوز الحقائق از امام عبدالرؤف مناوی، مصنف عبدالرزاق ۳/۱۴۹۔

طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو مؤخر کیا ہے"

۷﴾.....عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم "خیر صفوف النساء آخرها وشرها اولها وخیر صفوف الرجال اولها و شرها آخرها"[۱]

ترجمہ﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عورتوں کی بہترین صف آخری ہے اور سب سے خراب صف پہلی ہے۔ اور مردوں کی سب سے افضل صف پہلی ہے اور سب سے خراب آخری ہے"

فائدہ﴾ ان تمام حدیثوں سے مردوں اور عورتوں کی جماعت میں کھڑا ہونے کا بھی فرق ثابت ہوگیا کہ مردوں کیلئے اگلی صفوں میں ثواب زیادہ ہے اور خواتین اگر مسجد میں آجائیں تو ان کیلئے آخری صف میں ثواب زیادہ ہے۔

خواتین کی آخری صف اس لئے بہتر ہے کہ (صف کے آخر میں ہونے کی وجہ سے) وہ مردوں کے میل جول، ان کے دیکھنے، ان کی حرکات وسکنات پر غور کرنے اور ان کا کلام سن کر ان کے ساتھ دلی میلان رکھنے سے دور رہتی ہیں اور اس طرح کے اور کام بخلاف پہلی صف میں کھڑا ہونے کے [۲] (یعنی پہلی صف میں کھڑے ہوکر ان کاموں سے نہیں بچ سکتی، جن کاموں سے آخری صف میں کھڑی ہوکر بچ سکتی ہے)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ

"آدمیوں کی صفیں تو عام طور پر آگے ہی ہوتی ہیں، پس ان میں سے بہتر صف ہمیشہ پہلی ہی ہوتی ہے اور کم ثواب والی صف ہمیشہ آخری ہی ہوتی ہے۔ لیکن عورتوں کی صفیں تو حدیث پاک میں ان سے مراد عورتوں کی وہ صفیں ہیں جن میں وہ مردوں کے ساتھ نماز ادا کرتی ہیں (یعنی ایک جگہ مسجد میں اکٹھے نماز پڑھیں تو مردوں کی پہلی صف بہتر یعنی زیادہ ثواب والی ہے اور عورتوں کی آخری صف بہتر ہے) لیکن

---

[۱] سنن ابن ماجہ، باب صفوف النساء۔ [۲] انجاز الحاجہ شرح ابن ماجہ از مولانا محمد علی جانباز ۱۹۶/۴

جب عورتیں علیحدہ جگہ نماز پڑھیں جہاں مرد ساتھ نہ ہوں تو وہ بھی مردوں کی طرح ہیں ان کی بہتر صفیں بھی پہلی ہی ہوں گی اور کم ثواب والی صفیں آخری ہوں گی۔ ۱

امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مردوں اور عورتوں کی صفوں میں ''خیر اور شر'' کا لفظ فضیلت کے معنی میں ہے۔ (یعنی مرد کو زیادہ فضیلت پہلی صف میں اور عورت کو زیادہ فضیلت آخری صف میں ملے گی)......اور نماز کی تمام صفیں ہی بہتر ہیں......یعنی آدمی کو آگے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، پس جو آدمی جتنا زیادہ آگے ہوگا وہ زیادہ تعظیم یعنی فضیلت والا ہوگا اور لیکن عورتیں تو انہیں پردے میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے پس جو مردوں کی صف کے قریب ہوگی وہ اکثر پردہ کو ترک کرنے والی ہوگی (یعنی اس کیلئے پردہ کرنا مشکل ہوگا) تو مردوں کے قریب کھڑی ہونے والی اس عورت سے کم ثواب والی ہوگی جو آخری صف میں کھڑی ہوگی۔ ۲ (یعنی مردوں سے دور کھڑی ہونے والی آسانی کے ساتھ مردوں سے باپردہ رہے گی)

عورتوں کیلئے نماز کی افضل جگہ

بعض احادیث مبارکہ سے عورتوں کے لئے جماعت میں شامل ہونے کی اجازت ثابت ہوتی ہے لیکن ساتھ ساتھ ایسی احادیث شریفہ بھی موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی بجائے خواتین کا اپنے گھر میں بلکہ پچھلے کمرے میں نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے، جن احادیث میں مسجد میں جانے کی اجازت دی گئی ہے وہاں کچھ پابندیاں بھی ہیں جن کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے اور اس دور میں شرائط پر پورا اترنا بہت مشکل ہے۔ لہٰذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ اور آثار صحابہ کی روشنی میں عورت کا گھر میں نماز ادا کرنا بہتر اور افضل ہے۔

---

۱ شرح مسلم از امام نووی، بحوالہ انجاز الحاجہ ۴/ ۱۹۷

۲ الطیبی شرح مشکوٰۃ ۳/ ۴۶ بحوالہ انجاز الحاجہ ۴/ ۱۹۷

احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیے:

۱﴾...... عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ "لا تمنعوا نساء کم المساجد وبیوتھن خیر لھن" [1]

ترجمہ﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنی عورتوں کو (نماز کیلئے) مسجدوں میں آنے سے نہ روکو اور ان کے گھر ان کیلئے زیادہ بہتر [2] ہیں"

۲﴾......عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ "صلوۃ المرأۃ فی بیتھا افضل من صلوتھا فی حجرتھا وصلاتھا فی مخدعھا افضل من صلاتھا فی بیتھا" [3]

ترجمہ﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول

---

[1] ابوداؤد شریف ۱/۱۰۰، الترغیب والترہیب حدیث ۵۰۶

[2] بندہ کے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ اہل حدیث حضرات کہتے ہیں کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ "عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو" میں نے انہیں کہا کہ اس فقرے کے آگے حدیث شریف میں آتا ہے کہ "ان کے گھر ان کیلئے بہتر ہیں"۔ وہ دوست کہنے لگا کہ یہ الفاظ تو مجھے اہل حدیث عالم نے نہیں بتائے۔ اس حقیر نے انہیں کہا کہ اگر وہ یہ الفاظ بتا دیتے تو ان کے مؤقف کے خلاف بات ہو جاتی، اس لئے انہوں نے یہ الفاظ بتانے سے گریز کیا ہے۔

مسلم شریف میں جو حدیث آتی ہے وہ یہی ہے کہ "عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکو"۔ لیکن ابوداؤد شریف میں جو حدیث آتی ہے اس میں یہ الفاظ بھی ذکر ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے "اور ان کے گھر ان کیلئے بہتر ہیں" یہ کتاب بھی صحاح ستہ کی کتب میں سے ہے۔ یہ حدیث شریف با حوالہ اوپر درج ہے۔ اللہ تعالیٰ حق بات کو چھپانے سے گریز کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ مکمل حدیث کئی علمائے اہل حدیث نے بھی اپنی کتابوں میں نقل کی ہے جس طرح کہ آگے آئے گا۔

[3] ابوداؤد شریف ۱/۱۰۰، حدیث ۵۷۰۔ صحیح ابن خزیمہ ۳/۹۵، الترغیب والترہیب حدیث ۵۰۸

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عورت کے لئے رہنے کے کمرے میں نماز پڑھنا حجرے (بیٹھک) میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے اور کوٹھری میں نماز پڑھنا رہنے کے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

۳﴾......وعنہ رضی اللہ عنہ ایضا قال ،ماصلت امرأة من صلاة احب الی اللہ من اشد مکان فی بیتھا ظلمة۔ ۱

ترجمہ﴾ انہیں (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا'' اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کی سب سے پسندیدہ اور محبوب نماز وہ ہے جو اس نے اپنے گھر کی تاریک اور اندھیری کوٹھری میں پڑھی''۔

اسی طرح ایک حدیث صحیح ابن خزیمہ ۳/۹۶ پر بھی موجود ہے۔

فائدہ﴾ علامہ دمیاطی جو ''الترغیب والترھیب'' کے مرتب حضرت علامہ منذری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور ساتویں ہجری کے ایک عظیم محدث ہیں، حدیث نمبر ۲ کے لکھنے کے بعد اپنی کتاب ''المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح'' میں لکھتے ہیں ''اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت جس قدر لوگوں کی نظروں سے چھپ کر نماز پڑھے گی اسی قدر اس کی نماز افضل ہوگی۔ لہٰذا پچھلی کوٹھری میں نماز پڑھنا اس کے گھر کے عام کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور گھر کے عام کمرے کی نماز گھر کے مہمان خانے کی نماز سے افضل ہے اور گھر کے صحن میں پڑھی جانے والی نماز مسجد کی نماز سے بہتر ہے۔

امام ابن خزیمہ اور علماء کرام کی ایک جماعت نے صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اگر چہ وہ مسجد مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور بیت المقدس ہی کی نماز کیوں نہ ہو۔ ۲

گزشتہ اور آئندہ احادیث مبارکہ کے مطلق بیانات بھی اس بات کو عیاں

---

۱ المعجم الکبیر للطبرانی۔ مجمع الزوائد ۲/۳۵۔ ۲ المتجر الرابح ۷۱،۷۲

کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ نے حضرت ام حُمید رضی اللہ عنہا کی حدیث پاک میں وضاحت کے ساتھ یہ بیان فرما دیا ہے کہ عورت کی نماز گھر میں ہی زیادہ بہتر ہے اور اسی میں زیادہ ثواب ہے (یہ حدیث وضاحت کے ساتھ آگے آرہی ہے)

لہٰذا مرد جس قدر زیادہ فاصلہ سے آئے گا اتنا ہی اس کا اجر وثواب زیادہ ہوگا اور عورت کا جس قدر فاصلہ زیادہ ہوگا اتنا ہی اس کا اجر وثواب کم ہوگا۔ اسی چیز کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "مردوں کی پہلی صف سب سے بہتر ہے اور آخری صف سب سے خراب یعنی کم ثواب والی ہوتی ہے جبکہ عورتوں کی آخری صف سب سے بہتر ہوتی ہے اور پہلی صف سب سے خراب (کم ثواب والی) ہوتی ہے۔

(عورتوں کیلئے) آخری صف کی فضیلت محض اس وجہ سے ہے کہ وہ مردوں کے میل جول اور ان کی نظروں سے دور ہوتی ہے، تاہم اگر عورتیں علیحدہ نماز ادا کریں اور مردوں کے قریب نہ ہوں تو ان کی بھی پہلی بہترین صف پہلی ہی ہوگی۔[1] (واللہ تعالیٰ اعلم)

اس حدیث کی مزید وضاحت مندرجہ ذیل عبارت سے بھی ہوتی ہے:

"ولقد نهى عمر رضی اللہ عنہ النساء من الخروج الى المساجد فشكون الى عائشة رضی اللہ عنہا فقالت لو علم النبى ﷺ ماعلمه عمر رضی اللہ عنہ ما اذن، لكن فى الخروج فاجتج به علماء نا ومنعوا الشواب عن الخروج مطلقا"[2]

ترجمہ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع فرمایا تو عورتوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس کی شکایت کی تو حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جن امور کا علم ہوا ہے اگر حضور ﷺ کے سامنے یہ امور ظاہر ہوتے تو وہ بھی تم کو (نماز کیلئے) گھر سے باہر نکلنے کی اجازت

---

[1] المتجر الرابح ا/۷۲،۷۲۔ [2] عنایہ شرح ھدایہ ا/۲۶۵

مرحمت نہ فرماتے۔ ہمارے علمائے کرام نے اسی سے استدلال کیا ہے اور نوجوان عورتوں کو مطلقا باہر نکلنے سے منع فرمادیا ہے۔

صاحب بدائع الصنائع لکھتے ہیں" ولا یباح الشواب منهن الخروج الی الجماعات بدلیل ماروی عن عمر رضی اللہ عنہ انه نهی الشواب عن الخروج ولان خروجهن الی الجماعة سبب للفتنة والفتنة حرام وما ادی الحرام فهو حرام" [۱]

ترجمہ جوان عورتوں کی جماعت میں شریک ہونے کیلئے نکلنا مباح نہیں ہے یہ اس روایت کے پیش نظر ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے جوان عورتوں کو باہر نکلنے سے منع فرمادیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کا گھروں سے مردوں کی جماعت کی طرف نکلنا فتنہ کا سبب ہے اور فتنہ حرام ہے اور جو چیز حرام تک لے جائے وہ بھی حرام ہے۔

عینی شرح بخاری میں ہے" وكان ابن عمر رضی اللہ عنہما يقوم يحصب النساء يوم الجمعة يخرجن من المسجد" [۲]

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر عورتوں کو کنکریاں مارتے کہ مسجد سے نکل جائیں۔

فائدہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حوالہ آپ نے پڑھا کہ وہ عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کرتے تھے، علاوہ ازیں اور حوالہ جات بھی آپ نے پڑھے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شخصیت تو ان نفوس قدسیہ میں سے ہے جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے" عليكم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين المهديين، عضوا عليها بالنواجذ" [۳]

---

[۱] بدائع الصنائع ۱/۱۵۷ [۲] عینی شرح بخاری ۳/۲۸۸

[۳] ابن ماجہ شریف، باب اتباع الخلفاء الراشدین المهدیین۔

ترجمہ ﴿ تم میری اور خلفائے راشدین کی سنت کولازم پکڑو (وہ خلفائے کرام) جو سراپائے ہدایت ہیں ان کے طریقہ کو مضبوطی کے ساتھ دانتوں سے پکڑے رکھو۔ (یعنی ضرور عمل کرو)

(اب خود ہی سمجھ لو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے باوجود ہم اگر ایسے لوگوں کی مخالفت کریں گے تو ہمارا کیا ٹھکانا ہوگا۔ بڑے غور کا مقام ہے)

۴﴿......عن ام سلمة رضی اللہ عنہا عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انه قال :خير مساجد النساء تعر بيوتهن [1]

ترجمہ ﴿ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عورتوں کی سب سے اچھی مسجدیں گھر کا آخری گوشہ ہے"

۵﴿......ایک مرتبہ حضرت ابوحُمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں۔ یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "فقد علمت انك تحبين الصلٰوة معی وصلٰوتك فی بيتك خير من صلٰوتك فی حجرتك و صلٰوتك فی حجرتك خير من صلٰوتك فی دارك وصلٰوتك فی دارك خير من صلٰوتك فی مسجد قومك وصلٰوتك فی مسجد قومك خير من صلٰوتك فی مسجدی قال فامرت فبنی لها مسجد فی اقصٰی شیء من بيتها واظلمه و كانت فی اقصٰی شیء من بيتها واظلمه و كانت تصلی فيه حتی لقيت الله تعالیٰ" [2]

---

[1] مسند امام احمد ۶/ ۲۹۷، مجمع الزوائد ۲/ ۳۳، المستدرک للحاکم ۱/ ۲۰۹، مسند ابویعلیٰ حدیث ۷۰۲۵ الترغیب والترھیب حدیث ۵۰۴

[2] مسند امام احمد ۶/ ۳۷۱، مجمع الزوائد ۲/ ۳۳، ۳۴، الترغیب والترھیب حدیث ۵۰۳، صحیح ابن خزیمہ ۳/ ۹۵ صحیح ابن حبان حدیث ۲۲۱۴

ترجمہ میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن تمہارا اپنے سونے کے کمرے میں نماز پڑھنا بڑے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا بڑے کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھی جانے والی نماز سے افضل ہے، اور تمہارا صحن میں نماز ادا کرنا تمہاری قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔

راوی نے کہا ہے کہ ان کے حکم کے مطابق ان کے لئے ان کے گھر کے کونے کی تاریک جگہ میں نماز ادا کرنے کی جگہ بنا دی گئی ہے اور حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا اسی جگہ نماز پڑھتی رہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔

(بیت سے مراد وہ کمرہ ہے جہاں عورت سوتی ہے اور حجرہ سے مراد عام کھلا کمرہ ہے اور دار سے مراد صحن ہے۔)

۶ ......عن ام حمید قالت قلت یارسول اللہ یمنعنا ازواجنا ان نصلی معك و نحب الصلوۃ معك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "صلاتكن فی بیوتكن افضل من صلاتكن فی حجر كن، وصلاتكن فی حجر كن افضل من صلاتكن فی دور كن وصلاتكن فی دور كن افضل من صلاتكن فی الجماعة" [1]

ترجمہ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے خاوند ہمیں آپ کے ساتھ (مسجد میں) نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں حالانکہ ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تمہارا گھروں میں نماز پڑھنا تمہارے عام کمروں میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تمہارا عام کمروں میں نماز ادا کرنا تمہارے صحنوں سے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تمہارا صحنوں میں نماز پڑھنا تمہارے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے"۔

---

[1] مجمع الزوائد ۳۴/۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی

فائدہ اندازہ کیجئے کہ حضور سید المرسلین ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا کتنی بڑی فضیلت ہے اور خوش بختی کی بات ہے اس کے باوجود حضور ﷺ کی ہدایت یہی ہے کہ عورتوں کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا میرے ساتھ نماز مسجد میں پڑھنے سے بہتر ہے

خدا جانے آج کل مستورات اپنے گھر سے نکل کر مسجدوں میں جمع ہو کر کیا فضیلت اور اجر و ثواب حاصل کرنا چاہتی ہیں جبکہ حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے گزشتہ حدیث میں فرمایا ہے۔اس عمل سے نبی کریم ﷺ کی رضا بھی حاصل ہو جائے گی۔

۷...... عن عبد الله رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال "المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشیطن"[۱]

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "عورت پردہ کی چیز ہے جب یہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے"

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں یہ حدیث ان الفاظ میں بیان کی ہے اور اتنا اضافہ بھی کیا ہے "واقرب ما تکون من وجه ربها وهی فی قعر بیتها" **ترجمہ** (عورت) اپنے مکان کے اندرونی حصے میں اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

سنن دار قطنی میں یہ الفاظ بھی ہیں "المرأة عورة مستورة......یعنی عورت شرمگاہ کی طرح چھپانے کی چیز ہے"

۸...... عن عمرة بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا انها سمعت عائشة زوج النبی ﷺ تقول لو ان رسول الله ﷺ رأى ما احدث النساء لمنعهن المسجد

---

[۱] ترمذی شریف حدیث ۱۱۷۳۔ صحیح ابن خزیمہ ۹۳/۳۔ صحیح ابن حبان حدیث ۵۵۸۔ الترغیب و الترہیب حدیث ۵۰۵۔ مجمع الزوائد ۲۳/۲۔

کما منعت نساء بنی اسرائیل قال فقلت لعمرۃ النساء بنی اسرائیل منعھن المسجد قالت نعم ؎۱

ترجمہ حضرت عمرہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ آپ فرماتی ہیں "اگر رسول اللہ ﷺ وہ کچھ دیکھ لیتے جو عورتوں نے حال بنا رکھا ہے تو ان کو مساجد سے اس طرح روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد سے روک دی گئی تھیں" (راوی) نے کہا میں نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے کہا کیا بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد سے روک دی گئی تھیں تو انہوں نے کہا جی ہاں!

بخاری شریف میں یہ حدیث اس طرح آتی ہے

"لو ادرك رسول الله ﷺ ما احدثت النساء لمنعھن کما منعت نساء بنی اسرائیل" ؎۲

ترجمہ اگر رسول اللہ عورتوں کی یہ حالت دیکھ لیتے جو انہوں نے بنا رکھی ہے تو انہیں مسجد میں آنے سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کر دیا گیا تھا۔

فائدہ عینی شرح بخاری میں ہے کہ عورتوں کے حالت بنا رکھنے سے مراد زینت، خوشبو اور اچھے اچھے کپڑے پہننے وغیرہ ہے یعنی ان کپڑوں کا استعمال کرنا جو حضور ﷺ کے زمانہ میں نہ تھے۔

علامہ کرمانی شارح بخاری نے بیان کیا ہے کہ "وقال التیمی فیہ دلیل

؎۱ مسلم شریف حدیث ۴۴۵۔ مصنف عبدالرزاق حدیث ۵۱۱۳۔ تبغیر لیسر۔ معمولی تبدیلی کے ساتھ یہ حدیث ابوداؤد شریف میں بھی ہے۔

؎۲ بخاری شریف ۱/۱۲۰۔ مسلم شریف ۱/۱۸۳

علی انه لا ینبغی للنساء ان یخرجن الی المساجد اذا احدث فی الزمان الفساد"

ترجمہ امام تیمی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ جب زمانے میں فساد پیدا ہو جائے تو عورتوں کو مساجد کی طرف نہیں نکلنا چاہیے۔

امام شوکانی حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی یہ حالت دیکھ لیتے جو انہوں نے بنا رکھی ہے تو انہیں مسجد میں آنے سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کر دیا گیا تھا"۔[1]

تشریح یعنی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسین وجمیل لباس، خوشبو، زیب زینت اور بے پردگی کا مشاہدہ کرتے جن کا آج ہم کر رہے ہیں (تو انہیں روک دیتے)۔ خواتین (پہلے) موٹے، جھوٹے کپڑوں، کمبلوں اور دبیز چادروں میں نکلا کرتی تھیں۔

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ عورت کیلئے یہی مناسب ہے کہ باہر نکلنے سے حتی الامکان (جہاں تک ہو سکے) پرہیز کرے کیونکہ وہ اپنے طور کسی فتنہ اور شر سے تو محفوظ رہ سکتی ہے لیکن دوسرے لوگ اس فتنہ وفساد میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ ان کے محفوظ و مامون رہنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ اگر اسے مجبوراً باہر نکلنے کی ضرورت پیش آجائے تو اپنے خاوند کی اجازت سے نکل سکتی ہے لیکن بناؤ سنگھار کے بغیر اور مکمل سادگی کے ساتھ نکلے۔[2]

سیدہ عائشہ صدیقہ، امام عینی شارح بخاری، علامہ کرمانی، امام شوکانی اور امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہم کے بیانات سے واضح ہو گیا کہ اس دور میں عورتوں کا مسجد کی طرف

---

[1] نیل الاوطار ۱۴۱/۳

[2] احکام النساء لابن جوزی ص ۳۹، بحوالہ خواتین کے مخصوص مسائل مطبوعہ سعودی عرب

نکلنا یا ویسے ہی بلا مقصد مطلقاً باہر نکلنا منع ہے (اگر کبھی بہت مجبوری ہو جائے تو وہ علیحدہ بات ہے اس وقت بھی نہایت باپردہ ہو کر نکلنا چاہئے)

۹ ...... عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال ماصلت امرأة فی موضع خیر لها من قعر بیتها الا ان یکون المسجد الحرام، ومسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا امرأة تخرج منقلیها یعنی خفیها ۔[1]

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد حرام یا مسجد نبوی کے علاوہ عورت کے لئے اپنے گھر کی کوٹھری سے زیادہ بہتر کوئی جگہ نہیں کہ جس میں وہ (یعنی عورت) نماز پڑھے مگر یہ کہ وہ اپنے موزے پہن کر نکلے۔

فائدہ اس حدیث پاک سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف کے علاوہ عورت کا اپنے گھر کے پچھلے کمرے میں نماز ادا کرنا ہی بہتر ہے اور وہ اگر مسجد حرام یا مسجد نبوی شریف میں بھی اگر نماز پڑھنے کے لئے نکلے گی تو اس کیلئے باپردہ ہو کر نکلنا ضروری ہے اور اس کے لئے موزے تک پہننا ضروری ہے۔

۱۰ ...... عن عمرو الشیبانی انه رأی عبداللہ یخرج النساء من المسجد یوم الجمعة و یقول اخرجن الی بیوتکن خیر لکن [2]

ترجمہ حضرت عمرو شیبانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکال رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اپنے گھروں کی طرف چلی جاؤ، یہ تمہارے لئے بہتر ہیں۔

۱۱ ......وفی روایة عند الطبرانی قال: النساء عورة وان المرأة لتخرج من بیتها و ما بها بأس فیستشرفها الشیطن فیقول انك لا تمرین باحد الا اعجبته وان المرأة لتلبس

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۹/۳۳۹۔ مجمع الزوائد باب خروج النساء الی المساجد

[2] الترغیب والترهیب حدیث ۵۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۹/۳۴۰۔ مجمع الزوائد ۲/۳۵

ثیابها فیقال این تریدین ؟ فتقول اعود مریضًا اور اشهد جنازۃ اواصلی فی مسجد، وما عبدت امرأۃ ربها مثل ان تعبدہ فی بیتها۔ واسنادہ حسن۔ [1]

ترجمہ ﴿ اور طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا ''عورت پردہ کی چیز ہے اور عورت گھر سے نکلتی ہے تو اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ کوئی برائی نہیں ہوتی پھر شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے اور اس سے کہتا کہ تو جس کے پاس سے گزرتی ہے اسے ہی اچھی لگتی ہے اور عورت کپڑے پہنتی ہے تو اسے ضرور پوچھا جاتا ہے کہ تو کہاں کا ارادہ رکھتی ہے؟ وہ کہتی ہے کہ میں بیمار پرسی کروں گی یا جنازہ پر جاؤں گی یا مسجد میں نماز پڑھوں گی اور حالت یہ ہے کہ کسی عورت نے اپنے رب کی اس عبادت کی مثل کوئی عبادت نہیں کی جو وہ اپنے گھر میں کرتی ہے (یعنی سب سے زیادہ ثواب اسے گھر میں عبادت کرنے میں ملتا ہے) اور اس کی سند حسن ہے۔

فائدہ ﴿ نبی کریم ﷺ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فرمانوں سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ عورت کی گھر میں پڑھی جانے والی نماز اس نماز سے بہتر ہے جو اس نے مسجد میں جا کر پڑھی ہے۔

تمام حضرات وخواتین کو غور کرنا چاہئے کہ ہمیں کون سی مجبوری ہے کہ ہم حضور ﷺ کے فرمانِ عالیشان کی مخالفت کر رہے ہیں اور ثواب بھی کم حاصل کر رہے ہیں اور فتنہ وفساد میں بھی مبتلا ہو رہے ہیں۔

مسلمانو! ہوش میں آؤ اور آنحضرت ﷺ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے اپنی خواتین کو گھر میں نماز ادا کرنے کی ہی تلقین کرو کیونکہ اس فتنہ وفساد اور شر کے عام ہونے کے دور میں تو سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔

۱۲﴾...... عن ابی سلمۃ، عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال لا تمنعوا اماء

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی، الترغیب والترھیب حدیث (۲/۵۱۰) مجمع الزوائد ۲/۳۵

الله مساجد الله وهن تفلات ؎۱

ترجمہ ﴾ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی لونڈیوں (بندیوں) کو مسجدوں سے نہ روکو اور چاہئے کہ وہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں''۔

فائدہ ﴾ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور میں مسجد آنے کی اجازت دی لیکن زیب وزینت اور خوشبو لگا کر آنے سے منع فرمادیا۔

یہ ارشاد گرامی اسلام کے ابتدائی دور کا تھا ورنہ عورتوں کا مسجد میں آنا تو خلافت فاروقی میں ہی بند کر دیا گیا تھا، جس طرح کہ عنایہ شرح ھدایہ کے حوالہ سے گزر چکا ہے یہ روکنا اس وجہ سے تھا کہ مسلمان مردوں اور عورتوں کی پاکدامنی، شرم وحیا اور تقویٰ و پرہیز گاری کی حالت عہدِ رسالت جیسی نہ رہی تھی، آج کل تو ہم بہت آزاد اور پردہ سے بے فکر ہو گئے ہیں۔

دعوت فکر ﴾ سیدہ کے اس ارشاد اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے منع والے ارشاد گرامی کے پیش نظر ہمیں سوچنا ہوگا کہ جب عورت کو خانۂ خدا اور مسجد نبوی میں آنے کی عام اجازت اس وقت نہ رہی تھی اور اُس وقت بھی خواتین کا مساجد میں آنا خطرناک نظر آنے لگا تو انہیں روک دیا گیا تھا۔ تو آج کے معاشرے میں ہمیں خود ہی سوچنا پڑے گا کہ اس دور میں عورتوں کا مساجد میں آنا کتنا غلط ہوگا کیونکہ آج کل تو بے پردگی اور بدتمیزی کا طوفان آیا ہوا ہے۔ پھر عورتوں کا بازاروں، دفتروں اور میلوں ٹھیلوں میں بن ٹھن کر نکلنا اور مردوں کو دعوت نظارہ دینا کہاں تک مناسب ہے۔

ان سراسر خطرناک اور خلاف شرع اقدام، توبہ شکن اور تقویٰ سوز اثرات نے آج پوری ملت اسلامیہ کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ اس بے راہ روی اور اخلاقی تباہی کو نقطۂ عروج تک پہنچانے کی خاطر کہیں حقوقِ نسواں کا خوشنما لیبل لگایا جاتا ہے

؎۱ ابوداؤد شریف۔ مسند امام احمد

اور کہیں مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے اور مردوں کے ساتھ دفتروں میں کام کرنا قابل فخر سمجھا جاتا ہے اور حقوق نسواں بل اسمبلی میں پاس کروایا جاتا ہے۔

ہمیں چاہئے تو یہ تھا کہ ہم عورتوں کو حضور ﷺ کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی رغبت دلاتے "وبیوتھن خیر لھن...... یعنی ان (خواتین) کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں"۔ اور مساجد میں آنے سے بھی روکتے اور انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ارشادات عالیہ پر عمل کرواتے۔ یہ نہ کریں کہ ان ارشادات عالیہ کو طاقِ نسیاں میں رکھیں اور اس بہانہ سے عورتوں کو مردوں کے ساتھ ہی مساجد کی طرف آنے کی رغبت دلائیں کہ عورتوں کو مساجد میں آنے کی اجازت حدیث سے ثابت ہے۔ بڑی پابندیوں کے ساتھ اجازت تھی لیکن حضور ﷺ کے فوراً بعد بالکل معمولی سی لاپرواہی پر سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ جیسی ہستی نے عورتوں کو مساجد میں آنے سے روک دیا، جن کے ارشاد پر عمل کرنا بحکم رسول مقبول ﷺ ضروری ہے۔ خدارا سوچئے اور خواتین کو بازاروں اور گلیوں کی بجائے گھر کی زینت بنائیں۔

﴿تکبیر تحریمہ میں عورتیں مردوں کی طرح ہاتھ نہیں اٹھائیں گی﴾

جس طرح اور ارکان کے ادا کرنے میں مرد اور عورت کے احکام جدا جدا ہیں اسی طرح ہاتھ اٹھانے میں بھی مرد اور عورت کے درمیان فرق ہے چند احادیث مبارکہ پڑھئے:

ا﴾...... عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ ﷺ "یا وائل اذا صلیت فاجعل یدیک حذاء اذنیک والمرأۃ تجعل یدیھا حذاء ثدییھا"۔[1]

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۲/ ۱۸۔ کنز العمال ۷/ ۳۰۷۔ مجمع الزوائد ۲/ ۱۰۳

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "اے وائل! جب نماز پڑھو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک اٹھاؤ، عورت اپنے ہاتھوں کو اپنے سینے کے برابر رکھے۔ (کنز العمال میں معمولی تبدیلی کے ساتھ یہ حدیث درج ہے)

۲...... عن ابن جریج قال :قلت لعطاء تشیر المرأة یدیها بالتکبیر کالرجل؟ قال لا ترفع بذلك یدیها کالرجل، واشار فخفض یدیه جدا وجمعها الیه جدا و قال ان للمرأة هیئة لیست للرجل، وان ترکت ذلك فلا حرج - [1]

ترجمہ :حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام عطاء رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عورت تکبیر تحریمہ میں اپنے ہاتھوں سے مردوں کی طرح اشارہ کرے گی؟ (یعنی مردوں کی طرح ہاتھ اٹھائے گی) امام عطاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کی طرح ہاتھ بلند نہیں کرے گی، آپ رضی اللہ عنہ نے (بتانے کیلئے) اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ بہت پست رکھے اور انہیں اپنے ساتھ سمیٹ کر رکھا اور فرمایا ،عورت کیلئے (نماز میں) ایک خاص کیفیت ہے جو مرد کیلئے نہیں ہے اور اگر وہ یہ طریقہ چھوڑ دیں تو کوئی حرج نہیں۔ (یعنی کسی مجبوری یا کسی خاص وجہ سے اپنا طریقہ چھوڑ دیں تو کوئی حرج نہیں)

۳...... عبد ربه بن سلیمان بن عمیر قال "رأیت ام الدرداء ترفع یدیها فی الصلوة حذو منکبیها" [2]

ترجمہ :عبدربہ بن سلیمان بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۹

[2] جزء رفع الیدین للبخاری ص ۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۹

تک اٹھاتی تھیں۔

فائدہ بعض روایات میں تکبیر تحریمہ کے وقت عورت کے لئے کندھوں تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے اور بعض روایات میں چھاتی تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے ان دونوں روایات میں تطبیق اس طرح ہوگی کہ جب عورت ہاتھ کی ہتھیلی کا نیچے والا حصہ چھاتی کے برابر رکھے گی تو ہاتھ کا انگلیوں والا حصہ کندھے کے برابر ہو جائے گا۔ اس طرح دونوں روایتوں پر عمل ہو جائے گا۔

۴ ...... حدثنا ابوبکر قال اسماعیل بن عیاش عن عبدربه بن زیتون قال رأیت ام الدرداء ترفع کفیها حذو منکبیها حین تفتتح الصلوة۔ [۱]

ترجمہ ہمیں ابوبکر نے حدیث سنائی، انہوں نے کہا کہ اسماعیل بن عیاش عبدربہ بن زیتون سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتیں تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر تک اٹھاتیں۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق عن الاوزاعی عن الزہری قال ترفع یدیها حذو منکبیها [۲]

ترجمہ حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا عورت اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں تک اٹھائے گی۔

حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان عن حماد انه کان یقول فی المرأة اذا استفتحت الصلوة ترفع یدیها الی ثدییها۔ [۳]

ترجمہ حضرت حماد عورت کے بارے میں کہتے ہیں کہ جب وہ نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھ اپنے سینے تک اٹھائے۔

---

۱ مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۹۔ ۲ ایضاً ۳ ایضاً

امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ **کا بیان** ﴾ انا شیخ لنا قال سمعت عطاء سئل عن المرأة کیف ترفع یدیھا فی الصلوۃ قال حذو ثدییھا ۔[۱]

ترجمہ ﴾ ہمارے شیخ نے ہمیں خبر دی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت امام عطاء رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ ان سے عورت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ اپنے ہاتھ کس طرح اٹھائے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے سینے کے برابر تک۔

حضرت حفصہ بنت سیرین رضی اللہ عنہا کا سینہ تک ہاتھ اٹھانا:

حدثنی عاصم الاحول قال رأیت حفصة بن سیرین فی الصلوۃ و اومتت حذو ثدییھا ۔[۲]

ترجمہ ﴾ (حضرت یحییٰ بن میمون نے کہا) کہ مجھے حضرت عاصم احول نے حدیث سنائی انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت حفصہ بنت سیرین کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں تکبیر تحریمہ کہی اور اپنے سینے کے برابر (اپنے ہاتھوں سے) اشارہ کیا۔

سینے تک اور کندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی مطابقت کی وضاحت پہلے کردی گئی ہے۔



﴿نماز میں عورت کا لباس﴾

اکثر مسائل کی طرح مرد اور عورت کے لباس کے بارے میں بھی احکام و مسائل جدا جدا ہیں۔ مرد کے مقابلہ میں عورت پر پردے کی پابندی بہت زیادہ ہے جس طرح کہ مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ سے اچھی طرح ثابت ہو جائے گا۔

یہ احادیث مبارکہ اس چیز پر دلالت کرتی ہیں کہ عورت کو انتہائی باپردہ ہو کر

---

[۱] مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۹ [۲] ایضاً

نماز ادا کرنی چاہئے ورنہ اس کی نماز نہیں ہوگی جبکہ مرد کے لئے اتنی پابندی نہیں ہے۔

۱﴾......عن عبداللہ عن النبی ﷺ قال "المرأة عورة" [۱]

ترجمہ﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "عورت سراپائے پردہ ہے"

۲﴾......عن عائشة ان النبی ﷺ قال "لا تقبل صلوة حائض الا بغمار" [۲]

ترجمہ﴾ حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اوڑھنی کے بغیر بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی"

اسی طرح کی ایک اور حدیث حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی روایت سے سنن الکبریٰ ۲/۲۳۳،۶/۵۷ اور مصنف ابن ابی شیبہ حدیث ۳۹۴ پر بھی ہے۔

۳﴾......عبدالرزاق عن معمر عن عمرو عن الحسن قال قال رسول اللہ ﷺ "ایما جاریة حاضت فلم تختمر لم یقبل اللہ له صلوة" [۳]

ترجمہ﴾ امام عبدالرزاق حضرت معمر سے، وہ حضرت عمرو سے وہ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب لڑکی بالغہ ہوجائے اور وہ (نماز کے وقت) دوپٹہ نہ اوڑھے (یعنی سر کو اچھی طرح نہ ڈھانپے) تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتا"۔

اس سے ملتی جلتی حدیث مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۰ پر بھی ہے۔

---

[۱] ترمذی شریف ۱/۱۸۸، مجمع الزوائد ۴/۳۱۴، الطبرانی فی الاوسط

[۲] ترمذی شریف ۱/۸۶ حدیث ۲۷۷، ابوداؤد شریف ۱/۹۴، بغیر یسیر۔ مصنف ابن شیبہ ۲/۲۳۰۔
(موطا امام مالک میں یہ حدیث حضرت ام حرام سے مروی ہے)

[۳] مصنف عبدالرزاق ۳/۱۳۰ حدیث ۵۰۳۸

۴ ...... عبدالرزاق عن ابن جریج قال اخبرتنی بنت سعید انها رأت عائشة ام المؤمنین تصلی فی الدار مؤتزرة ودرع وخمار کثیف لیس علیها غیر ذالك۔ [۱]

ترجمہ حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے یعلیٰ بنت سعید رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ گھر میں نماز ادا کر رہی ہیں اور ازار باندھے ہوئے لمبی قمیص اور موٹے ڈوپٹے میں (ملبوس) ہیں اس کے علاوہ ان پر کوئی کپڑا نہ تھا۔

فائدہ اس لباس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا دوپٹہ بھی موٹا تھا کیونکہ باریک دوپٹہ ہو تو عورت کی نماز نہیں ہوتی، جبکہ مردوں کا معاملہ ایسا نہیں ہے۔ یہ بھی مرد اور عورت کے نماز والے لباس میں ایک واضح فرق ہے۔

آج کے دور میں ہماری خواتین کو بھی ام المؤمنین کی اتباع کرتے ہوئے موٹا دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنی چاہیے اور نہایت ہی باپردہ رہ کر باہر نکلنا چاہیے۔

۵ ...... عن مالك عن محمد بن زید بن قنفذ عن امه انها سألت ام سلمة فی کم تصلی المرأة؟ قالت فی الخمار والدرع السابغ الذی یغیب ظهور قدمیها۔ [۲]

ترجمہ امام مالک رضی اللہ عنہ حضرت محمد بن قنفذ سے، وہ اپنی والدہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز ادا کرے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ دوپٹے اور اس لمبی قمیص میں نماز پڑھے جس سے اس کے دونوں قدموں کی پشت چھپ جائے۔

---

[۱] مصنف عبدالرزاق حدیث ۵۰۳۱

[۲] مصنف عبدالرزاق حدیث ۵۰۲۸، ابوداؤد شریف حدیث ۶۳۵ بتغیر یسیر۔ مؤطا امام مالک ص ۱۲۴ بتغیر یسیر

۶﴾......عن الاوزاعی عن مکحول عن عائشة فی کم تصلی المرأة من الثیاب ؟ فقال له سل علیا ثم ارجع الی فاخبرنی بالذی یقول لك قال فاتی علیا فسأله فقال فی الخمار والدرع السابغ فرجع الی عائشة فاخبرها فقالت صدق۔ [1]

ترجمہ ﴾امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے وہ بات بیان کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے (دریافت کی تھی) کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو، پھر جو وہ بتائیں آکر مجھے اس کی خبر دینا۔ راوی (حضرت مکحول) نے کہا کہ وہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے (یہ) سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دوپٹے اور لمبی قمیص میں (نماز ادا کرے)۔ پھر حضرت مکحول رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان کو یہ خبر دی تو انہوں نے فرمایا انہوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا ہے۔

۷﴾......عن معمر عن یحیی بن ابن کثیر قال سئل عن عکرمة اتصلی المرأة فی درع و خمار؟ قال نعم ، اذا لم یکن شفافا۔ [2]

ترجمہ ﴾حضرت معمر حضرت یحیٰی بن ابن کثیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا عورت لمبی قمیص اور دوپٹے میں نماز ادا کرلے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں! جب وہ باریک اور شفاف نہ ہو۔

۸﴾......عن معمر عن قتادة عن ابن سیرین کرہ ان تصلی المرأة واذنها خارجة من الخمار۔ [3]

ترجمہ ﴾حضرت معمر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے

---

[1] مصنف عبدالرزاق حدیث ۵۰۲۹، کنزالعمال ۷/۱۷۱، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث ۳۹۲

[2] مصنف عبدالرزاق حدیث ۵۰۳۴، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث ۳۹۳

[3] مصنف عبدالرزاق حدیث ۵۰۵۱، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث ۳۹۵

روایت کرتے ہیں کہ عورت کیلئے مکروہ ہے کہ وہ نماز ادا کرے اور اس کے کان دوپٹے سے باہر ہوں (یعنی عورت کیلئے نماز پڑھتے ہوئے کانوں کا ڈھانپنا بھی ضروری ہے ورنہ نماز مکروہ ہوگی اور ثواب میں کمی آجائے گی)۔

۹ ...... عن سعید بن جبیر عن بن عباس قال ولا یبدین زینتھن الا ماظھر منا قال مافی الکف والوجه۔ [1]

ترجمہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (کہ اس آیت کا مطلب) اور نہ ظاہر کریں اپنی زینت کو مگر وہ جو ان سے یعنی ان کے بدن سے ظاہر ہو جائے (یہ ہے کہ) جو ہاتھ اور چہرہ کی ہے تو گناہ نہیں (کیونکہ یہ دونوں ستر میں داخل نہیں ہیں)

۱۰ ...... عن عبداللہ الخولانی و کان یتیما فی حجر میمونة قال رأیت میمونة تصلی فی درع سابغ و خمار لیس علیھا ازار [2]

ترجمہ حضرت عبداللہ خولانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ یتیم تھے اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی گود میں (پرورش پا رہے تھے) انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو لمبی قمیص اور دوپٹے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ان پر چادر نہ تھی۔

۱۱ ...... عن عائشة انھا سئلت عن الخمار فقالت انما الخمار ماواری البشرة والشعر [3]

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اوڑھنی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا "اوڑھنی تو وہی ہے جو جسم کی جلد اور سر کے بال چھپا دے۔

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۲۵

۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۳۳، موطا امام مالک ص ۱۲۴

۳۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۳۵

فائدہ ان احادیث مبارکہ سے عورت کو نماز میں اپنا جسم چھپانے کے بارے میں اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے اگر کوئی عورت سستی کرے گی اور اپنا جسم اچھی طرح نہ ڈھانپے گی تو وہ جان بوجھ کر اپنی نماز خراب کرے گی۔

خواتین کو چاہئے کہ موٹے دوپٹے یا چادر سے اپنے تمام جسم کو چھپائیں، سر، سینہ، بازو، پنڈلیاں، کندھے اور گردن وغیرہ تمام جسم کو چھپا کر رکھیں، چہرہ اور گٹوں تک ہاتھ کھلے رہیں۔ پاؤں بھی اگر ڈھانپ کر رکھیں تو زیادہ بہتر ہے اور اگر پاؤں کی پشت ننگی ہو گی تو پھر بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز ہو جائے گی۔[۱]

نماز کیلئے ایسا باریک دوپٹہ استعمال کرنا جس سے سر، گردن، حلق اور حلق کے نیچے کا بہت سا حصہ نظر آتا رہے، اسی طرح بازو کہنیاں، کلائیاں یا پنڈلیاں نظر آتی رہیں تو نماز نہ ہو گی۔ لہٰذا نماز کے وقت سارے جسم کو چھپا کر رکھنا خواتین کیلئے بہت ضروری ہے اس معاملہ میں بالکل سستی نہیں کرنی چاہئے۔

نیز ایسا چست اور تنگ لباس پہننا جس سے پوشیدہ اعضاء واضح طور پر نظر آئیں تو ایسا لباس حرام ہے یا اتنا باریک ہو جس سے جسم کا رنگ نظر آئے یہ بھی حرام ہے

موٹا لباس اگر تنگ اور چست ہو تو اس سے نماز اگرچہ ہو جائے گی لیکن پھر بھی وہ مکروہ ہے اور نماز واجب الاعادہ ہو گی یعنی اس کا دہرانا ضروری ہو گا۔ زیادہ تفصیل کتب فقہ میں دیکھئے اگر اپنے جسم پر بڑی چادر یا موٹا دوپٹہ اوڑھ کر تمام جسم ڈھانپ لیں تو نماز ہو جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆

---

[۱] المصفّٰی شرح الموطا

﴿مردوں پر باجماعت نماز پڑھنا واجب کے قریب ہے عورتوں پر نہیں﴾

مردوں کے لئے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا قریب الوجوب ہے جبکہ عورت کے لئے واجب نہیں بلکہ اس کا گھر میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ جس طرح کہ حدیث پاک کی کتب سے ثابت کیا گیا ہے۔ جماعت کی اہمیت جو مردوں کیلئے ہے اس کے بارے میں چند احادیث مبارکہ پڑھیں:

۱﴾......عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ "والذی نفسی بیدہ لقد هممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوۃ فیؤذن لها ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال وفی روایۃ لایشهدون الصلوۃ فاحرق علیهم بیوتهم"[۱]

ترجمہ﴾ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا ہے کہ ایندھن جمع کرنے کا حکم دوں، تو وہ جمع کر دیا جائے، پھر میں نماز کیلئے اذان کا حکم دوں تو اذان کہی جائے، پھر میں ایک شخص کو حکم دوں تو وہ لوگوں کو امامت کروائے اور میں لوگوں کی طرف چکر لگاؤں، ایک روایت ہے کہ جو لوگ نماز میں حاضر نہ ہوں تو میں ان پر ان کے گھر جلا ڈالوں"۔

۲﴾......عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال "لو لا مافی البیوت من النساء والذریۃ اقمت صلوۃ العشاء وامرت فتیانی یحرقون مافی البیوت بالنار"[۲]

ترجمہ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے روایت

---

[۱] بخاری شریف کتاب الاذان باب وجوب صلوۃ الجماعۃ، مشکوۃ شریف

[۲] مشکوۃ شریف باب الجماعۃ ص ۹۷، مسند امام احمد بن حنبل

کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا یعنی پڑھاتا اور اپنے نوجوان آدمیوں کو حکم دیتا کہ جو گھروں میں ہے سب جلادو۔ (یعنی ان مردوں کو بھی جلادو جو شرعاً مکلف ہیں مگر نماز باجماعت کیلئے مسجد میں نہیں آتے)

فائدہ ﴿ان دونوں حدیثوں سے واضح ہوتا ہے کہ مردوں کو باجماعت نماز ادا کرنے کی بہت تاکید ہے اگر وہ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھیں تو ان کے گھر جلادینے کا حضور ﷺ حکم فرمارہے ہیں جبکہ خواتین کے لئے یہ حکم نہیں ہے بلکہ ان کیلئے گھروں میں نماز ادا کرنا ہی بہتر ہے۔ یہ بھی مرد اور عورت کی نماز ایک واضح فرق ہے۔

اگر عورتوں کا بھی مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا ضروری ہوتا تو نبی کریم ﷺ صرف یہ فرماتے اگر گھروں میں بچے نہ ہوتے تو جماعت میں شریک نہ ہونے والے مردوں اور عورتوں کو جلادیا جاتا۔ بچوں کے ساتھ عورتوں کا ذکر کر کے یہ واضح فرمادیا کہ نماز کی جماعت عورتوں پر واجب نہیں صرف مردوں پر ہی واجب ہے۔ یہ بھی مرد اور عورت کی نماز کا ایک واضح بیرونی فرق ہے۔



﴿مرد کے لئے باجماعت نماز کا ثواب ستائیس گنا ہے عورت کیلئے نہیں﴾

مرد کے لئے باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب ستائیس گنا ہے عورت کیلئے نہ مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے اور نہ ہی اس کے لئے ستائیس گنا ثواب ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

عن بن عمر رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ "صلوۃ الجماعۃ افضل من

صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ" ؎۱

ترجمہ ﴿ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل و بہتر ہے"۔

اگر کوئی کہے کہ اس حدیث پاک میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی تخصیص صرف مردوں کیلئے نہیں بلکہ یہ حکم عام ہے لہٰذا اس میں خواتین بھی شامل ہیں۔ان کو بھی با جماعت نماز ادا کرنے پر ستائیس گنا ثواب ملے گا۔

تو ان حضرات سے گزارش ہے کہ یہ مسئلہ بھی ان مسائل میں سے جن کا حکم عام ہے اور مراد صرف مرد ہی ہیں۔ مثلاً تلبیہ (حج وعمرہ کے وقت لبیک اللھم لبیک کہنے) میں آواز بلند کرنے کا حکم عام ہے لیکن عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں یعنی ان پر تلبیہ بلند آواز سے پڑھنے کا حکم نہیں ہے۔

پھر ہم حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا والی حدیث (جو گزر چکی ہے) پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ با جماعت نماز کا حکم اگر عورتوں کے لئے بھی ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا کو یہ نہ فرماتے کہ تیرے لئے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے اپنے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔

پھر نماز با جماعت نہ پڑھنے والوں کے گھروں کو جلا دینے والی حدیث دیکھو تو وہاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں ان لوگوں کے گھروں کو جلا دینے کا حکم دیتا"

اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کا حکم صرف مردوں کیلئے ہے عورتوں کیلئے نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ "عورتوں کیلئے ان کے گھر بہتر ہیں" اس سے بھی ثابت ہوا کہ عورتوں کے لئے جماعت ضروری

؎۱

نہیں ہے۔

ان احادیث مبارکہ سے مرد اور عورت کے باجماعت نماز ادا کرنے میں جو فرق ہے وہ اچھی طرح معلوم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس فرق کو سمجھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعتراض ...... عورتوں کو مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے روکنا نہیں چاہئے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت دینے کا حکم فرمایا ہے:

عن بن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لاتمنعوا نساء کم المساجد وبیوتھن خیر لھن" [۱]

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکو اور ان کے گھر ان کیلئے بہتر ہیں"

اس حدیث پاک سے واضح ہو گیا کہ عورتوں کو مساجد سے روکنا نہیں چاہئے بلکہ ان کو اجازت دینے کے لئے کہا گیا ہے۔ تم انہیں روکتے کیوں ہو اور کہتے ہو کہ عورتیں مسجدوں میں جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کریں۔

جواب ...... یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی بات ہے لیکن اس وقت بھی عورتوں کو اپنے گھروں میں نماز پڑھنا ہی بہتر بتایا گیا ہے اگرچہ مساجد میں آنے کی بھی ان کو اجازت تھی، لیکن بڑی پابندیوں اور شرائط کثیرہ کے ساتھ اجازت تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد ہی انہیں بڑی جلیل القدر ہستیوں نے روک دیا تھا، جس طرح حدیث پاک میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے مکمل طور پر روک دیا گیا تھا۔ [۲]

---

[۱] ابوداؤد شریف۔ مشکوٰۃ شریف باب الجماعۃ ص ۹۶

[۲] عمدۃ القاری شرح بخاری از علامہ بدرالدین عینی

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد سے بھی یہی واضح ہوتا ہے۔

عن عائشة قالت "لو ادرك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مااحدثت النساء لمنعهن كما منعت نساء بنی اسرائیل " ۱

ترجمہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کو پالیتے جو چیزیں عورتوں نے ایجاد کرلی ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ان کو (مسجد سے) منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کردیا گیا تھا"

عورتوں کے نئی چیزوں کو ایجاد کرنے سے جو مراد ہے وہ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمادیا ہے "مااحدثت من الزينة والطيب وحسن الثياب ونحوها" ۲

ترجمہ عورتوں کا نئی چیزوں کو اپنا لینے سے مراد زینت، خوشبو اور اچھے اچھے کپڑے وغیرہ ہیں۔

یعنی عورتوں نے ان چیزوں کو اس طرح اپنانا شروع کردیا تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا۔

امام کرمانی شرح بخاری میں فرماتے ہیں: "وقال التيمي فيه دليل على انه لا ينبغي للنساء ان يخرجن الى المساجد اذا حدث في الزمان الفساد" ۳

ترجمہ امام تیمی نے کہا ہے کہ اس حدیث پاک میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب زمانہ میں فساد پیدا ہوجائے تو عورتوں کے لئے مساجد میں جانا مناسب نہیں۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے واضح ہوگیا کہ عورتوں کو مساجد میں آنے پر زور دینا سوائے فساد کے اور کچھ نہیں۔ اس بارے میں آپ اس سے پہلے کئی احادیث مبارکہ پڑھ چکے ہیں۔

---

۱ بخاری شریف باب خروج النساء الی المساجد۔

۲ عمدۃ القاری شرح بخاری ۳ کرمانی شرح بخاری

قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تو اپنے زمانے کی زیب وزینت اور خوشبو دیکھ کر فرمائیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ زیب وزینت اور خوشبو کا عام استعمال دیکھ لیتے تو عورتوں کو مسجد میں جانے منع فرمادیتے۔

اب ہم اپنے زمانے کی زیب وزینت اور آزادی دیکھیں اور موجودہ مروجہ لباس پر غور کریں کہ گریبان کھلے، بازو ننگے، سر ننگے، جسم نیم عریاں، کپڑے باریک، پاؤڈر، کریم، سرخی اور عجیب وغریب قسم کا میک اپ کہ خدا کی پناہ۔

صحابہ کرام تو اپنے دور میں معمولی زیب وزینت وغیرہ دیکھ کر خواتین کو مساجد میں جانے سے روکیں اور ہم اتنی بے حیائی دیکھ کر بھی مستورات کو مسجدوں میں بلوائیں، قابل غور بات ہے۔ پہلے مخلوط تعلیمی ادارے اور مخلوط ملازمت کے دفاتر اور ان کی بے حیائی دیکھ لیں اور پھر مساجد میں عورتوں کو بلانے کا فیصلہ کرلیں کہ اگر مساجد میں بھی کالجوں اور دفتروں والا کام شروع ہو گیا تو کون ذمہ دار ہوگا۔ آج کا ماحول دیکھ کر فیصلہ کریں۔ اوباش قسم کے نوجوان بس سٹاپوں اور بازاروں میں کھڑا ہونے کی بجائے مساجد کے دروازوں کا رخ کرلیں گے کہ حسن کے مناظر اور حسین پری پیکر کی زیارت مساجد میں ہی ہو جائے گی۔

اگر ہم کہیں کہ خواتین کو دین کی تبلیغ اور دینی مسائل سکھانے کیلئے بلایا جاتا ہے تو یہ کام دینی مدارس میں ہو رہا ہے جو لڑکیوں کیلئے ہیں۔ آپ بھی یہ سوچیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فرمانا مساجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے اور ہم مسجد میں آنے کے لئے زور لگائیں گے تو ہم فتنہ وفساد زیادہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہمیں صحابہ کرام، بزرگان دین اور فقہائے عظام سے زیادہ دین کی فکر نہیں ہے نہ ہو سکتی ہے۔ خدارا اپنے اکابر کی پیروی کرو، اپنی من مانی سے معاشرے کو خراب نہ کرو

حدیث میں ہے "عن عمرو الشيباني انه رأى عبد الله يخرج النساء من

المسجد یوم الجمعة و یقول اخرجن الی بیوتکن خیر لکن" [1]

ترجمہ حضرت ابو عمرو الشیبانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے اور فرماتے تھے کہ "تم اپنے گھروں کو چلی جاؤ (وہ) تمہارے لئے بہتر ہیں"

(اس حدیث کی سند کے بارے میں) علامہ ھیثمی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

فائدہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا مؤقف بھی یہی تھا کہ عورتیں گھر میں نماز ادا کریں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ جمعہ کی نماز عورتوں پر فرض نہیں ہے وہ اس کے بدلے گھر کے اندر رہ کر ظہر کی نماز ہی ادا کریں تو یہی بہتر ہے۔

ایک اور قابل غور بات یہ بھی ہے کہ جمعۃ المبارک کی نماز تو جماعت کے بغیر ہوتی ہی نہیں دوسری نمازیں تو جماعت کے بغیر ہو جاتی ہیں، یہاں جمعہ کی نماز سے عورتوں کو مسجد سے نکالنا ثابت کر رہا ہے کہ عام نمازیں گھر میں پڑھنا عورت کیلئے بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔



امام کو غلطی سے آگاہ کرنے میں مرد اور عورت کا فرق

امام کو لقمہ دینے یعنی غلطی سے آگاہ کرنے کے لئے خواتین بول کر لقمہ نہیں دے سکتیں کیونکہ ان کی آواز میں بھی پردہ ہے۔ خواتین کے لئے مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر ماریں گی۔ مرد کی طرح لقمہ نہ دیں گے یعنی منہ سے بول کر امام کو غلطی سے آگاہ نہ کریں گی اور نہ ہی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی سیدھی

[1] الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد جلد ۲/ ۳۵۔ الترغیب الترھیب حدیث ۵۱۱

جانب دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ماریں گی بلکہ اپنے بائیں ہاتھ کی الٹی جانب اپنا دایاں ہاتھ ماریں گی۔ یہ اس لئے کہ عورت کے صحیح طرح تالی لگا کر آگاہ کرنے میں بھی پابندی ہے۔حدیث شریف میں آتا ہے کہ

۱﴾...... اخبرنی سعید بن المسیب و ابو سلمة بن عبدالرحمن انهما سمعا ابا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ "التسبيح للرجال والتصفيق للنساء" [۱]

ترجمه ﴾ مجھے حضرت سعید بن میسّب اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہما نے خبر دی ہے کہ ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جب امام کو غلطی لگ جائے تو) سبحان اللہ کہنا مردوں کیلئے ہے اور تالی بجانا (ہاتھ پر ہاتھ مارنا) عورت کے لئے ہے۔

۲﴾...... عن سهل بن سعد الساعدی ان رسول الله ﷺ ذهب الى بنی عمرو بن عوف ليصلح بينهم ، فحانت الصلوة فجاء المؤذن الى ابی بكر فقال ،اتصلی الناس فاقيم؟ قال نعم ! فصلی ابوبكر ،فجاء رسول الله ﷺ والناس فی الصلوة ، فتخلص حتى وقف فی الصف ،فصفق الناس، و كان ابوبكر لا يلتفت فی صلاة فلما اكثر الناس التصفيق التفت فرأى رسول الله ﷺ (ان امكث مكانك) فرفع ابوبكر رضی الله عنه يديه ، فحمد الله علی ما امره به رسول الله ﷺ من ذلك ثم استأخر ابوبكر حتى استوى فی الصف ، وتقدم رسول الله ﷺ فصلی ،فلما انصرف قال : يا ابابكر مامنعك ان تثبت اذا امرتك؟ فقال ابوبكر ماكان لابن ابی قحافة ان يصلی بين يدی رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ مالی رأيتكم اكثر تم التصفيق، من نابه شی ء فی صلوة

---

[۱] مسلم شریف ۱/۱۸۰ حدیث ۴۲۲۔ ترمذی شریف ابواب الصلوٰۃ ، باب ماجاء ان التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ۱/ ۴۸، ۴۹۔ بخاری شریف ۱/ ۱۶۰۔ دارمی شریف جلد ۱، حدیث ۱۳۹۹

فلیسبح فانہ اذا سبح التفت الیہ، وانما التصفیق للنساء۔ [۱]

ترجمہ حضرت سھل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں ایک اہم صلح کروانے کے لئے تشریف لے گئے، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اگر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہوں، انہوں نے فرمایا جی ہاں! (مؤذن اقامت کہنے کے بعد) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، اس وقت لوگ نماز میں تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صفوں میں داخل ہوتے ہوئے (پہلی) صف میں جا کر ٹھہر گئے، لوگ تالی بجانے لگے، چونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر اُدھر نہ دیکھتے تھے لیکن جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو انہوں نے ادھر توجہ کی تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضور تشریف فرما ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”تم اپنی جگہ پر کھڑے رہو“ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا شکریہ ادا کیا اور پیچھے ہٹ گئے۔ یہاں تک کہ صف میں آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، پھر جب آپ (نماز سے) فارغ ہو گئے تو فرمایا ”اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو تم کیوں کھڑے نہ رہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھائے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا ”کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم نے بہت تالیاں بجائی ہیں۔ (دیکھو) جب کسی شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آ جائے تو سے چاہئے کہ ”سبحان اللہ“ کہہ دے کیونکہ جب وہ ”سبحان اللہ“ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی اور تالی بجانا صرف عورتوں کیلئے ہے۔ (تالی کا طریقہ بیان کر دیا گیا ہے)

---

[۱] بخاری شریف ۱/۲۴۲، حدیث ۶۵۳، مطبوعہ بیروت کتاب الاذان

﴾۳﴿......عن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم "التسبیح للرجال والتصفیق للنساء" ۱

ترجمہ ﴾ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانا عورتوں کیلئے ہے"

﴾۴﴿......ابو حنیفة عن نافع عن ابن عمران رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم سن فی الصلوۃ "اذا نابهم فیه شیء التسبیح للرجال والتصفیق للنساء" ۲

ترجمہ ﴾ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بارے میں یہ طریقہ بتایا ہے کہ "جب ان کو (مقتدیوں کو) اچانک کوئی بات پیش آجائے تو مردوں کیلئے سبحان اللہ کہنا ہے اور عورتوں کیلئے تالی بجانا ہے"۔

﴾۵﴿...... عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم "التسبیح للرجال و التصفیق للنساء" ۳

ترجمہ ﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مردوں کیلئے تسبیح ہے اور عورتوں کیلئے تالی بجانا ہے"

فائدہ ﴾ ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوگیا کہ اگر عورت مسجد میں آگئی تو امام نماز میں بھول جائے اور مردوں کو غلطی کا پتہ نہ چلے تو عورت تالی بجائے گی یعنی اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے گی، اگر مرد لقمہ دے گا تو وہ "سبحان اللہ" کہے گا۔ یہ بھی مرد اور عورت کی نماز میں واضح فرق ہے۔

---

۱ صحیح بخاری شریف حدیث ۱۱۲۶۔

۲ مسند امام اعظم، کتاب الصلوٰۃ باب التسبیح للرجال والتصفیق للنساء

۳ صحیح بخاری شریف حدیث ۱۱۲۵۔

تنبیہ غور کا مقام ہے کہ نبی کریم ﷺ خواتین کو نماز میں آواز کے ساتھ "سبحان اللہ" کہنے سے بھی روک رہے ہیں، وہ بھی اس وقت جب اس کو لقمہ دینا پڑ جائے، اس لئے کہ عورت کی آواز بھی پردہ ہے گھر میں نماز پڑھنا بھی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر فرما دیا ہے پھر ہماری خواتین کا بے پردہ، ننگے سر اور ننگے منہ بازاروں میں پھرنا اور باتیں کرنا کس طرح درست ہے۔ نہایت غور سے سوچیں!

☆☆☆☆☆☆



عورت کا سجدہ

جس طرح نماز کے کافی اور ارکان کی ادائیگی میں مرد اور عورت کا فرق ہے اسی طرح سجدہ کرنے میں بھی مرد اور عورت کا فرق بہت واضح ہے۔ جس طرح کہ نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور تابعین عظام کے ارشادات سے ثابت ہوتا ہے۔ ان تمام حوالہ جات کا پڑھئے اور مرد و عورت کے سجدہ کرنے میں جو فرق ہے اسے سمجھئے:

مرد اپنے دونوں بازو اٹھا کر پہلوؤں سے جدا رکھے گا اور پشت اٹھا کر سجدہ کرے گا۔ عورت کے سجدہ کرنے کا طریقہ مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ سے واضح ہوگا

ا...... عن یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ مر علی امرأتین تصلیان فقال "اذا سجد تما فضما بعض اللحم الی الارض فان المرأة لیست فی ذالك كالرجل"[1]

ترجمہ حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب تم سجدہ کرو تو اپنے بعض گوشت یعنی سرین کو زمین پر لگایا کرو کیونکہ عورت سجدہ کرنے میں مرد کی طرح نہیں ہے۔ (مرد سجدہ میں تمام اعضا کھلے رکھے گا اور پشت کو اٹھائے گا)

[1] المراسیل از امام ابوداؤد صفحہ ۱۰۳، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۲۳

فائدہ حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ ثقہ راوی اور فقیہ آدمی تھے اور مرسل احادیث روایت کرتے تھے۔ پانچویں طبقے میں سے تھے۔ ایک سو اٹھائیس ہجری میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کی عمر اسی سال کے قریب تھی اصحاب ستہ نے ان سے روایات بیان کی ہیں[۱]

۲ ...... عن ابن عمر مرفوعا اذا جلست المرأة فی الصلوة وضعت فخذها علی فخذها الاخریٰ فاذا سجدت الصقت بطنها فی فخذیها کاستر مایکون لها وان الله ینظر الیها ویقول یا ملائکتی اشهد کم انی قد غفرت لها۔[۲]

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''عورت جب نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے (یعنی پاؤں کو دائیں طرف نکال کر بچھا دے تو دونوں رانیں اپنی جگہ پر آجائیں گی) اور عورت جب سجدہ کرے تو پیٹ کو اپنی رانوں سے چپکا لے اس طرح کہ اس کے لئے خوب پردہ پوش ہو جائے اور اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی طرف نظر رحمت کرتا ہے اور فرماتا ہے ''اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے بخش دیا''۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

۳ عن الحارث عن علی قال اذا سجدت المرأة فلتحتفز ولتضم فخذیها[۳]

ترجمہ حضرت حارث رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جب عورت سجدہ کرے تو اچھی طرح سمٹ کر کرے اور اپنی دونوں رانیں ملا کر رکھے

۴ ...... حدثنی زید بن علی عن آبائه عن علی رضی اللہ عنہم قال اذا صلی الرجل فلیفتح فی سجوده واذا سجدت المرأة فلتحتفز ولتجمع بین فخذیها[۴]

---

۱ التقریب ۲/۳۱۳۔ التہذیب ۲/۳۱۸۔ الشذرات ص ۱۷۵۔ ۲ کنز العمال ۵/۵۴۹

۳ مصنف ابن ابی شیبہ، ۱/۱۶۹، ۱۷۰، المغنی لابن قدامہ، ۱/۵۱۲ (بالفاظ مختلفة)

۴ مصنف ابن ابی شیبہ، ۱/۲۷۰

ترجمہ حضرت زید بن علی اپنے آباء کے حوالہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی مرد نماز ادا کرے تو وہ اپنے سجدے میں دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ رکھے اور جب کوئی عورت سجدہ کرے تو وہ سمٹ کر سجدہ کرے اور اپنے رانوں کو ملا کر رکھے

فائدہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین میں سے ہیں جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "تم پر میرا طریقہ اور خلفائے راشدین کا طریقہ لازم ہے جو کہ ہدایت یافتہ لوگ ہیں" لہٰذا ان کے فرمان پر عمل کرنا ہم سب پر ضروری ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف

۵......عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انه سئل عن صلوٰة المرأة فقال تجمع و تحتفز[۱]

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورت کی نماز سے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ اچھی طرح سمٹ کر اور اکٹھی ہو کر نماز ادا کرے۔

امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ

۶...... عن مجاهد انه كان يكره ان يضع الرجل بطنه على فخذيه اذا سجد كما تضع المرأة۔[۲]

ترجمہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو مکرہ جانتے تھے کہ جب مرد سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں پر رکھے جس طرح عورت رکھتی ہے۔ (یعنی عورت پیٹ اور رانوں کو ملائے اور مرد کھلا رکھے۔

فائدہ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت تو سجدہ میں اپنے پیٹ کو رانوں سے ملا کر رکھے لیکن مرد اپنے پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے۔ اس کا عورت کی طرح اپنے پیٹ کو رانوں پر رکھنا مکروہ ہے۔

---

[۱] مصنف ابن ابی شیبہ، ۱/۲۷۰ [۲] مصنف ابن ابی شیبہ، ۱/۲۶۹

﴿حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان﴾

۷﴾.....عن ابراھیم قال : اذا سجدت المرأة فلتزق بطنھا بفخذیھا ولا ترفع عجیزتھا ولا تجافی کما یجافی الرجل۔[1]

ترجمہ﴾حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ دونوں رانوں سے ملائے اور اپنے سرینوں کو بلند نہ کرے اور اپنے اعضاء کو اس طرح دور دور نہ رکھے جس طرح مرد رکھتا ہے۔

﴿امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ﴾

۸﴾.....اجماع ما یفارق المرأة فیہ للرجل من احکام الصلوۃ راجع الی الستر وھی ماموۃ بکل ما استر[2]

ترجمہ﴾نماز کے احکام میں مرد اور عورت کا جن احکام میں فرق ہے، اجماع امت کے مطابق یہ بات ستر اور پردہ پوشی کی طرف راجح ہے (یعنی اس کا دارومدار پردہ پوشی پر ہے) چونکہ عورت ہر اس طریقہ میں شریعت کی طرف سے مامور اور پابند ہے جس میں پردہ پوشی زیادہ ہو۔ (لہٰذا نماز کے جس طریقہ میں پردہ پوشی زیادہ ہوگی عورت کے لئے مستحسن ہوگا اور اسی میں وہ مردوں کے طریقہ سے جدا ہوگی)

فائدہ﴾مندرجہ بالا حوالہ جات سے اچھی طرح واضح ہوگیا کہ مرد کا سجدہ اور طریقہ سے ہے اور عورت کا سجدہ اور طریقہ سے ہے۔ پھر زیادہ پردہ پوشی سمٹ کر سجدہ کرنے میں ہے۔ عورت اگر مرد کی طرح سجدہ کرے تو اس میں پردہ پوشی نہیں ہے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور آئمہ اربعہ میں سے کسی سے ثابت ہے کہ عورت بھی مردوں کی طرح سرین اٹھا کر سجدہ کرے۔ موجودہ اہل حدیث غور کریں۔

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ ۲۷۰/۱

[2] سنن الکبریٰ للبیہقی ۲۲۲/۲

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اجماع امت کا ذکر کر کے بتا دیا کہ عورت کی نماز کے تمام ارکان اس طرح ادا ہوں گے جن میں پردہ پوشی زیادہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆

تشہد بیٹھنے میں مرد اور عورت کا فرق

۱﴿......عن ابن عمر مرفوعا اذا جلست المرأة فی الصلوة وضعت فخذها علی فخذها الاخریٰ فاذا سجدت الصقت بطنها فی فخذیها کاستر مایکون لها وان اللہ ینظر الیها ویقول یا ملائکتی اشهد کم انی قد غفرت لها۔[۱]

ترجمہ﴿حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) ''عورت جب نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے (یعنی اچھی طرح ملا کر رکھے) اور عورت جب سجدہ کرے تو پیٹ کو اپنی رانوں سے چپکا لے اس طرح کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردہ ہو جائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر (رحمت) فرما کر ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے بخش دیا ہے۔

۲﴿......عن ابن عمر انه سئل کیف کان النساء یصلین علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قال ''کن یتربعن ثم امرن ان یحتفزن یعنی یستوین جالسات علی ادراکهن''[۲]

ترجمہ﴿حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں کس طرح نماز پڑھتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ''(پہلے) چار زانو بیٹھتی تھیں پھر انہیں حکم دیا گیا کہ خوب سمیٹ کر بیٹھیں یعنی اپنے کولہوں پر جم کر بیٹھیں''

۱۔ کنز العمال ۵/۵۴۹۔ بیہقی شریف ۲/۲۲۳

۲۔ جامع المسانید ۱/۴۰۰۔ مسند امام اعظم، کتاب الصلوۃ باب صفۃ الجلوس للتشہد۔

۳ ...... عن منصور عن ابراهیم قال تجلس المرأة من جانب فی الصلوة [1]

ترجمہ حضرت منصور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نماز میں عورت ایک جانب ہو کر بیٹھے۔

فائدہ: مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ عورت کا تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ مرد سے جدا ہے مرد دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھے گا اور عورت پاؤں ایک طرف نکال کر اپنے سرین زمین پر لگائے گی اور بائیں کولہے پر بوجھ ڈال کر بیٹھے گی۔ یہ بھی مرد اور عورت کی نماز میں ایک واضح فرق ہے۔

☆☆☆☆☆☆

امام کے پیچھے کھڑا ہونے میں مرد اور عورت کا فرق

نماز میں جو کام مرد اور عورت کے درمیان جدا جدا ہیں ان میں سے ایک امام کے پیچھے کھڑا ہونا ہے۔ حوالہ جات پڑھئے اور فرق کو سمجھئے۔

۱ ...... عن انس بن مالك ان جدته مليكة دعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعته فليكل منه ثم قال "قوموا فلنصل بكم" قال انس فقمت الى حصير ناقد اسود من طول مالبس فنضجته بالماء فقام رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فصففت عليه انا واليتيم ورائه والعجوز من ورائنا فصلى بنا ركعتين ثم انصرف۔ قال ابو عيسىٰ حديث انس حديث صحيح والعمل عليه اهل العلم، قالوا اذا كان مع الامام رجل وامرأة قام الرجل عن يمين الامام والمرأة خلفه ۔ [2]

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی المرأۃ کیف تجلس فی الصلوۃ۔

[2] ترمذی شریف، باب ماجاء فی الرجل یصلی ومعہ رجال ونساء۔

رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جوانہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کیا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ کھانا تناول فرمانے کے بعد فرمایا ''کھڑے ہو جاؤ ہم تم کو نماز پڑھائیں گے'' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اٹھ کر ایک چٹائی لے آیا جو کثرت استعمال کی وجہ سے کالی ہو گئی تھی، میں نے اس پر پانی چھڑکا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں اور یتیم (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بھائی) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی جبکہ بڑھیا (دادی) ہمارے پیچھے تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی (پھر نماز ختم کر کے ہماری طرف) منہ پھیر لیا۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔ اہل علم حضرات کا اسی پر عمل ہے، انہوں نے کہا ہے کہ جب امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو آدمی امام کی دائیں طرف اور عورت امام کے پیچھے کھڑی ہو گی۔

فائدہ اگر ایک مرد اور ایک بچہ ہو تو وہ دونوں اکٹھے کھڑے ہوں گے اگر مرد اور بچے زیادہ ہوں اور عورتیں بھی ہوں تو حدیث کے مطابق آگے مرد، ان کے پیچھے بچے اور آخر میں عورتیں کھڑی ہوں گی۔

۲ ......عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم "[1]

ترجمہ حضرت ابن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے نزدیک سمجھدار اور عقلمند لوگ کھڑے ہوں گے، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں (بچے) پھر وہ جو ان کے قریب ہیں (یعنی عورتیں)

☆☆☆☆☆☆

[1] مسلم شریف۔ ابوداؤد شریف۔ ترمذی شریف حدیث ۲۱۷

امام بننے میں مرد اور عورت کا فرق

عورت مردوں کی امامت نہیں کرواسکتی

یہ بات واضح ہے کہ مرد، عورتوں اور مردوں کا امام بن سکتا ہے اگر چہ عورت کا مسجد میں جا کر نماز پڑھنا بہتر نہیں ہے جیسا کہ اس کے بارے میں آپ احادیث پڑھ چکے ہیں، تاہم عورت اگر باپردہ ہو کر مسجد میں آجائے اور امام کے پیچھے کھڑی ہو کر جماعت سے نماز پڑھ لے جبکہ امام نے بھی ان کی نیت کی ہو کہ خواتین بھی میرے پیچھے نماز پڑھ رہی ہیں، اس صورت میں عورتوں کی نماز ہو جائے گی۔ لیکن عورت کسی صورت میں بھی مردوں کو نماز نہیں پڑھا سکتی، اسی بات پر امت کا اجماع ہے جس طرح کہ ایک قاعدہ کلیہ ہے:

"والذكورة خرج به المرأة ولايصح اقتداء الرجل بها" [۱]

ترجمہ امام کے لئے مذکر ہونے کی قید پر اتفاق ہے تو اس سے عورت خارج ہوگئی اور آدمی کا عورتوں کی اقتداء کرنا درست نہیں ہے۔

اس قاعدہ کلیہ سے واضح ہو گیا کہ عورت امام نہیں بن سکتی لہٰذا مرد کی اقتداء عورت کے پیچھے درست نہیں ہے۔

عورت کا عورتوں کی امامت کروانا

۱ عن ريطة الحنيفة ان عائشة امتهن وقامت بينهن فی صلوة المكتوبة [۲]

ترجمہ حضرت ریطہ حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ (صدیقہ) رضی اللہ عنہا نے ان کی امامت کروائی تو وہ فرض نماز میں ان کے درمیان کھڑی ہوئیں۔

۲...... عن حجيرة بنت حصين قالت امتنا ام سلمة فی صلوة العصر

---

[۱] طحطاوی

[۲] مصنف عبدالرزاق ۳/۱۴۱، باب المرأة تؤم النساء

فقامت بیننا ۱

ترجمہ حضرت حجیرہ بنت حصین کہتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو وہ ہمارے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔

فائدہ عورت کا عورتوں کی جماعت کرانا بھی صرف جواز کی حد تک ہے، اگر مردوں کی طرح عورتوں کی جماعت بھی سنت مؤکدہ (واجب کے قریب) ہوتی تو ان کی جماعت کا رواج بھی مردوں کی جماعت کی طرح ہوتا، چونکہ ان پر مردوں کی طرح باجماعت نماز ادا کرنے کی پابندی نہیں ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ عورتوں کی جماعت سنت نہیں جواز کی حد تک ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ مقتدیوں کے آگے ہو کر نماز پڑھائی ہے، اس لئے مردوں کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر عمل کرنا ضروری ہے عورتوں پر نہیں۔

اس لئے فقہ کی کتب میں تو یہ مسئلہ لکھا ہے کہ اگر چہ عورت درمیان میں کھڑی ہو کر ہی نماز پڑھائے پھر بھی ان کی جماعت مکروہ ہے چہ جائیکہ عورت کا مردوں کے آگے کھڑا ہونا۔

مردوں اور عورتوں کی نماز میں یہ بھی ایک واضح فرق ہے۔

علامہ حصفکی رحمۃ اللہ علیہ درمختار میں فرماتے ہیں "ویکرہ تحریما جماعة النساء ولو فی التراویح یعنی ان الکراهة فی مثل ماتشرع فیه جماعة الرجال فرضا او نفلا" ۲

ترجمہ اور عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے اگر چہ وہ تراویح کی ہی نماز ہو، یعنی جن جن نمازوں میں مردوں کی جماعت سنت مؤکدہ ہے وہاں وہاں عورتوں کی جماعت مکروہ ہے نماز خواہ فرض ہو یا نفل۔

---

۱ مصنف عبدالرزاق ۱۴۰/۴، باب المرأة تؤم النساء ۲ درمختار

صاحب کفایہ لکھتے ہیں:

هو زيادة الكشف و حرمتها ظاهرة لقوله تعالىٰ "ولا يبدين زينتهن الا ماظهر منها" [1]

ترجمہ (عورت کے آگے کھڑے ہونے میں) بے پردگی کا اضافہ ہوگا جس کی حرمت قرآن پاک سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ولا يبدين زينتهن الا ماظهر منها" (اور عورتیں ظاہر نہ کریں اپنی زینت کو مگر وہ جو ان کے بدن سے ظاہر ہو)

جماعت کروانے کا مسئلہ بھی مردوں اور عورتوں کے درمیان جدا جدا ہے کہ عورت کے لئے جماعت کرانا مکروہ تحریمی ہے اور مردوں کے لئے جماعت سنت مؤکدہ واجب کے قریب ہے۔



زیب وزینت والا لباس پہن کر مسجد کے اندر آنے میں مرد اور عورت کا فرق

پہلی بات تو یہ ہے کہ ویسے ہی عورت کا گھر میں نماز پڑھنا بہتر اور زیادہ ثواب والا عمل ہے جس طرح کہ آپ حضور ﷺ کے ارشادات اس بارے میں پڑھ آئے ہیں۔ اگر کبھی جانے کا اتفاق ہو تو پھر یہ پابندی ہے کہ عورت زیب وزینت والا لباس پہن کر بالکل مسجد میں نہ آئے۔

زیب وزینت والا لباس پہن کر مسجد میں آنے کے معاملہ میں بھی مرد اور عورت کا فرق ہے۔ عورت کا ایسے لباس میں مسجد کی طرف آنا منع ہے جبکہ مرد کے لئے منع نہیں ہے۔ جس طرح حدیث پاک میں آتا ہے:

عن عائشة قالت بينما رسول الله ﷺ جالس في المسجد اذ دخلت

[1] کفایہ

امرأة من مُزَینة تدخل فی زینة لها فی المسجد فقال النبی ﷺ "ایها الناس! انهوا نساء کم عن لبس الزینة والتبختر فی المسجد فان بنی اسرائیل لم یلعنوا حتی لبس نساء هم الزینة و تبخترن فی المساجد" ۱؎

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مسجد (نبوی) میں تشریف فرما تھے کہ قبیلہ مزینہ کی ایک عورت زیب وزینت (والے لباس) سے مزین مسجد میں آگئی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے لوگو! اپنی عورتوں کو زیب وزینت والا لباس پہن کر اور ناز و انداز کے ساتھ چل کر مسجد میں آنے سے روکو، کیونکہ بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی تھی جب تک ان کی عورتوں نے زیب وزینت والا لباس پہننا اختیار نہیں کیا تھا اور وہ ناز ونخرہ کے ساتھ مسجدوں میں نہیں چلنے لگی تھیں"۔

فائدہ نبی کریم ﷺ نے اس حدیث شریف میں عورتوں کو زیب وزینت والا لباس پہن کر اور ناز و انداز کے ساتھ مسجد میں آنے سے منع فرمادیا تھا۔ جب عورت کا مسجد میں آنا اس انداز سے منع ہے تو بازاروں میں ناز ونخرہ، بے پردگی اور میک اپ کر کے چلنا کس طرح درست ہے۔ خدارا غور کیجئے۔

یہ پابندی صرف عورتوں پر ہے مردوں پر نہیں بلکہ مردوں کے لئے تو صاف ستھرے اور اچھے کپڑے پہن کر مسجد میں آنا افضل ہے۔

☆☆☆☆☆☆

۱؎ ابن ماجہ شریف ج ۲ حدیث ۴۰۰۱، الترغیب والترھیب حدیث ۲۹۹۵

﴿خوشبو لگا کر مسجد کے اندر نماز پڑھنے میں مرد اور عورت کا فرق﴾

جس طرح زیب وزینت والا لباس پہن کر مسجد کے اندر نماز پڑھنے میں مرد وعورت کا فرق ہے اسی طرح خوشبو لگا کر مسجد میں آنے اور نماز پڑھنے میں بھی مرد وعورت کا فرق ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کی وضاحت موجود ہے، ملاحظہ فرمائیے:

۱﴾...... حضرت موسیٰ بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک عورت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری اور اس سے خوشبو آ رہی تھی، انہوں نے اس عورت سے فرمایا

"این تریدین یا امة الجبار؟ قالت الی المسجد، قال و تطیبت له؟ قالت نعم۔ قال فارجعی فاغتسلی فانی سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقبل الله من امرأة صلوة خرجت الی المسجد وریحها تعصف حتی ترجع فتغتسل"[1]

ترجمہ ﴾اے جبار (اللہ) کی بندی! کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا، مسجد کی طرف (جا رہی ہوں) انہوں نے فرمایا اور تو نے خوشبو لگائی ہوئی ہے؟ وہ کہنے لگی کہ جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ واپس لوٹ جا اور غسل کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اللہ تعالیٰ اس عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا جو مسجد کی طرف اس طرح نکلے کہ اس سے خوشبو مہک رہی ہو، یہاں تک کہ لوٹ جائے اور غسل کرے (کہ خوشبو ختم ہو جائے)"

۲﴾......عن زینب الثقفية ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "اذا خرجت احداکن الی المسجد فلا تقربن طیبا"[2]

ترجمہ ﴾حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب

---

[1] صحیح ابن خزیمہ حدیث ۱۲۸۲ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوداؤد شریف حدیث ۴۱۷۴، الترغیب والترھیب حدیث ۲۹۹۳۔ [2] صحیح ابن عوانہ

تم (عورتوں) میں سے کوئی بھی مسجد کی طرف نکلے تو بالکل خوشبو نہ لگائے"

۳ ......عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم "ایما امرأة اصابت بخورا فلا تشهدن معنا العشاء الآخرة" [۱]

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس عورت نے بخور (خوشبودار لکڑی جلا کر) دھونی لی ہو یعنی خوشبو سلگائی ہو تو وہ ہمارے ساتھ عشاء یعنی آخری نماز میں شریک نہ ہو۔ (یعنی خوشبو لگا کر یا سلگا کر عشاء کی نماز میں بھی مسجد میں نہ آئے)

۴ ...... عن ابی هریرة قال انی سمعت حِبّی اباالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول "لا تقبل صلوة امرأة تطيبت للمسجد حتى تغتسل غسلها من الجنابة" [۲]

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم (یعنی نبی کریم) صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد میں (آنے) کے لئے خوشبو لگائے یہاں تک کہ وہ غسل جنابت جیسا غسل کرے۔ (یعنی جب تک غسل جنابت جیسا غسل نہ کرے گی اس کی نماز قبول نہ ہوگی)

۵ ......عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال "لاتمنعوا اماء الله مساجد الله وليخرجن تفلات" [۳]

ترجمہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ کی لونڈیوں (یعنی عورتوں) کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو، اور انہیں اس حالت میں نکلنا چاہیے کہ انہوں نے خوشبو نہ لگائی ہو"

---

[۱] مسلم شریف۔ ابوداؤد شریف حدیث ۴۱۷۵۔ الترغیب والترھیب حدیث ۲۹۹۴

[۲] ابوداؤد شریف۔ مشکوۃ شریف باب الجماعۃ وفضلھا۔

[۳] ابوداؤد شریف۔ مسند امام احمد

۶﴿.....عن میمونة بنت سعد عن النبی ﷺ قال "ما من امرأة تخرج فی شهرة الطیب فینظر الرجل الیها الا لم تزل فی سخط الله حتی ترجع الی بیتها"[۱]

ترجمہ ﴿حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا "جب بھی عورت گھر سے خوشبو مہکاتی ہوئی نکلتی ہے اور لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہوں تو وہ اپنے گھر واپس آنے تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہوتی ہے"

فائدہ ﴿مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ واضح ہو گیا کہ عورت کے لئے یہ پابندی ہے کہ اگر وہ مسجد کا ارادہ کرے تو خوشبو وغیرہ لگا کر نہ نکلے۔ یہ بھی مرد اور عورت کی نماز میں ایک واضح (بیرونی) فرق ہے۔ عورت کے لئے خوشبو لگا کر باہر نکلنا منع ہے جبکہ مرد کے لئے یہ عمل بہتر ہے۔ حدیث نمبر ۶ میں مطلقاً باہر نکلنے کا ذکر ہے یعنی وہ مسجد میں جائے یا بازار وغیرہ میں کہیں بھی جائے اور اس نے خوشبو لگائی ہو اور وہاں مرد بھی موجود ہوں تو اللہ کریم اس عورت سے ناراض ہو گا۔

عام جگہوں اور عام مجلسوں میں عورت کا خوشبو لگا کر باہر نکلنا بہت خطرناک ہے اگر مجبوراً کبھی باہر جانا پڑے تو خوشبو لگا کر اور میک اپ کر کے باہر نہ جانا چاہئے۔ اس پابندی کے علاوہ اور بھی پابندیاں ہیں، ان کا ذکر آگے آئے گا۔

جو پابندیاں شریعت مطہرہ نے لگائی ہوئی ہیں ان پر عمل کرنا ہر عورت کے لئے بہت اہم اور ضروری ہے اور اسی میں خواتین کی کامیابی ہے۔ آج عورت نہ یہ پابندیاں کرتی ہے اور نہ ہی اس کا مسجد میں جانا مناسب ہے۔

آج کی اکثر عورتیں بہت ہی آزاد اور غیر محتاط ہیں۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تو اپنے دور کی معمولی سی آزادی دیکھی تو

---

[۱] المعجم الکبیر للطبرانی۔

انہوں نے مستورات کو مسجدوں میں جانے سے روک دیا چہ جائیکہ آج کی آزادی اور بے حیائی کے دور میں ۔ آج کل تو سخت احتیاط کی ضرورت ہے ۔ آپ نے کچھ احادیث مبارکہ اس بارے میں پہلے پڑھی بھی ہیں۔

عورت اگر مسجد میں جانے گی تو راستہ میں بھی مردوں سے میل جول ہوگا اور مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اور نکلتے ہوئے بھی مردوں سے اختلاط ہوگا تو پھر یہ بھی تباہی، بربادی اور فحاشی پھیلنے کی ایک صورت بن جائے گی۔

خدارا حضور ﷺ کے ارشادات عالیہ پر عمل کرتے ہوئے گھر میں ہی خواتین نماز ادا کریں، یہی ان کے لئے بہتر ہے۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیم بھی یہی ہے۔

اللہ کریم تمام عورتوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ



﴿سلام پھیرنے کے بعد عورتوں کا جلدی نکلنا﴾

امام کے سلام پھیرنے کے بعد عورتوں کا مسجد سے جلدی نکلنے کا معمول تھا اور مردوں کو تھوڑی دیر رکنا پڑتا تھا تا کہ مسجد سے نکلنے والی عورتوں سے ان کی مڈبھیڑ اور میل جول نہ ہو جائے۔ یہ رسول مقبول ﷺ کے زمانہ اقدس کی بات ہے۔ یہ بھی مرد اور عورت کی نماز کا ایک اہم فرق ہے۔ دلائل ملاحظہ فرمائیے۔

۱﴾......عن الزھری قال حدثنی ھند بنت الحارث ان ام سلمة زوجه النبی ﷺ اخبرتها ان النساء فی عهد رسول الله ﷺ کن اذا سلمن من المکتوبة قمن وثبت رسول الله ﷺ و من صلی من الرجال ماشاء الله فاذا قام رسول

اللہ ﷺ قام الرجال۔ [1]

ترجمہ امام زہری سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ہند بنت حارث نے حدیث بیان کی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتیں جب فرض نماز کا سلام پھیرتی تھیں تو (فوراً) کھڑی ہو جاتی تھیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ اور وہ مرد جو نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، جتنی دیر اللہ چاہتا تھا ٹھہر جاتے تھے پھر جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو سب مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

۲۔۔۔۔۔۔عن عائشہ قالت ان کان رسول اللہ ﷺ لیصلی الصبح فلینصرف النساء متلفعا بمروطھن مایعرفن من الغلس۔ [2]

ترجمہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو عورتیں نماز سے فارغ ہو کر واپس چلی جاتیں، اس حال میں کہ وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی ہوتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

فائدہ ان دونوں حدیثوں سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ اگر عورتیں مسجد میں چلی جاتیں تو یہ مردوں سے پہلے مسجد سے نکل جاتیں تاکہ مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور میل جول نہ ہو، یہ حکم عورت کے لئے ہے مرد کیلئے نہیں۔

ان احادیث مبارکہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جن کاموں سے معاشرہ میں خرابی اور فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو امام وقت (خلیفہ یا سربراہ) کے لئے ضروری ہے کہ وہ رعایا کے احوال کا خیال رکھے اور احتیاط سے کام لے کہ کوئی خرابی کی صورت پیدا نہ ہو جائے۔ جو کام منع یا حرام ہیں اور فتنہ وفساد کی طرف لے جانے والے ہیں چھوٹے بڑے تمام انسانوں کو ان سے بچنا چاہئے۔

---

[1] صحیح بخاری شریف، کتاب الصلوٰۃ، باب خروج النساء الی المساجد باللیل والغلس

[2] حوالہ مذکورہ

۳﴾......عن هند بنت الحارث عن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم قام النساء حين يقضى تسليمة ويمكث هو فى مقامه يسيرا قبل ان يقوم قال نرى والله اعلم ان ذالك كان لكى تنصرف النساء قبل ان يدركهن من الرجال [1]

ترجمہ ﴾حضرت ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو آپ کے سلام پھیرتے ہی عورتیں اٹھ کھڑی ہوتی تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے سے پہلے اپنی جگہ میں تھوڑی دیر ٹھہر جاتے تھے۔ (زہری) کہتے ہیں کہ ہمارا یہ خیال ہے اور (آگے) اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ (آپ کا ٹھہرنا) اس لئے تھا کہ نماز سے فارغ ہونے والے مردوں کے ان کے پاس آنے سے پہلے عورتیں چلی جائیں۔

۴﴾...... عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلى الصبح بغلس فينصرفن نساء المؤمنين لا يعرفن من الغلس اولا يعرف بعضهن بعضا [2]

ترجمہ ﴾حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے اور مسلمان نماز پڑھ کر چلی جاتی تھیں اور وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں، یا (یہ کہا) کہ وہ آپس میں ایک دوسری کو نہ پہنچانتی تھیں۔

فائدہ ﴾احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور کتنا اچھا اور اعلیٰ دور تھا پھر بھی اس قدر احتیاط تھی کہ کہیں مرد اور عورتیں اکٹھے نہ ہو جائیں۔

جو زمانہ اور دور امتِ محمدیہ کا سب سے اعلیٰ تھا اس میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مسجد کے مقابلے میں "ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں" اور کہیں

---

[1] صحیح بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ النساء خلف الرجال۔ [2] حوالہ مذکورہ

خواتین سے مخاطب ہو کر فرماتے تھے کہ "تمہارے گھر تمہارے لئے بہتر ہیں" یہ تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ اس دور کے تھوڑی دیر بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے روک دیا تھا اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی ان کی ہی تائید فرمائی تھی۔

اچھی طرح سوچ لیں کہ ہم اگر اب ان کو مسجدوں میں بلواتے ہیں تو کیا یہ دور پہلے دور سے بہتر ہو گیا ہے، اچھی طرح سوچئے۔

۵ ...... ابوحنیفة عن حماد، عن ابراهیم عن الشعبی عن ابن عمران ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الخروج لصلوة الغداء والعشاء للنساء فقال رجل اذا یتخذونه دغلا فقال ابن عمر اخبرك عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وتقول هٰذا [1]

ترجمہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت حماد سے وہ حضرت ابراہیم سے، وہ امام شعبی سے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو فجر اور عشاء کی نماز کے لئے (مساجد میں) نکلنے کی رخصت عطا فرمائی ہے تو ایک آدمی [2] نے کہا "تب لوگ اس (رخصت) کو مکر و فریب کا جال بنا لیں گے"۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خبر دے رہا ہوں اور تم یہ کہہ رہے ہو۔

فائدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ رخصت دیکھ کر پھر بھی اس آدمی یعنی حضرت بلال بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ لفظ کہنا کہ لوگ اس اجازت کو مکر و فریب کا جال بنا لیں گے ظاہری طور پر یہ غیر مناسب سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن انہوں نے اس دور کی

---

[1] مسند امام اعظم، کتاب الصلوٰة، باب من شهد الفجر والعشاء فی جماعة

[2] ایک دوسری روایت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لفظ کہنے والے حضرت بلال تھے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے تھے۔

معمولی سی آزادی دیکھ کر یہ الفاظ کہے تھے، جس طرح حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد آپ پڑھ چکے ہیں۔

اس حدیث پاک میں جو بیان ہے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ علمائے کرام نے اس رخصت کو بوڑھی عورتوں پر محمول کیا ہے جو جوانی کے جذبات سے خالی ہو چکی ہیں۔ پھر بھی ان کے لئے گھر ہی بہتر ہیں یہ اجازت بھی اس پابندی کے ساتھ ہے کہ زینت، بناؤ سنگھار اور خوشبو سے پرہیز کریں جیسے کہ گزر چکا ہے۔

ہمارے موجودہ معاشرے کو دیکھ کر تو علمائے کرام نے بڑی عمر کی عورتوں کے لئے بھی مسجد میں اسی طرح جانا مکروہ بتایا ہے کیونکہ موجودہ دور میں بدکرداری اور بداعمالی کی ہر طرف آندھیاں چل رہی ہیں اور بدتمیزی کا ہر طرف طوفان برپا ہے، بوڑھا ہو یا جوان اس دور میں بچنا ہی بہتر ہے۔

ممکن ہے کہ حضرت بلال بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے زمانے کی بڑھتی ہوئی کچھ آزادی اور بے احتیاطی دیکھ کر اس طرح اپنے خیال کا اظہار کیا ہو لیکن چونکہ یہ کہنا ظاہری طور پر بے محل اور بے موقع تھا کہ ظاہری طور پر حدیث پاک کا صاف مقابلہ نظر آتا تھا اس لئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سخت برہم ہو گئے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں عورتیں شرعی مسائل کے حصول کے لئے بھی مسجدوں میں حاضر ہونا اپنی مجبوری سمجھتی تھیں کیونکہ اسی وقت تو اسلام کے احکام نازل ہونا شروع ہوئے تھے اور آج کل تو یہ مقصد بھی پیش نظر کم ہوتا ہے کہ دینی مسائل اپنی پوری وسعت کے ساتھ عام ہو چکے ہیں، اور اردو زبان میں کتابیں چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ضروری مسائل گھر کے کسی پڑھے لکھے آدمی سے جانے جا سکتے ہیں یا پھر

۱؎ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے سجدہ کرتے ہوئے اس طرح ترتیب وار ہاتھ اور گھٹنے نہ رکھ سکے تو جس طرح آسانی ہو اس طرح سجدہ کر لے۔

پڑھی لکھی مذہبی خواتین سے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بچیوں کو دینی تعلیم دینے کے لئے بے شمار دینی مدارس قائم کئے گئے ہیں، موجودہ مکدّر اور گندی فضا میں تو یہی بہتر ہے کہ خواتین مساجد میں جانے کی بجائے بیان کردہ دوسرے ذرائع سے دینی اور مذہبی معلومات حاصل کرلیں۔

اللہ کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین



سجدہ کرنے کے بعد آنکھیں بند کرنے کا حکم عورتوں کو ہے مردوں کو نہیں

اگر عورت نماز کی حالت میں شامل ہو جائے تو اسے مردوں کے سجدہ کرتے وقت جماعت میں آنکھیں بند کرنے کا حکم ہے، مردوں کو نہیں یہ بھی مردوں اور عورتوں کی نماز میں ایک واضح فرق ہے۔حدیث پاک میں ہے:

﴿……خیر صفوف الرجال المقدم وشرها المؤخر وخیر صفوف النساء المؤخر وشرها المقدم، یامعشر النساء اذا سجد الرجال فاغضضن ابصار کن لا ترین عورات الرجال من ضیق الازار - [1]

ترجمہ ﴿ آدمیوں کی سب سے بہتر صف پہلی ہے، اور سب سے خراب صف (کم ثواب والی) آخری صف ہے اور عورتوں کی سب سے بہتر صف آخری ہے اور سب سے خراب صف پہلی ہے۔اے عورتوں کے گروہ! جب آدمی سجدہ کریں تو تم اپنی نظریں جھکالیا کرو تاکہ تہبند چھوٹے اور تنگ ہونے کی وجہ سے آدمیوں کی شرمگاہوں کو نہ دیکھ سکو۔

اس طرح کی ایک حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جسے

[1] مسند امام احمد بن حنبل ۲/۲۷۷

امام بزار نے کشف الاستار میں اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں بیان کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۲﴾......عن مولاة لاسماء بنت ابی بکر عن اسماء قالت سمعت النبی ﷺ یقول "من کان منکن یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلاترفع رأسھا حتی ترفع رؤوسا کراھیۃ ان ترین عورات الرجال لقصر اوزارھم، و کانوا اذذاک یترددون النمر۔ [1]

ترجمہ﴾ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی لونڈی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو عورت بھی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے وہ اپنے سروں کو اتنی دیر تک نہ اٹھائیں جب تک ہم اپنے سروں کو نہ اٹھالیں، یہ حکم اس بات کو ناپسند کرنے کی وجہ سے ہے کہ خواتین مردوں کی شرمگاہوں کو نہ دیکھ لیں کیونکہ ان کی چادریں چھوٹی ہوتی تھیں اور صحابہ کرام ان دنوں اون کی ایسی چادریں اوڑھتے تھے جن پر سفید اور سیاہ لکیریں ہوا کرتی تھیں۔

فائدہ﴾ چونکہ اس وقت بعض صحابہ کرام کے مالی حالات اتنے خوشگوار نہ تھے کہ بڑی چادریں اوڑھ سکیں، وہ چھوٹی چادریں اوڑھ کر نماز پڑھنے کے لئے آتے تھے جس کی وجہ سے کبھی کچھ حضرات کے معمولی بے پردہ ہونے کا خدشہ ہوتا تھا لہٰذا نبی اکرم ﷺ خواتین کو سر اوپر نہ اٹھانے کا حکم فرمایا کرتے تھے اس حدیث پاک میں عورتوں کا مسجد میں جانا ثابت ہوتا ہے لیکن نبی کریم ﷺ نے کچھ پابندیاں لگا کر اجازت دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ ان کے لئے ان کے گھر بہتر ہیں اور ثواب بھی ان کو گھر میں نماز ادا کرنے میں زیادہ ہے۔ مکمل تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

[1] مجمع الزوائد ۹۳/۲

﴿٣﴾ ......عن سهل بن سعد قال كن النساء يؤمنون فی عهد رسول الله ﷺ فی الصلوة ان لا یرفعن رؤوسهن حتی یأخذ الرجال مقاعدهم من الارض من ضیق الثیاب قال بشر و قد سمعته من ابی حازم ۔[1]

ترجمہ ﴿ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نماز کے بارے میں خواتین کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنے سروں کو نہ اٹھائیں یہاں تک کہ مرد اپنی اپنی جگہ سنبھال لیں (یہ حکم) کپڑوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے تھا حضرت بشر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ میں نے یہ روایت حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے سنی ہے

﴿٤﴾ ......عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ کان یامر الرجال ان یفترشوا الیسری وینصبوا الیمنی فی التشهد ویأمر النساء ان یتربعن، وقال یا معشر النساء لاترفعن ابصارکن من صلاتکن تنظرن الی عورات الرجال۔ [2]

ترجمہ ﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مردوں کو سجدے میں کھلا کھلا رہنے کی تلقین فرماتے اور عورتوں کو سجدے میں سمٹ کر رہنے کا حکم فرماتے، مردوں کو حکم فرماتے کہ تشہد میں بایاں پاؤں بچھائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں، نیز خواتین کو چارزانو ہو کر بیٹھنے کا حکم فرماتے اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عورتوں کے گروہ! نماز کے دوران اپنی نظریں بلند نہ کرو کہ تم مردوں کے ستر کی طرف دیکھ سکو۔ (یعنی اگر کبھی مسجد میں جاؤ اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو تو اپنی نظریں جھکا کر رکھو تا کہ مردوں کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ پڑے)

فائدہ ﴿ ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ

---

[1] صحیح ابن حبان حدیث ٢٢٠٧

[2] السنن الکبری للبیہقی ۔ مطبوعہ ملتان

مردوں کی طرح کھلا کھلا رہ کر یعنی اپنی اعضا کو علیحدہ علیحدہ رکھ کر سجدہ نہ کریں بلکہ سمٹ کر سجدہ کریں، پہلے عورتوں کو چارزانو ہو کر سجدہ کرنے کا حکم تھا جیسا کہ آخری حدیث پاک میں بھی ہے، پھر بعد میں اپنے اعضاء کو ملا کر (بیان کردہ) طریقہ کے مطابق سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے کہ جب تک مرد جماعت کے بعد اپنی اپنی جگہ پر نہ چلے جائیں عورتیں اتنی دیر تک اپنے سروں کو اونچا نہ کریں تاکہ مردوں کے ستروں پر نظر نہ پڑے۔ یہ حکم بھی عورتوں کے لئے ہے مردوں کیلئے نہیں ہے۔ مردوں اور عورتوں کی نماز میں یہ بھی ایک فرق ہے۔

......قابل غور

بندہ نے احادیث کے حوالہ جات سے ثابت کر دیا ہے کہ مردوں اور عورتوں کی ادائیگی نماز میں اندرونِ نماز اور بیرون نماز کافی جگہوں میں فرق ہے احادیث شریفہ کے حوالہ جات بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔

اب مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی عبارت پڑھئے کہ وہ کیا کہتے ہیں

''پھر اپنی طرف سے یہ حکم لگانا کہ عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد زیر ناف اور عورتیں سجدہ کرتے وقت زمین پر کوئی اور ہیئت اختیار کریں اور مرد کوئی اور یہ دین میں مداخلت ہے۔ یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے شروع کر کے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہنے تک عورتوں اور مردوں کے لئے ایک ہیئت اور شکل کی نماز ہے۔ سب کا قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ استراحت، قعدہ اور ہر ہر مقام پر پڑھنے کی دعائیں یکساں ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکور واناث کی نماز کے طریقے میں کوئی فرق نہیں بتایا'' [1]

---

[1] صلوٰۃ الرسول صفحہ ۱۹۰، ۱۹۱

مولانا کا یہ لکھنا بالکل غلط ہے اور قرآن حمید اور حدیث پاک میں اس کا ثبوت نہیں ہے۔آپ نے اس حقیر کے حوالہ جات جو حدیث پاک کے دیئے گئے ہیں پڑھے ہیں اور مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق معلوم کرلیا ہے۔مثلاً سجدہ اور قعدہ وغیرہ کافی جگہوں میں فرق ہے۔

اب اگر یہ کہا جائے تو بجا ہوگا کہ اگر مولانا محمد صادق صاحب کو یہ حدیثیں معلوم نہیں تھیں جو اس حقیر نے باحوالہ لکھیں ہیں تو یہ ان کی جہالت ہے۔اور اگر احادیث مبارکہ معلوم ہونے کے باوجود یہ لکھ دیا ہے کہ یہ دین میں مداخلت ہے تو ہم اگر یہ کہیں کہ یہ مولانا کی دین میں حماقت ہے تو یہ بھی بالکل بجا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ پڑھنے اور ان پر صحیح طریقہ سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے پاس سے غلط باتیں کرنے اور دوسروں کو بدنام کرنے سے محفوظ فرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ تیسرا باب ﴾

مذاہب اربعہ کی روشنی میں

مردوں اور عورتوں کی
نماز میں فرق

حافظ محمد اکرم مجددی

مذاہب اربعہ اور مرد وعورت کی نماز میں فرق

مرد وعورت کی نماز کے بارے میں جب ہم نے مختلف مسالک فقہ کی کتب کا جائزہ لیا تو حیرت انگیز اتفاق رائے سامنے آیا اور یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ مذاہب اربعہ کے اکابر یعنی امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رحمهم الله عليهم اجمعين اوران کے جلیل القدر متبعین ائمہ وعلماء احناف شوافع، مالکیہ اور حنابلہ اس مسئلہ میں متفق ہیں کہ عورت اور مرد کی نماز کے اندر کئی معاملات میں اختلاف ہے اوران کے طریقہ نماز میں کافی فرق ہے۔

خصوصی طور پر عورت کا ہاتھ اٹھانا، سجدہ کرنا اور قعدہ وغیرہ کئی کاموں میں فرق ہے۔اب یہ حقیر مذاہب اربعہ کی معتبر کتب میں سے بطور ثبوت چند کتب کے حوالہ جات پیش کرتا ہے۔انہیں اچھی طرح پڑھیے اور قلب سلیم سے سوچیے تا کہ حق سے اچھی طرح آگاہی ہو جائے (واللہ ولی التوفیق)

حنفی فقہا کا موقف

امام ابوالحسن علی بن ابی بکر فرغانی حنفی صاحب ہدایہ کی تحقیق

والمرأة ترفع يديها حذاء منكبيها هو الصحيح لانه استرلها وقال ايضاً والمرأة تنخفض في سجودها وتلزق بطنها بفخذيها لان ذلك استرلها وان كانت امرأة جلست على اليتها واخرجت رجليها من الجانب الايمن استرلها۔ [1]

ترجمہ ......اورعورت اپنے ہاتھ دونوں کندھوں کے برابر تک اٹھائے گی۔یہی

---

[1] ہدایہ شریف ۹۲/۱، ۹۳

صحیح ہے کیونکہ یہ اس کیلئے زیادہ پردہ کی بات ہے۔ اور یہ بھی فرمایا، اور عورت سجدے میں سمٹی ہوئی رہیگی اور اپنے پیٹ کو دونوں رانوں کے ساتھ ملائے گی۔ کیونکہ یہ اس کیلئے زیادہ پردہ کی صورت ہے اور اگر عورت (نماز پڑھ رہی ہو) تو اپنے (بائیں) سرین پر بیٹھے گی اور اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکالے گی۔ اس لئے کہ اس صورت میں اس کیلئے زیادہ پردہ ہے۔

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور مرد و عورت کی نماز میں فرق

امام محمد بن ادریس شافعی کی تصنیف جو ان کے شاگرد رشید امام مزنی کی روایت منقول ہے اور فقہ شافعی کے مستند ترین ماخذ میں شمار کی جاتی ہے اس میں عورتوں کے طریقہ نماز کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(قال شافعی) وقد ادب الله تعالٰی النساء بالاستتار و ادبهن بذلك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم واجب للمراة فی السجود ان تضم بعضها الی بعض وتلصق بطنها بفخزها وتسجد کا ستر مالکون لهاوهکذا حب لها فی الرکوع ان تکفت جلبابها و تجافیه راکعة وساجدة علیها لئلا تصفها ثیابها۔ [1]

ترجمہ ……امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے عورتوں کو چھپ کر رہنے (یعنی باپردہ رہنے) کا ادب سکھایا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عورتوں کو یہی ادب سکھایا ہے۔ اور میں عورتوں کے لئے حالت سجدہ میں یہ پسند کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بدن کے ایک حصہ کو دوسرے حصے سے ملائے اور اپنے پیٹ کو ران سے چپکائے اور اسطرح سجدہ کرے جو اسکے لئے زیادہ سے زیادہ چھپانے والا ہو۔ اسی طرح عورت کے لیے رکوع جلسہ اور پوری نماز میں یہی پسند کرتا ہوں کہ عورت اس حالت پر رہے جو اس کیلئے سب سے زیادہ پردے والی نماز ہو اور میں پسند کرتا ہوں کہ رکوع اور سجدہ میں چادر کو

[1] کتاب الام ۱/۱۰۰

کشادہ رکھے تاکہ کپڑوں سے اس کے بدن کے خدوخال نمایاں نہ ہوں۔

فائدہ ......ملاحظہ فرمائیے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کس وضاحت کے ساتھ عورت کو رکوع سجدہ اور پوری نماز میں زیادہ سے زیادہ سمٹ کر اور بدن کے ایک حصہ کو دوسرے سے ملا کر رہنے کی ہدایت فرما رہے ہیں۔

امام نووی شافعی کی تحقیق

یسن ان یجا فی مرفقیه عن جنبه ویر فع بطنه عن فخذ یه وتضم المراة بعضها الی بعض روی البراء بن عازب رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جنح وروی جنح (والجنح الخاوی) وان کانت امراة ضمت بعضها الی بعض لان استرلها -[1]

ترجمہ ......سنت یہ ہے مرد اپنی دونوں کہنیوں کو (سجدے) میں اپنے پہلو سے جدا رکھے اور اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے اٹھا کر رکھے اور اگر عورت ہے تو اپنے بعض جسم کو بعض کے ساتھ یعنی ایک دوسرے سے ملا کر رکھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو بازوں کو جھکاتے اور تمام اعضاء جدا جدا رکھتے۔ اور اگر عورت ہو تو وہ اپنے جسم (کے اعضاء) کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھے کیونکہ یہ کے لئے زیادہ پردہ کی بات ہے۔

امام شافعی کتاب الام میں فرماتے ہیں:

زیادہ باعث ستر ہے اور ساری نماز میں ستر کا اہتمام کرے یہ طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے آج تک امت میں متفق علیہ اور عملاً متواتر ہے۔ صحابہ کرام تابعین اور ائمہ مجتہدین میں سے کسی نے بھی اس پر انکار نہیں کیا۔ بلکہ ائمہ اربعہ کا اس

---

[1] شرح المهذب ۳/۴۴۔

پر اجماع ہے چونکہ خواتین کے ستر اور پردہ کو خاص اہمیت دی گئی ہے اس لئے ائمہ اربعہ نے رکوع سجود اور قعدے وغیرہ کی ہیئت میں مرد اور عورت کے فرق کو ملحوظ رکھا اور اس میں اصل علت اسی ستر پوشی کو قرار دیا ہے۔ [1]

﴿مالکی فقہاء کا موقف﴾

فقہ مالکی کی مشہور کتاب اقرب المسالک الی مذہب الامام مالک میں رکوع کا بیان کرتے ہوئے یہ عبارت درج ہے۔

مجافاة رجل مرفقیه جنبیه ـ

ترجمہ﴾......آدمی کی دونوں کہنیاں اس کے دونوں پہلوؤں سے جدا جدا رہیں۔

دو صفحات کے بعد سجدے کے بیان میں اقرب المسالک کی یہ عبارت ہے۔

ومجافاة رجل فیه بطنه بفخذیه مرفقیه ورکبتیه و ضبعیه جنبیه وسطاً ـ

ترجمہ﴾......یعنی سجدے میں مرد کا اپنے پیٹ کو رانوں سے علیحدہ رکھنا (مطلوب ہے) اور اسی طرح کہنیوں گھٹنوں، بازوں اور پہلوؤں کو درمیانہ درجہ سے کشادہ رکھنا (مطلوب) ہے

الشرح الصغیر علی اقرب المسالک الی مذہب الامام مالک کی عبارت اس طرح ہے۔وندب (مجافاة) ای مباعدت (رجل فیه) ای السجود (بطنه بفخذیه) فلا یجعل بطنه علیها (و) مجافاة (مرفقیه ورکبتیه) ای عن رکبتیه ومجافاة (ضبعیه) بضم الباء الموحدة تثنیة ضبع مافوق المرفق فی الابط (جنبیه) ای عنهما مجافاة (وسطاً) فی الجمع واما المراة فتکون منضمة فی جمیع احوالها۔ [2]

---

[1] کتاب الام بحوالہ خواتین کی نماز از محمد عبدالمعبود

[2] الشرح الصغیر ۱/ ۳۲۸، ۳۲۹ مطبوعہ دار المعارف مصر

ترجمہ ...... آدمی کیلئے مستحب عمل یہ ہے کہ وہ سجدہ کی حالت میں اپنے پیٹ اور رانوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ رکھے اور اپنے پیٹ کو رانوں پر نہ رکھے، اور اپنی کہنیاں گھٹنوں سے جدا رکھے۔ اور اپنے پہلوؤں کو بازوں سے جدا رکھے۔ (ضبعیہ باء کی ضمہ سے ہے اور ضبع کا تثنیہ ہے یہ کہنی کے اوپر بغل تک کے حصے کو کہتے ہیں) ان تمام صورتوں میں اعتدال قائم رکھے یعنی بازوں وغیرہ کو بہت زیادہ نہ پھیلائے اور عورت ان تمام صورتوں میں سمٹی ہوئی رہے۔

فائدہ ...... مردوں کا طریقہ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ عورت ہر حال میں سمٹی ہوئی رہے گی۔ یہ بھی مردوں اور عورتوں کی نماز میں میں فرق کی صورتیں ہیں۔

امام ابوزید قیروانی مالکی کی تحقیق

امام ابوزید قیروانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

وهی فی هيئة الصلوة مثله غير انها تنضم ولا تخرج فخذيها ولا عضديها فتكون منضمة مزوية فی جلوسها وسجودها۔ [1]

ترجمہ ...... عورت نماز کی حالت میں مرد ہی کی طرح ہے مگر یہ کہ عورت اپنے آپ کو ملا کر رکھے گی۔ اپنی رانیں اور بازو کھول کر نہیں رکھے گی۔ پس عورت اپنے جلسہ اور سجدہ دونوں میں خوب سمٹی رہے گی۔

علامہ دردیر مالکی اور انکی کتاب کے مُحَشِّی کی مرد و عورت کی نماز میں فرق کی تحقیق

شیخ احمد دردیر عدوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ شرح مختصر خلیل بن اسحاق میں فرماتے ہیں

ان المراة ينب كونها منضمة فی ركوعها وسجودها۔

---

[1] الرسالۃ بحوالہ نصب العمود از مولوی عبدالحق ہاشمی مہاجر مکی غیر مقلد

ترجمہ: یقیناً عورت کیلئے رکوع اور سجدے میں سمٹے ہوئے رہنا مستحب ہے۔

شرح کبیر کے حاشیے پر شیخ شمس الدین محمد عرفہ دسوقی مالکی تحریر فرماتے ہیں۔(قولہ یندب کونها منضمة) ای بحیث تلصق بطنها بفخذیها ومر فقیها بر کبتیها۔[1]

ترجمہ:...... علامہ دردیر کا قول کہ (عورت کا سمٹے ہوئے ہونا مستحب ہے) اس کا ملطب یہ ہے (عورت سجدہ اس طرح کرے گی) کہ اس کا پیٹ اس کی رانوں سے ملا ہوا ہو اور اس کی دونوں کہنیاں دونوں گھٹنوں سے چپکی ہوئی ہوں۔

حنبلی فقہا اور مرد و عورت کی نماز میں فرق

الامام الشیخ ابوالقاسم عمر بن الحسین خرقی حنبلی (متوفی ۳۳۴ھ) اپنی کتاب المختصر میں فرماتے ہیں:

والرجل والمراة فی ذلك سواء الاان المراة تجمع نفسها فی الرکوع والسجود وتجلس متربعةوتسدل رجلیها فتجعلهما فی جانب یمینها

قال الشارح الشیخ الامام العلامة ابو عبدالله بن احمد بن محمد بن قدامة رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۲۰ھ)۔

الاصل ان یثبت فی حق المراة من احکام الصلاة ماثبت للرجال لان الخطاب یشملهما غیر انها خالفته فی ترك التجافی لانها عورة فاستحب لها جمع نفسها لیکون استرلها فانه لا یؤمن ان یبدو منها شیء حال التجافی وذلك فی الافتراش قال احمد والسدل اعجب الیّ و اختاره الخلال۔

قال علی کرم الله وجهه اذا صلت المراة فلتحتفر ولتضم

[1] حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر ۱/۲۴۹، ۲۵۰

فخذيها وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ کان يأمر النساء ان يتربعن فی الصلوة ۔[۱]

ترجمہ ﴾...... امام ابوالقاسم الشیخ عمر بن حسین خرقی حنبلی (التوفی ۳۳۴ھ) اپنی کتاب ''المختصر'' میں فرماتے ہیں کہ

''مرد اور عورت اس میں (نماز میں) برابر ہیں۔ سوائے اس کے کہ عورت رکوع اور سجدے میں اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھے، اور چہار زانو بیٹھے یا سدل کرے کہ اپنے دونوں پاؤں کو دائیں جانب نکال کر (بیٹھے)''

(اس کتاب کے) شارح شیخ الاسلام علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصل (حکم) یہ ہے کہ عورت کے حق میں نماز کے وہی احکام ثابت ہوں جو مرد کے حق میں ثابت ہیں کیونکہ خطاب دونوں کو شامل ہے لیکن عورت تو وہ ترکِ تجافی میں مرد کی مخالفت کرے گی (یعنی عورت مرد کی طرح زانو پیٹ سے دور نہیں رکھے گی بلکہ ملا کر رکھے گی) کیونکہ عورت پردہ کی چیز ہے لہٰذا اس کے لئے اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھنا مستحب ہے۔ تاکہ یہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردہ کا سبب بن جائے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے عورت کے لئے سدل (یعنی بیٹھنے کے وقت دونوں پاؤں دائیں جانب نکالنا) زیادہ پسند ہے اور اس کو (علامہ) خلال نے اختیار کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جب عورت سجدہ کرے تو خوب سمٹ جائے اور اپنی ران دوسری ران کے ساتھ ملالے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خواتین کو نماز میں چار زانو ہو کر بیٹھنے کا حکم دیتے تھے۔

شیخ شمس الدین بن قدامہ مقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی تائید ﴾

الشیخ قدوۃ الانام امام شمس الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن الشیخ ابوعمر محمد بن

---

[۱] المغنی لابن قدامہ حنبلی ۱/۵۹۹، ۶۰۰

احمد بن قدامہ مقدسی حنبلی (المتوفی ۶۸۲ھ) المغنی کی ''الشرح الکبیر'' میں بھی اسی کی مثل ہی تحریر فرماتے ہیں۔ [1] (یعنی جو اوپر لکھا ہے اسی کی مثل انہوں نے بھی تحریر فرمایا ہے)

فضیلۃ الشیخ صالح بن ابراہیم البلیھی کا بیان

فقہ حنبلی کی ایک مشہور کتاب جس کا نام ''زاد المستقنع'' ہے اور اس کی شرح ''السلسبیل فی معرفۃ الدلیل'' ہے اس میں مردوں کی نماز کا طریقہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

والمرأۃ مثلہ تضم نفسھا وتسدل رجلیھا فی یمینھا۔ [2]

ترجمہ ......اور عورت بھی مرد کی طرح ہے (لیکن) عورت اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھے گی اور اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لے گی۔ (یہ عبارت زاد المستقنع کی ہے)

اس کی شرح کرتے ہوئے ''السلسبیل فی معرفۃ الدلیل'' میں تحریر فرماتے ہیں: قولہ تضم نفسھا (عورت اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھے گی)

عن یزید بن ابی حبیب ان النبی ﷺ مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدتھا فضم اللحم الی الارض فان المرأۃ لیست فی ذالك کالرجل۔ [3]

ترجمہ ......حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جب کہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''جب تم سجدہ کرو تو اپنے بعض گوشت (یعنی سرین) کو زمین پر ملایا کرو کیونکہ عورت سجدہ کرنے میں آدمی کی طرح نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆

---

[1] الشرح الکبیر ۵۹۹، ۶۰۰ [2] زاد المستقنع ۱۱۹ [3] السلسبیل فی معرفۃ الدلیل ۱۱۹

﴿فقہ حنفی کی چند کتب کے حوالہ جات﴾

﴿الشیخ الامام علاء الدین محمد بن احمد بن ابی احمد السمرقندی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۳۹ھ مصنف "تحفۃ الفقہاء" اور عورت کی نماز﴾

(یہ کتاب بدائع الصنائع کا اصل متن ہے اور بدائع الصناع اس کی شرح ہے)

﴿عورت کا تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا﴾

روی محمد بن مقاتل عن اصحابنا، انها ترفع يديها حذاء منكبيها - [1]

ترجمہ ﴾...... حضرت محمد بن مقاتل ہمارے اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ عورت (تکبیر تحریمہ کے وقت) اپنے کندھوں کے برابر تک ہاتھ بلند کرے گی۔

﴿عورت کا سجدہ﴾

فاما المرأة فينبغي ان تفترش ذراعيها وتنخفض ولا تنصب كا نتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذيها لان هذا استرلها - [2]

ترجمہ ﴾...... (مردوں کے سجدہ کا طریقہ بیان کرنے کے بعد امام علاء الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں) لیکن عورت کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنی دونوں کلائیاں (سجدے میں) بچھا کر رکھے اور پست رکھے اور مرد کی طرح اونچی رہ کر (سجدہ نہ کرے) اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملا کر رکھے کیونکہ یہ اس کے لئے زیادہ پردہ کی چیز ہے۔

واما في حق المرأة فذكر محمد في كتاب الآثار "تجمع رجليها

---

[1] تحفۃ الفقہاء ۱۲۶

[2] تحفۃ الفقہاء ۱۳۵

من جانب ولا تنتصب انتصاب الرجل ۔ ۱

ترجمہ ﴿...... لیکن عورت کے حق میں (تو اس کے بارے میں) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الآثار میں ذکر کیا ہے کہ

عورت اپنے دونوں پاؤں ایک طرف سمیٹ (کر نکال لے) اور مردوں کی طرح پاؤں کھڑا نہ کرے۔

﴿نماز میں عورت کا لباس﴾

نماز میں مردوں کے لباس سے متعلق لکھنے کے بعد لکھتے ہیں:

فاما فی حق المرأة فالمستحب ثلاثة اثواب فی الروایات کلها ازار ودرع وخمار وان صلت فی ثوب واحد متوشحة به او قمیص واحد صفیق لا یجز لها اذا کان رأسها او بعض جسدها مکشوفا الا اذا ستوت بالثوب الواحد رأسها وجمیع جسدها سوی الوجه والکفین فحینئذ یجوز ۔ ۲

ترجمہ ﴿...... لیکن عورت کے حق میں تمام روایات کے مطابق تین کپڑے ہیں، چادر، قمیص اور اوڑھنی اور اگر ایک ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جو اوپر اوڑھا ہوا ہو یا ایک باریک قمیص ہو جو کف دار ہو جس کو گلے سے کھلا چھوڑا ہوا ہو (اس کپڑے کے اوڑھنے سے) جب اس کا سر یا جسم کا کچھ حصہ کھلا ہوا ہو تو نماز جائز نہ ہوگی مگر جب وہ ایک کپڑے سے اپنا سر اور تمام جسم ڈھانپ لے کہ چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے سوا (کوئی حصہ کھلا ہوا نہ ہو) تو اس وقت نماز جائز ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆

---

۱ تحفۃ الفقہاء ۱۳۷۔ ۲ تحفۃ الفقہاء ۱۴۶

مرد اور عورت کی نماز میں پچیس چیزوں کا فرق

ترفع یدیها حذاء منکبیها ولا تخرج یدیها من کمیها و تضع الکف تحت ثدییها وتنحنی فی الرکوع قلیلا ولاتعتمد ولا تفرض فیه اصابعها بل تضمها وتضع یدیها علی رکبتیها ولا تنحنی[۱] رکبتیها و تنضم فی رکوعها وسجودها وتفترش ذراعیها وتتورك فی التشهد وتضع فیه یدیها تبلغ رؤوس اصابعها رکبتیها وتضم فیه اصابعها و اذا نابها شیء فی صلاتها تصفق و لا تسبح ولا تؤمر الرجل و تکره جماعتهن ویقف الامام وسطهن ویکره حضورها الجماعة و تؤخر مع الرجال ولا جمعة علیها لکن تنعقدبها و لا عیدا ولا تکبیر تشریق ولاتستحب ان تسفر بالفجر ولا تجهر فی الجهریة بل لوقیل بالفساد یجهر لا مکن بناء علی ان صوتها عورة ۔ [۲]

ترجمہ ......۱ عورت تکبیر تحریمہ میں اپنے کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔

۲ ......اپنے ہاتھ آستینوں سے باہر نہ نکالے۔ (جب ڈوپٹہ لئے ہوئے ہو)

۳ ......دائیں ہاتھ کی ہتھیلی دوسری ہتھیلی پر رکھے یعنی حلقہ نہ بنائے۔

۴ ......ہاتھ پستانوں کے نیچے باندھے۔ (ناف کے نیچے نہ باندھے)

۵ ......رکوع میں تھوڑا جھکے۔ (پورا نہ جھکے)

۶ ......رکوع میں گھٹنوں پر ٹیک نہ لگائے۔

۷ ......رکوع میں ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر نہ رکھے بلکہ ملی ہوئی رکھے۔

۸ ......رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ (ان کو پکڑے نہیں)

---

۱ ولا تنحنی رکبتھا، درست نہیں وتنحنی، لا کے بغیر ہے۔ (یہ کتابت کی غلطی ہے)

۲ ردالمحتار ۱/۳۳۹

۹﴾ ......اپنے دونوں گھٹنوں کو جھکائے رکھے۔(بالکل سیدھے نہ رکھے)

۱۰﴾ ......رکوع میں سمٹی رہے۔

۱۱﴾ ......سجدے میں بھی سمٹی رہے۔یعنی اپنی بغلیں نہ کھولے۔

۱۲﴾ ......سجدے میں اپنے دنوں ہاتھ بچھادے۔

۱۳﴾ ......التحیات یعنی قعدہ میں دونوں پاؤں دائیں جانب نکال کر سرین پر بیٹھے۔

۱۴﴾ ......قعدہ میں اپنے دونوں ہاتھوں کو (ران پر) اس طرح رکھے کہ ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں کو پہنچ جائیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے۔

۱۵﴾ ......اور جب کوئی امر نماز میں پیش آئے تو تالی بجائے (یعنی دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے) سبحان اللہ نہ کہے۔

۱۶﴾ ......مردوں کی امامت نہ کرے۔

۱۷﴾ ......عورتوں کی جماعت مکروہ ہے۔

۱۸﴾ ......عورتوں کی جماعت میں امام عورت کا درمیان میں کھڑی ہو (آگے بڑھ کر نہیں)

۱۹﴾ ......عورتوں کی جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔

۲۰﴾ ......مردوں کے ساتھ ہو تو پیچھے کھڑی ہو۔

۲۱﴾ ......عورت پر جمعہ کی نماز فرض نہیں لیکن اگر پڑھ لے گی تو صحیح ہو جائے گا۔

۲۲﴾ ......عورت پر عید کی نماز واجب نہیں۔

۲۳﴾ ......عورت پر ایام تشریق میں نمازوں کے بعد تکبیر کہنا واجب نہیں ہے۔

۲۴﴾ ......عورت کے لئے مستحب نہیں کہ نماز فجر خوب اجالا ہونے کے بعد پڑھے (یعنی اس کے لئے کچھ اندھیرے میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۲۵﴾ ......نماز جہری میں پکار کر نہ پڑھے بلکہ جن لوگوں کے نزدیک عورت کی آواز بھی ستر ہے ان کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔(ترجمہ ختم ہوا)

اور بحرالرائق میں ہے کہ عورت پاؤں کی انگلیاں سجدہ میں کھڑی نہ رکھے۔

طحطاوی نے دو باتیں اور زیادہ کی ہیں کہ عورت اذان نہ دے نہ ہی مسجد میں اعتکاف کرے۔ (محمد اکرم مجددی)

﴿شیخ الاسلام امام ابوبکر بن علی الحداد الیمنی المتوفی ۸۰۰ھ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف﴾

اجمعوا کلھم علی ان المرأۃ حذاء منکبیھا لانہ استرلھا۔[1]

ترجمہ ﴾...... تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ عورت تکبیر تحریمہ کے وقت کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے کیونکہ اس کے لئے اس میں پردے کا زیادہ لحاظ ہے۔

سجدے کے بارے میں فرماتے ہیں:

ویبدی ضبعیہ ای یظھر ھا اما المرأۃ فلا تفعل و تلصق بطنھا بفخذھا فی السجود والامۃ کالحرۃ فی الرکوع والسجود والقعود واما رفع الیدین عند التحریمۃ فھی کالرجل کذا فی الفتاوٰی ویجافی بطنہ عن فخذیہ ای یباعدہ واما المرأۃ فتخفض وتلصق بطنھا بفخذھا والمرأۃ تخالف الرجل فی عشرۃ مواضع (۱) ترفع یدیھا عند التحریمۃ الی منکبیھا (۲) وتضع یمنھا علی شمالھا تحت ثدیھا (۳) ولا تجافی بطنھا عن فخذھا (۴) ولا تبدی ضبعیھا (۵) وتجلس متورکۃ فی التشھد (۶) ولا تفرج اصابعھا فی الرکوع (۷) ولاتؤم الرجال (۸) وتکرہ جماعتھن (۹) و تقف الامامۃ وسطھن (۱۰) ولاتجھر فی موضع الجھر والامۃ کالحرۃ فی جمیع ذالك الا فی رفع الیدین عند الافتتاح فانھا فیہ کالرجل۔

ترجمہ ﴾...... اور مرد اپنے دونوں بازو ظاہر کرے لیکن عورت اس طرح نہ کرے اور سجدے میں اپنے پیٹ کو اپنی ران کے ساتھ ملا کر رکھے اور لونڈی رکوع، سجدہ اور

[1] الجوہرۃ النیرۃ ۱/۵۹ و ۶۳

بیٹھنے میں آزادعورت کی طرح ہے لیکن تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا تو اس میں وہ آدمی کی طرح ہے،، جس طرح فتاوٰی میں ہے۔

اورمرد (سجدے میں) اپنے پیٹ کو اپنی ران سے جدا رکھے رہی عورت تو وہ نیچی ہو کر سجدہ کرے گی اور اپنے پیٹ کو اپنی ران کے ساتھ ملائے۔

عورت دس جگہوں میں مرد سے مخالف ہے:

۱...... عورت تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے کندھوں تک ہاتھ اٹھائے گی۔

۲...... اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ (کی پشت) پر اپنے پستانوں کے نیچے رکھے گی۔

۳...... اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے دور نہ رکھے۔

۴...... اپنی دونوں بغلوں کو ظاہر نہ کرے۔

۵...... التحیات یعنی قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر سرین پر بیٹھے۔

۶...... اپنی انگلیاں رکوع میں کھلی نہ رکھے۔

۷...... عورت مردوں کی امامت نہ کرے۔

۸...... عورتوں کی جماعت مکروہ ہے۔

۹...... عورتوں کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔

۱۰...... جہری نمازوں میں عورت بلند آواز سے نہیں پڑھے گی۔

ابتدائی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے کے علاوہ لونڈی آزاد عورت کی طرح ہے۔ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے میں وہ مردوں کی طرح ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

﴿امام اجل محدث کبیر فقیہہ اعظم علامہ ابوبکر محمد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق﴾

شمس الائمہ امام ابوبکر محمد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے:

﴿عورت کا سجدہ﴾

اما المرأة فتحتفر وتنضم وتلصق بطنها بفخذيها و عضديها بجنبيها هٰكذا عن علی رضی اللہ عنہ فی بيان السنة فی سجود النساء لان مبنی حالها علی الستر فما يكون لها فهو اولی لقوله صلی اللہ علیہ وسلم "المرأة عورة مستورة" [1]

ترجمہ ﴿......لیکن عورت تو وہ مل کر اور سمٹ کر رہے گی اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ چپکا کر رکھے گی اور اپنے بازؤں کو دونوں پہلوؤں کے ساتھ ملائے گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عورتوں کے سجدے کے بارے میں سنت کے مطابق بیان اسی طرح مروی ہے۔ چونکہ عورت کی نماز کی حالت پردے کی بنیاد پر ہے لہٰذا جو حالت اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردہ والی ہوگی وہی اس کے لئے زیادہ بہتر ہوگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "عورت پردہ اور چھپانے والی چیز ہے"

﴿عورت کا نماز میں بیٹھنا﴾

اما المرأة فينبغی لها ان تقعد متوركة لماروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی امرأتين تصليان فلما فرغتا دعاهما وقال "اذا قعدتما فضما بعض اللحم الی الارض، ولان هذا اقرب الی الستر فی حقهن - [2]

ترجمہ ﴿......عورت کے لئے مناسب ہے کہ ایک طرف پاؤں نکال کر بیٹھے یہ

---

[1] المبسوط للسرخسی ۲۳/۱

[2] المبسوط للسرخسی ۲۵/۱

بات اس حدیث کے مطابق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عورتوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب وہ دونوں فارغ ہو گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو بلا کر فرمایا ''جب تم (نماز میں) بیٹھو تو اپنے کچھ گوشت یعنی سرین کو زمین پر لگاؤ کیونکہ یہ حالت عورتوں کے حق میں پردے کے زیادہ مناسب ہے۔



﴿شیخ الاسلام قاضی القضاۃ ابوالحسن علی بن حسین بن محمد السغدی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۶۱ھ بخاری﴾

﴿عورت اور مرد کی نماز میں فرق﴾

الرجال والنساء یستوون فی الصلوٰۃ فی الفریضۃ والسنۃ والنافلۃ والادب الا فی عشرۃ اشیاء ینبغی ان یکون الرجال خلاف النساء

اولها ...... ینبغی للرجال ان یرفعوا ایدیهم الی حد الاذنین عند التکبیرۃ الاولٰی والنساء یرفعن ایدیهن الی الثدیین۔

والثانیة ...... ینبغی للرجال این یضعوا الیمین علی الشمال تحت السرۃ و النساء یضعن فوق السرۃ۔

والثالثة ...... للرجال ان یفتحوا الابط فی الرکوع والسجود والنساء یضممن

والرابعة ...... ینبغی للرجال ان یضعوا کف الیدین فی الرکوع والسجود علی الرکبتین و ینبغی للنساء ان یضعن ایدیهن علی فخذهن بمکان تبلغ رؤوس اصابعهن علی الرکبة۔

والخامسة ...... ینبغی للرجال ان یفترشوا الرجل الیسری ویقعدوا علیها و ینصبوا الیمنی فی التشهد و علی النساء ان یسدلن من جانب واحد۔

والسابعة ...... ينبغي للرجال ان يفرجوا بين الاصابع في الركوع ولا ينبغي للنساء ذالك۔

والثامنة ...... الاذان والاقامة سنة في الصلوات الخمس على الرجال دون النساء

والتاسعة ...... يجوز للرجال ان يؤموا النساء ولا يجوز للنساء ان يؤمن الرجال

والعاشرة ...... اذا ام الرجل ينبغي ان يقوم قدام القوم والقوم خلفه واذا امت المرأة النساء ينبغي لها ان تقوم وسط القوم۔ [1]

ترجمہ ......مرد اور عورتیں دس چیزوں کے علاوہ نماز کے ادا کرنے میں برابر ہیں خواہ (نماز کے اندر کوئی کام) فرض ہو، سنت ہو، نفل ہو یا آداب نماز سے ہو مناسب ہے کہ مرد (ان دس کاموں میں) عورت کے مخالف ہوں۔

۱...... تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کے لئے مناس ہے کہ اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائیں اور عورتیں اپنے ہاتھوں کو سینے تک اٹھائیں۔

۲...... مردوں کے لئے مناسب ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ (کی پشت) پر ناف کے نیچے رکھیں اور عورتیں ناف کے اوپر ہاتھ رکھیں یعنی چھاتی کے قریب ہوں۔

۳...... آدمیوں کے لئے (یہ صحیح) ہے کہ رکوع اور سجود میں بغلیں کھول کر رکھیں اور عورتیں (بازوؤں کو جسم سے) ملا کر رکھیں۔

۴...... آدمیوں کے لئے مناسب ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں رکوع اور سجدے میں گھٹنوں کے اوپر رکھیں اور عورتوں کے لئے مناسب ہے کہ اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں کے اوپر رکھیں اس طرح کہ ان کی انگلیوں کے پورے گھٹنے تک پہنچ جائیں۔

۵...... مردوں کے لئے مناسب ہے کہ سجدے میں اپنے پیٹ کو دونوں رانوں سے اٹھا کر رکھیں اور عورتوں کے لئے مناسب ہے کہ وہ پیٹ اور رانوں کو ملا کر رکھیں۔

---

[1] النتف في الفتاوى ۱/۷۱، ۷۲

۶﴾......مردوں کے لئے مناسب ہے کہ تشہد میں بایاں پاؤں بچھا کر اس کے اوپر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور عورتوں پر ضروری ہے کہ پاؤں کو ایک طرف (دائیں طرف) نکال کر سرین پر بیٹھیں۔

۷﴾......رکوع میں مردوں کے لئے مناسب ہے کہ انگلیوں کو کھلا کھلا رکھیں اور عورتوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔ (یعنی انگلیوں کو ملا کر رکھیں)

۸﴾......اذان اور اقامت پانچوں نمازوں میں مردوں کے لئے سنت نہیں ہے۔

۹﴾......مردوں کے لئے جائز ہے کہ عورتوں کی امامت کروائیں اور عورتوں کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ مردوں کی امامت کروائیں۔

۱۰﴾...... جب آدمی مردوں کی امامت کروائے تو مناسب ہے کہ آگے کھڑا ہو کر امامت کروائے اور لوگ اس کے پیچھے ہوں اور جب عورت عورتوں کی امامت کروائے تو عورتوں کے درمیان کھڑی ہو۔

☆☆☆☆☆☆

﴿فتاویٰ عالمگیری اور مرد و عورت کی نماز میں فرق﴾

اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں پانچ سو علماء کے تعاون سے فتاوی عالمگیری مرتب کیا گیا اسے بھی دیکھئے کہ اس میں عورت کی نماز کے بارے میں کیا فیصلہ ہے:

﴿عورت کہاں تک ہاتھ اٹھائے﴾

اور عورت اپنے شانوں تک ہاتھ اٹھائے۔[۱]

﴿عورت رکوع کیسے کرے﴾

عورت رکوع میں تھوڑا جھکے اور اپنے ہاتھوں پر سہارا نہ لے اور انگلیوں کو نہ کھولے بلکہ بند رکھے اور گھٹنوں پر (ہاتھ) رکھ لے اور اپنے گھٹنوں کو جھکائے رکھے

---

[۱] فتاویٰ عالمگیری مترجم ۱/۱۱۳

اور بازو وجسم سے علیحدہ نہ کرے۔ ۱

عورت سجدہ کیسے کرے

عورت اپنے اعضاء کو رکوع اور سجود میں ملا ہوا رکھے، جدا جدا نہ کرے اور سجدہ میں دونوں پاؤں پر بیٹھے اور پیٹ کو رانوں پر بچھا دے۔ ۲

علامہ عبدالرحمٰن جزیری رحمۃ اللہ علیہ اور مرد و عورت کی نماز میں فرق

علامہ عبدالرحمٰن جزیری رحمۃ اللہ علیہ مرد کی نماز کے بارے میں لکھنے کے بعد عورت کے متعلق لکھتے ہیں:

اما المرأة فلا تجافی بینهما بل تضمها الی جنبیها لانه استر لها وهٰذا الحكم متفق عليه عند ثلاثة۔ ۳

ترجمہ ...... (مرد کی نماز کا طریقہ لکھنے کے بعد لکھتے ہیں) لیکن عورت کو (بازوں اور پہلوؤں کے درمیان) خلا نہ رکھنا چاہئے، بلکہ چاہئے کہ دونوں بازو، دونوں پہلوؤں سے ملا کر رکھے کیونکہ یہ عورت کے لئے زیادہ پردہ کا طریقہ ہے۔ یہ حکم تین اماموں کے نزدیک متفق علیہ ہے۔

عورت سجدہ کیسے کرے

سجدہ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے علامہ موصوف لکھتے ہیں:

اما المرأة فليسن لها ان تلصق بطنها بفخذيها محافظة على سترها وهذا متفق عليه الا عند المالكية۔ ۴

ترجمہ ...... لیکن عورت کے لئے پردہ کا لحاظ رکھتے ہوئے یہی سنت ہے کہ وہ اپنے پردے کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے پیٹ کو رانوں سے ملا کر رکھے اس مسئلہ میں (سنت ہونے کے متعلق) بجز مالکیہ کے سب کا اتفاق ہے۔

---

۱ فتاویٰ عالمگیری مترجم ۱/۱۱۵ ۲ فتاویٰ عالمگیری ۱/۱۱۶

۳ ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ چوتھا باب ﴾

علماء اہل حدیث کے حوالہ جات کی روشنی میں

مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق

حافظ محمد اکرم مجددی

قابل غور

احادیث مبارکہ اور مذاہب اربعہ کے حوالہ جات نقل کرنے کے بعد اکابر اہل حدیث علماء کے وہ حوالہ جات درج کرنے ضروری سمجھے جن میں وہ احادیث مبارکہ اور آئمہ اربعہ کے موقف اور نظریے کے مطابق عورت اور مرد کی نماز میں فرق ثابت کرتے ہیں اور احادیث مبارکہ اور فقہائے کرام کے حوالہ جات سے اپنے موقف کی تائید چاہتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ فقہائے کرام ہمارے محسن ہیں مخالف نہیں ہیں۔

جبکہ اس دور کے اہل حدیث ان کے خلاف نظریہ رکھتے ہیں اور فقہائے کرام کے خلاف لوگوں میں باتیں کرتے ہیں۔ اپنے بڑے بڑے علماء کی کتب پڑھنے اور ان کے نظریات معلوم کیئے بغیر لکھنا ہی ان کے خلاف اور اپنی بات کو حرف آخر سمجھنا تو بہت ہی غیر دانشمندانہ حرکت ہے۔ یہ تو اپنے اکابر کو غلط سمجھنے والی بات ہے۔

جس طرح کہ مولوی محمد صادق سیالکوٹی نے اپنی کتاب ''صلوٰۃ الرسول'' میں لکھ دیا ہے کہ جو مرد و عورت کی نماز میں فرق سمجھے وہ دین میں مداخلت کرتا ہے۔ یہ مفصل حوالہ گزر چکا ہے۔

خدارا ایسے اندازِ تحریر یا اندازِ بیان سے ہمیشہ بچتے رہئے جس سے نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام، تابعین عظام، آئمہ فقہاء اور اپنے اکابر علماء بھی زد میں آجاتے ہوں۔ اب اکابر علمائے اہل حدیث کے حوالہ جات پڑھئے۔

حافظ محمد اکرم مجددی

فتاوی حافظ العصر الشیخ محمد حسین

استاد محترم مولانا عبدالجبار غزنوی

تعارف......فاضل کامل، حافظ عصر، وحید دھر، الشیخ ابو محمد بن محسن انصاری خزرجی السعدی۔نزیل دار الاقبال بھوپال متوفی ۱۳۲۷ھ۔

مؤلف "نور العین من فتاویٰ الشیخ حسین" مطبوعہ لکھنؤ۔

اس فتاوی کے مؤلف کی شخصیت اور علمی حیثیت جاننے کے لئے یہی کافی ہے کہ اتنی بڑی بڑی شخصیتیں ان کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرتی رہیں اور بعد میں علم دین کی خدمات سرانجام دے کر اپنے اپنے ناموں کو روشن کرتی رہیں۔

ان کے تلامیذ......ان کے شہرت یافتہ شاگردانِ رشید کے نام یہ ہیں۔

☆......الفاضل المحدث سید صدیق حسن خاں قنوجی۔

☆......الفاضل المحدث مولانا ابو الطیب شمس الحق الدیانوی۔

☆......الفاضل المحدث عبداللہ غازی پوری۔

☆......الفاضل المحدث مولانا عبدالجبار غزنوی۔

☆......الفاضل المحدث السید امیر علی ملیح آبادی۔

☆......الفاضل المحدث مولانا سلامت اللہ جیراج پوری۔

☆......الفاضل الاجل ماجد علی جونپوری صدر مدرس مدرسہ عالیہ۔

☆......الفاضل الاجل مولانا سید عبدالحی بریلوی۔

☆......الفاضل الاجل مولانا نواب حبیب الرحمٰن شروانی۔

☆......الفاضل الاجل مولانا محی الدین راندیری المعروف قاضی رحمت اللہ راندیری

☆......الفاضل الاجل مولانا محمد اسماعیل مطالعہ راندیری۔

وہ شاگرد علمائے عرب جو ہندوستان میں قیام پذیر ہیں﴾......الفاضل الاجل الشیخ محمد طیب المکی۔

☆......الفاضل ابوالخیر احمد بن عثمان مکی۔

☆......الشیخ عبدالرحمٰن پوتے محمد بن عبدالوھاب تیمی نجدی۔

☆......الشیخ سعد بن قیس الحسادی۔

☆......الشیخ محمد القصیمی۔

☆......الشیخ اسماعیل الحراری۔

علمائے بنگال﴾......الفاضل الاجل مولانا لطف الرحمٰن البردوانی۔

☆......الفاضل الاجل مولانا نعمت اللہ الکشونوی۔

☆......الفاضل الاجل مولانا رحیم بخش الفنجانی۔

☆......الفاضل الاجل مولانا شریعت اللہ رنجپوری۔

علمائے بھوپال﴾......الفاضل الاجل مولانا ابوحامد یوسف علی نموفاموی۔

☆......الفاضل الاجل مولانا محمد یوسف نواسے الشیخ محمد اسحاق دہلوی۔

☆......الفاضل الاجل مولانا عبدالحق قاضی بھوپال۔

☆......الفاضل المفتی عبدالھادی۔

☆......الحافظ والفاضل مولانا فتح اللہ۔

☆......الفاضل مولانا عبدالاحد۔

یہ دونوں حضرات ریاست بھوپال کے مدرسہ کے مدرس تھے۔

علمائے ٹونگ﴾......الفاضل الاجل مولانا برکات احمد۔

☆......الفاضل الاجل مولانا محمد حسن خان۔

☆......الفاضل مولانا محمد حسن مفتی۔

علمائے حیدر آباد دکن ﴾......الفاضل المحدث مولانا وحید الزمان (مترجم کتب الحدیث)

☆......الفاضل مولانا بدیع الزمان۔

☆......الفاضل المولوی غلام محمد۔ من مفاضات حیدر آباد دکن۔ [1]

﴿استفتاء﴾

ماقول العلماء الاعلام رفع الله بهم منارا لاسلام فی تفریق الائمة الشافعیة بین الرجل والمرأة فی صفة الرکوع والسجود حیث قالوا

وتضم المرأة بعضها الی بعض فی الرکوع والسجود وتلصق بطنها بفخذیها فی جمیع الصلوة وعللوا ذالك بانه استر لها فهل علی ذلك دلیل فی الفرق المذکور ویصلح التمسك به۔ بینوا توجروا۔

﴿الجواب﴾

فاجاب سیدی الوالد مد الله فی حیاته بقوله "بسم الله الرحمن الرحیم۔ رب وفق للصواب۔ الجواب بعلم مانوردہ"

قال فی التلخیص للحافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ :

والمرأة لا تجافی روی ابوداؤد فی المراسیل عن یزید بن ابی حبیب انه صلی اللہ علیہ وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال "اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض قال المرأة لیست کالرجل۔ ورواه البیهقی من طریقین موصولین۔

استفتاء کا ترجمہ ﴾......علمائے اعلام کا (اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اسلام کے مینار کو بلند فرمائے) عورت اور مرد کے درمیان رکوع اور سجدے میں آئمہ شافعیہ کے

---

[1] نور العین فتاویٰ الشیخ حسین ۲،۳

اختلاف کے بارے میں کیا ارشاد ہے جبکہ انہوں نے کہا ہے کہ عورت رکوع اور سجدے میں اپنے ایک حصے کو دوسرے حصے کے ساتھ ملائے اور پیٹ کو اپنی دونوں رانوں کے ساتھ چپکا کر رکھے اور انہوں نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس کے لئے زیادہ پردہ کی حالت ہے کیا اس فرق مذکور کی کوئی دلیل ہے۔ وضاحت سے بیان کرو۔ تجھے اجر وثواب عطا ہوگا۔

جواب کا ترجمہ ﴾...... میرے والد محترم نے اس ارشاد کے ساتھ جواب دیا ہے (اللہ ان کی زندگی دراز کرے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے پروردگار! درست جواب دینے کی توفیق عطا فرما جواب اس علم کے مطابق جو ہمارے پاس موجود ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "التلخیص الحبیر" میں فرمایا ہے کہ عورت اپنے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ نہ رکھے گی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "مراسیل"[1] میں حضرت یزید بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تم دونوں سجدہ کرو تو اپنے کچھ گوشت (یعنی سرین) کو زمین سے ملا لیا کرو۔ کیونکہ عورت اس میں مرد کی طرح نہیں ہے" امام بیہقی نے اس حدیث کو دو موصول طریقوں سے بیان کیا ہے۔

شیخ ابو محمد حسین اس کے بعد اپنے فتویٰ میں مرسل حدیث کے بارے میں بڑی وضاحت سے بحث کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ کچھ لوگ اس کو بطور دلیل استعمال نہیں کرتے۔ لیکن امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اور ان کے احباب

---

[1] یہ "مراسیل" امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے۔ اس میں مرسل حدیثیں ہی بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا شیخ ابو محمد حسنین نے بھی مرسل حدیث بیان کرتے ہوئے یہ بحث لکھی ہے۔ (محمد اکرم مجددی)

اس کو قابل دلیل سمجھتے ہیں غرضیکہ بڑی مفصل بحث کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں:

فتحصل مما نقلناه اعتضاده الحديث المرسل الذى رواه ابوداؤد في مراسيله بمجيئه من طريقين موصولين كما رواه البيهقي، وان كان في كل منهما متروك، وحصول القوة من الصورة المجموعة وترقى الحديث بذلك الى درجة المقبول ويكون من اقسام الحسن لغيره ويصلح ان يكون متمسكا للقائلين بالفرق بين المرأة والرجل -[۱] والله سبحانه وتعالىٰ اعلم

ترجمہ ...... جو ہم نے نقل کیا ہے اس سے اس حدیث مرسل کو مضبوطی اور اعتماد کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، جس کو امام ابوداؤد نے اپنی ''مراسیل'' میں بیان کیا ہے۔ وہ اسے دو موصول طریقوں سے لائے ہیں جس طرح اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ اگرچہ وہ دونوں طریقے متروک ہیں۔

مجموعی طور پر حدیث کو اس سے قوت حاصل ہوتی ہے اور وہ مقبول حدیث کے درجے کو پہنچ جاتی ہے اور حسن لغیرہ کی قسم سے ہو جاتی ہے اور یہ صلاحیت رکھتی ہے کہ مرد اور عورت کے سجدے کے درمیان فرق کے قائل لوگوں کی دلیل بن جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

---

[۱] نورالعین فتاویٰ شیخ حسین ۱۵۱

حضرت علامہ مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

حضرت عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے واصل بحق ہونے کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے ان کے خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ تھوڑا عرصہ زندہ رہے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے اور بندۂ عاجز کے جد امجد حضرت الامام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔

صاحب ''نزہۃ الخواطر'' ان کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

وہ ۱۲۶۸ھ میں غزنی میں پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ غزنوی سے مدتوں روحانی اور علمی فیض حاصل کیا۔ ابتدائی تعلیم اپنے بھائی مولانا محمد اور مولانا احمد سے حاصل کی۔

پھر آپ دہلی تشریف لے گئے اور میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کی کتابوں کی سند حاصل کی۔ ان کی عمر بیس برس بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ علوم متداولہ سے فارغ ہو چکے تھے۔ بہت ذہین تھے، مطالعہ بہت کرتے تھے، فہم وفراست سے انہیں وافر حصہ ملا تھا۔ امرتسر میں قرآن وحدیث کی تدریس کے شغل میں منہمک رہتے تھے۔ دنیا اور اہل دنیا سے الگ تھلگ رہتے تھے۔ اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے اور مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے میں مشغول رہتے۔ اللہ کا ذکر بڑی باقاعدگی اور یکسوئی سے کرتے اور ذکر کے دوران ان پر بڑی کیفیت طاری ہوتی تھی۔ میں امرتسر میں ان کی کئی بار زیارت کی ہے، میں نے انہیں سلف صالحین کے مسلک پر پایا وہ علمائے ربانیین میں سے تھے۔ فتویٰ دیتے وقت وہ کسی معین فقہی مسلک کا التزام تو نہ کرتے تھے لیکن آئمہ مجتہدین سے سوئے ظن نہ فرماتے تھے۔ ان کا ذکر ہمیشہ اچھے الفاظ میں کرتے۔ جمعۃ الوداع رمضان کے مہینہ ۱۳۳۱ھ میں وفات پائی۔

﴿مشہور ومعروف اہل حدیث عالم حضرت مولانا عبدالجبار غزنوی کا فتویٰ اور مرد وعورت کی نماز میں فرق﴾

استفتاء﴾......عورتوں کو نماز میں انضمام کرنا چاہئے یا نہ۔بینوا توجروا۔

الجواب﴾......وهو الموفق للصواب (وہی خدا درست جواب کی توفیق دینے والا ہے)

ابوداؤد اپنی ''مراسیل'' میں بیہقی ''سنن کبریٰ'' میں یزید بن ابی حبیب سے مرسلاً روایت کرتے ہیں ''ان رسول الله ﷺ مر علی امرأتین تصلیان فقال "اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض و ان المرأة لیست کالرجل۔

واخرج البیهقی مرفوعا اذا سجدت المرأة الصقت بطنها بفخذیها کا ستر مایکون لها'' [۱]

اسی پر تعامل اہل سنت مذاہب اربعہ وغیرہ چلا آیا ہے۔

حافظ ابن القیم حنبلی ''زادالمعاد'' میں لکھتے ہیں:

ولهذا شرع فی حق الاناث من الستر والخفز مالا یشرع مثله فی الذکور فی اللباس وارخاء الذیل شبرا اور اکثر وجمع نفسها فی الرکوع والسجود دون التجافی۔ [۲]

شرح وقایہ وهدایہ وغیرہ کتب حنفیہ میں لکھا ہے:

---

[۱] تحقیق آنحضرت ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا ''جب تم دونوں سجدہ کرو تو سمٹ کر سجدہ کرو۔کیونکہ عورت اس فعل میں مرد کی طرح نہیں ہے'' اور بیہقی نے مرفوعا بیان کیا ہے کہ جب عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی ران سے ملائے۔اس میں زیادہ پردہ ہے۔(علوے)

[۲] عورتوں کے لئے (نماز میں) لباس کے ساتھ اور پلو ایک بالشت یا زیادہ چھوڑنے کے ساتھ پردہ کرنا اور اپنے بدن کو رکوع اور سجود میں اکٹھا کرنا اور جھکانا اس قدر مشروع ہے جو مردوں کے لئے اتنا نہیں۔(علوے)

والمرأة تنخفض فی السجود و تلصق بطنها بفخذیها۔ ۱؎

ابن ابی زید مالکی نے اپنے رسالہ میں جو مذہب امام مالک میں متون معتبرہ سے ہے لکھتے ہیں:

وهی (ای المرأة) فی هیئة الصلوٰة مثله (ای مثل الرجل) غیر انها ولا تفرج فخذیها ولا عضدیها وتکون منضمة منزویة فی جلستها وسجودها وامرها کله ۔ ۲؎

﴿امام نووی منہاج میں (جو فقہ شافعیہ میں معتبر متن ہے) لکھتے ہیں﴾

وتضم المرأة والخنثی ۔ ۳؎

شہاب الدین احمد رملی شافعی نہایۃ المنہاج میں منہاج کی اس عبارت مذکورہ پر لکھتے ہیں:

فیضم کل منها بعضها الی بعض و لو فی خلوة فیها یظهر لما فی تفریقها من التشبه من الرجال۔ ۴؎

شرح اقناع (جو حنابلہ کی معتمد کتاب ہے) میں لکھتے ہیں:

والمرأة کالرجل فی ذلك الا انها تجمع نفسها فی الرکوع والسجود وجمیع احوال الصلوة وتجلس متربعة نفسها فی الرکوع والسجود وجمیع احوال الصلوة وتجلس متربعة او تسدل رجلیها من یمینها وهو افضل لانه

۱؎ اور عورت سجدوں میں جھک جائے اور اپنے پیٹ کو رانوں سے ملادے۔

۲؎ اور عورت صورت نماز میں مرد کی طرح ہے صرف اتنا فرق ہے کہ عورت سمٹ کر رہے اور اپنے بازو اور رانوں کو کشادہ نہ کرے بلکہ اپنے سجدے اور بیٹھنے اور نماز کے سب کاموں میں مل کر رہے۔

۳؎ عورت اور مخنث (نماز میں) سمٹ کر رہیں۔

۴؎ پس ہر ایک عورت اور مخنث (نماز میں) بعض جسم کو بعض سے ملائے، اگرچہ خلوت میں ہو۔ ظاہر یہی ہے، اس لئے کہ بعض جسم کو علیحدہ کرنے میں مردوں سے مشابہت ہوتی ہے۔

غالب فعل عائشة۔[۱]

اور دونوں پاؤں کو دائیں نکال کر بیٹھنا تو رسول اللہ ﷺ سے قعدہ اخیرہ میں ثابت ہے جب مرد کے لئے اس کی ممانعت نہیں تو عورتوں کے واسطے بسبب تستّر کے بالاولیٰ ممانعت نہیں۔ ابوداؤد، صفۃ الصلوۃ نبویہ میں ابوحمید سے مروی ہے:

فاذا کان فی الرابعة افضی بورکه الیسری الی الارض واخرج من ناحیة واحدة۔[۲]

غرض کہ عورتوں کا انضمام وانخفاض نماز میں احادیث وتعامل جمہور اہل علم از مذاہب اربعہ وغیرھم سے ثابت ہے۔ منکر اس کا کتب حدیث وتعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔ واللہ اعلم۔

حررہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی عفی اللہ عنہ۔[۳]

☆☆☆☆☆☆☆

---

[۱] اور عورت نماز میں مرد کی طرح ہے مگر عورت اپنے جسم کو رکوع اور سجدوں اور نماز کے تمام احوال میں اکٹھا کر کے رکھے اور (بیٹھتے وقت) چوکڑی مار کر بیٹھے یا اپنے دونوں پاؤں کو اپنی دائیں طرف نکال کر بیٹھے اور یہ (پچھلی صورت) بہتر ہے، اس لئے کہ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا کا اکثر یہی طریقہ تھا اور (یہ صورت) مرد کے بیٹھنے کے ساتھ ہی بہت مشابہ ہے۔

[۲] جب رسول اللہ ﷺ چوتھی رکعت میں بیٹھتے تو اپنے بائیں سرین مبارک کو زمین پر لگا دیتے اور دوسری طرف سے اپنے پاؤں مبارک لگا دیتے۔ (علوی)

[۳] مجموعہ الفتاویٰ از مولوی عبدالجبار صاحب ۲۷، ۲۸

﴿تنبیہ از مؤلف﴾

ایک مشہور و معروف جید اہل حدیث عالم دین مولانا عبدالجبار غزنوی نے عورت کے سجدہ کرنے کے بارے میں جو موقف اختیار کیا ہے وہ موجودہ اہل حدیث علمائے کرام کے خلاف ہے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ عورت مرد کی طرح ہی سجدہ کرے گی جبکہ مولانا موصوف نے یہ فتویٰ جاری کیا ہے کہ عورت سجدہ میں سمٹ کر رہے گی اور اپنے جسم کو اکٹھا کر کے رکھے گی۔

پھر مولانا عبدالجبار مرحوم نے استفتاء کا جواب دیتے ہوئے حدیثیں بیان کی ہیں اور ان کی تائید میں چاروں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) کی معتبر کتب کے حوالہ جات اپنے موقف کی تائید میں پیش کر کے اپنے موقف کو مضبوط کیا ہے۔ لیکن آج کل کے اہل حدیث علماء فقہاء کرام کے نام سے ہی چڑتے ہیں اور انہیں قرآن وحدیث کے احکام ونظریات کے موافق نہیں سمجھتے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ اور جو ایسا سمجھتا ہے وہ قرآن وحدیث سے بھی ناواقف ہے اور کتب فقہ سے بھی لاعلم ہے۔ فقہائے عظام نے قرآن وحدیث پر غور وخوض کر کے عام لوگوں کے لئے ان سے مسائل نکال کر جمع کر دیئے ہیں تاکہ عام لوگ آسانی سے دین اسلام کو سمجھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ موجودہ غیر مقلدین علماء وعوام کو بھی اپنے ان اکابر کے نقشۂ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے ان اکابر سے محبت رکھنے کی توفیق بخشے۔

﴿عظمت فقہاء کرام ایک جید اہل حدیث عالم کے قلم سے﴾

اب ہم ایک اور ایسے جید عالم دین کی عبارت نقل کرتے ہیں جو فقہائے کرام کی عظمت پر دلالت کرتی ہے اور یہ ایک ایسے عالم ہیں جن کو اہل حدیث حضرات اپنے اکابر کا بھی اکابر خیال کرتے ہیں اور بڑے شد و مد سے ان کی کتب چھپواتے ہیں۔ اس عبارت سے اہل حدیث حضرات کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے یہ

عالم دین فقہائے کرام اور مجتہدین سے کس قدر متاثر تھے۔

حضرت العلام الشیخ علامہ ابن قیم جوزی اپنی کتاب ''اعلام الموقعین'' میں رقمطراز ہیں (بندہ یہاں صرف اردو ترجمہ پیش کر رہا ہے)

کوئی شخص بھی فقہاء کے احسان سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ گروہ ہے جس نے حلال وحرام کے درمیان خط امتیاز کھینچا اور استنباط واستدلال سے فقہ اسلامی کی بنیاد رکھی............ (کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں)

محدثین کی اس جماعت کے سوا دوسری جماعت فقہاء کی تھی جن کے اقوال پر عام مسلمان عامل تھے۔ جنہیں احکام کے نکالنے کا خاص ملکہ تھا۔ جنہوں نے حلال و حرام کے قواعد وضوابط بنائے تھے جو (یعنی فقہائے کرام) زمین پر اس طرح چمکتے تھے جیسے آسمان پر ستارے۔

انہی کی وجہ سے اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے لوگ راستہ پالیتے ہیں۔ عوام جس قدر کھانے پینے کے محتاج ہیں اس بہت زیادہ ان بزرگوں کے محتاج ہیں یہ ہیں دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے مجتہدین، سچ تو یہ ہے کہ ماں باپ کی اطاعت اولاد پر جو ہے اس سے زیادہ اطاعت ان کی سب پر ہے۔ [1]

فائدہ...... مولانا عبدالجبار غزنوی کے فتویٰ سے بھی آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آئمہ اربعہ کا موقف یہی ہے کہ مرد اور عورت کی نماز کی ادائیگی میں کافی جگہ طریقہ مختلف ہے ایک جیسا نہیں ہے۔ مولانا موصوف اور کافی اور اہل حدیث علماء کرام کا نظریہ بھی یہی ہے۔

اب بات قابل غور یہ ہے کہ جنہوں نے نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور آئمہ اربعہ کے موقف کو درست کہا ہے ان سب کو دین میں مداخلت کرنے والے کہنے کی بجائے مولانا

[1] اعلام الموقعین مترجم ۹/۱، مطبوعہ اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور

محمد صادق سیالکوٹی کو دین میں مداخلت کرنے والا کہہ دیں تو بہت مناسب ہوگا کیونکہ مرد اور عورت کی نماز کے فرق پہ یہ تمام حضرات قائل ہیں اور جو مولوی صادق صاحب نے لکھا ہے وہ شریعت مطہرہ، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی مخالف ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آئمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کے موقف کے بھی مخالف ہے۔ اب واضح ہوگیا کہ حقیقتاً دین میں مداخلت کرنے والے وہ لوگ ہیں جن کا موقف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور آئمہ اربعہ کے مخالف ہے۔

☆☆☆☆☆☆

﴿الشیخ السید محمد بن اسماعیل بن صلاح الدمیر الیمانی صنعانی کا موقف﴾

غیر مقلدین کے ممتاز عالم دین جو ۱۰۵۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۸۲ھ میں فوت ہوئے انہوں نے مدینہ پاک کے علماء سے علم حدیث حاصل کیا اور یمن میں رہنے والے تھے۔

اہل حدیث حضرات ان کو بہت بڑا غیر مقلد قرار دیتے ہیں اور انہیں مجتہد اور مجدد دین وملت کہتے ہیں۔ انہوں نے اہل حدیث حضرات میں عام پڑھی جانے والی کتاب "بلوغ المرام" کی شرح "سبل السلام" کے نام سے لکھی ہے، اس کی ایک عبارت پڑھیئے:

وهذا فى حق الرجل لا المرأة فانها تخالفة فى ذلك لما اخرجه ابو داؤد فى مراسيله عن يزيدبن ابى حبيب ان النبى صلى الله عليه وسلم مر على المرأتين تصليان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم الى الارض فان المرأة فى ذالك ليست كالرجل قال البيهقى وهذا المرسل احسن من موصولين فيه يعنى من حديثين موصولين ذكرهما البيهقى فى سننه وضعفهما۔ [1]

ترجمہ ﴿......(مندرجہ بالا عبارت مردوں کا طریقہ نماز کے بعد تحریر کی ہے) یہ

[1] سبل السلام شرح بلوغ المرام ۱/ ۳۰۸

طریقہ مرد کے حق میں ہے یعنی مرد کے لئے ہے عورت کے لئے نہیں ہے کیونکہ عورت اس میں مرد کے مخالف ہے۔

یہ اس حدیث شریف کے مطابق ہے جس کو امام ابوداؤد نے اپنی "مراسیل" میں حضرت یزید بن ابی حبیب سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تم دونوں سجدہ کرو تو اپنے بعض گوشت یعنی سرینوں کو زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت اس مسئلہ میں مرد کی طرح نہیں ہے"

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ مرسل حدیث ان دو موصول حدیثوں سے بہتر ہے جو اس معاملہ میں وارد ہیں یعنی وہ دو موصول حدیثیں جنہیں امام بیہقی نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے اور انہیں ضعیف کہا ہے۔



﴿سرخیل علمائے اہل حدیث الشیخ العلام نواب وحید الزمان حیدرآبادی اور مرد و عورت کی نماز میں فرق﴾

﴿ہاتھ اٹھانے، سجدہ کرنے اور لقمہ دینے میں فرق﴾

نواب صاحب اپنی مشہور و معروف کتاب "نزل الابرار من فقہ النبی المختار" میں فرماتے ہیں:

والمرأۃ ترفع یدیھا عند القویم کالرجل وصلوۃ المرأۃ کصلوۃ الرجل فی جمیع الارکان والاداب الا ان المرأۃ ترفع یدیھا عند التحریم الی ثدییھا ولاتخوی فی السجود کالرجل بل تنخفض وتلصق بطنھا بفخذیھا واذا احدث حادثۃ تصفق ولا تکبر والامۃ کالحرۃ۔ [1]

---

[1] نزل الابرار من فقہ النبی المختار ۱/۸۵

ترجمہ ﴿......یعنی عورت بھی مرد کی طرح تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرے گی اور عورت کی نماز تمام ارکان وآداب میں مرد کی نماز کی طرح ہے سوائے اس کے کہ عورت تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ اپنی چھاتی تک اٹھائے گی۔ اور سجدہ میں مرد کی طرح پیٹ کو زمین سے اونچا نہیں رکھے گی بلکہ پست رہے گی اور اپنے پیٹ کو دونوں رانوں سے چپکا لے گی اور جب کوئی بات پیش آئے گی تو لقمہ دینے کے لئے ''اللہ اکبر'' نہیں کہے گی بلکہ تالی بجائے گی اور باندی کا بھی وہی حکم ہے جو آزاد عورت کا ہے۔

اس کتاب پر بنارس شہر کے ایک سردار اہل حدیث مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی مرحوم کا حاشیہ ہے۔ اس محشی نے بعض جگہوں پر مصنف کی رائے سے اختلاف بھی کیا ہے لیکن اس موقعہ پر نہ صرف یہ کہ اس مسئلہ سے کوئی اختلاف نہیں کیا بلکہ اس کی تائید میں جس درجہ استدلال ممکن تھا وہ بھی پیش کر رہا چنانچہ نزل الابرار کی اس عبارت پر حاشیہ لکھتے ہوئے مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی لکھتے ہیں:

روی ابن عدی عن ابن عمر مرفوعا اذا سجدت الصقت بطنها علی فخذیها (الحدیث۔ ضعفه منه) [1]

ترجمہ ﴿......ابن عدی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعا نقل کیا ہے کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو ران سے چپکا لے ابن عدی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

فائدہ ﴿......مندرجہ بالا عبارت کو ذرا اچھی طرح پڑھئے اور غور کیجئے کہ سرخیل علماء اہل حدیث علامہ نواب وحید الزماں حیدر آبادی نے بیان کیا ہے کہ چار کاموں میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے جدا ہے۔

ا﴿......عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ سینے تک اٹھائے گی (مرد کی طرح کانوں تک

---

[1] حاشیہ نزل الابرار ۸۵

نہ اٹھائے گی۔

۲ ﴿...... عورت پست رہ کر سجدہ کرے گی (مرد اونچا ہو کر سجدہ کرے گا)

۳ ﴿...... عورت سجدہ میں اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا کر رکھے گی۔ (مرد اپنے پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے گا)

۴ ﴿...... عورت کو اگر ضرورت پیش آئے (کہ وہ امام کو لقمہ دے) تو وہ اللہ اکبر کہہ کر لقمہ نہیں دے گی بلکہ اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر دایاں ہاتھ مارے گی (مرد اگر امام کو لقمہ دے گا تو وہ اللہ اکبر کہہ کر یا سبحان اللہ کہہ کر لقمہ دے گا)

مرد اور عورت کی نماز میں یہ فرق ثابت کرنے والے ایک جید علامہ اور اہل حدیث محدث ہیں، کوئی حنفی عالم نہیں ہیں۔

پھر کتاب کے حاشیہ پر جو ان کی تائید کر رہے ہیں اور مزید ایک حدیث بطور ثبوت پیش کر رہے ہیں وہ بھی اہل حدیث عالم دین ہیں جیسا کہ اوپر گزرا ہے پھر جو حدیث پیش کی ہے اس کے بارے میں وضاحت کی ہے کہ امام ابن عدی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے یعنی اپنے موقف کی حمایت میں ضعیف حدیث سے استدلال کرنا بھی جائز سمجھا ہے۔

آج کل کے عام اہل حدیث علماء کی طرح نہیں کیا کہ جس حدیث کو چاہا ضعیف کہہ دیا اور بالکل چھوڑ دیا حالانکہ اصول حدیث کی کئی کتب میں ضعیف حدیث کے بارے بہت تفصیل موجود ہے اصول حدیث کی کتاب ''تیسیر مصطلح الحدیث'' کی ایک عبارت پڑھئے: (صرف ترجمہ لکھ رہا ہوں)

''آئمہ حدیث کے نزدیک احادیث موضوعہ کے سوا تمام ضعیف احادیث کو ضعف و نقص اسناد کی صراحت کے بغیر روایت کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ

الف ﴿...... وہ روایت عقائد دینیہ جیسے صفات باری سے متعلق نہ ہو۔

ب ......احکام شرعیہ حلال وحرام کا بیان کرنے والی نہ ہو۔

البتہ موضوع روایت کو نقل کرنا ناجائز ہے مگر اس صراحت کے ساتھ کہ یہ روایت موضوع ہے البتہ ضعیف احادیث کو وعظ ونصیحت ترغیب وترہیب کے مواقع اور قصص میں تخریج (بیان) کیا جاسکتا ہے۔

آئمہ محدثین میں حضرت سفیان ثوری عبدالرحمٰن بن مہری اور امام احمد بن حنبل ضعیف روایت اس کے بیان ضعف کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ [1]

اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ فضائل وغیرہ پر ضعیف حدیث بیان کی جاسکتی ہے اور ضعیف حدیث صحیح حدیث کے مخالف نہ ہو تو وہ بھی قابل عمل ہے صرف عقائد اور دیگر احکام مثلاً حلال وحرام ثابت کرنے میں صرف ضعیف حدیث پر عمل ذرا احتیاط سے کریں۔

ان حضرات کو یہ علم بھی نہیں کہ ہمارے جید علماء اہل حدیث مرد اور عورت کی نماز میں فرق ثابت کرتے ہیں۔ پھر وہ ایک بھی نہیں کئی جید علمائے اہل حدیث میں ہم ان سب کو بھی دین میں مداخلت کرنے والے بنا رہے ہیں۔

یہ حقیر معذرت کے ساتھ ایک جملہ لکھ رہا ہے کہ ذرا عقل اور سمجھ سے کام لینا چاہئے اور ایسا جملہ ہرگز نہیں بولنا چاہئے جس سے اپنے جید علماء کرام زد میں آجائیں۔

☆☆☆☆☆☆

---

[1] اصطلاحات حدیث ترجمہ تیسیر مصطلح الحدیث از محمد سعد صدیقی ۷۵

﴿ایک جید اہل حدیث عالم دین مولانا نواب حسن خاں بھوپالی اور مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق﴾

مولانا نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی کتاب ''حسن الاسوہ'' کے خاتمے میں مستقل طور پر ایک عنوان قائم کیا ہے جس میں انہوں نے وہ تمام مسائل بیان کیے ہیں جو مردوں اور عورتوں میں جدا جدا ہیں۔ نیز شریعت مطہرہ نے بھی ان مسائل میں فرق کیا ہے چونکہ ہمارا موضوع صرف نماز کے وہ مسائل بیان کرنا ہے جن میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فرق ہے لہٰذا ہم ان کی اس کتاب سے صرف نماز کے مسائل کا فرق بیان کریں گے۔

۱﴾...... انها لا ترفع يديها حذاء اذنيها ۔

ترجمہ﴾...... عورت اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر تک نہیں اٹھائے گی۔

قال الحموی بل حذاء منكبيها كما فی الوقاية و صححه فی الهدايه...... علامہ حموی نے فرمایا کہ (عورت کانوں تک ہاتھ نہیں اٹھائے گی) بلکہ اپنے کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھائے گی جس طرح شرح وقایہ میں ہے اور ''ھدایہ'' [1] میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

وفی الظهيرية ترفع حذا صدرها ...... اور ظہیریہ میں ہے کہ عورت اپنے سینے کے برابر تک ہاتھ اٹھائے۔

۲﴾...... انها لا تجهر بقرأتها ،قال الحموی يعنی فی الصلوة الجهرية حرة كانت او امة ...... عورت اپنی قرأت میں آواز بلند نہیں کرے گی۔ علامہ حموی نے کہا ہے یعنی جہری نماز میں عورت آواز بلند نہیں کرے گی، آزاد ہوں یا لونڈی ہو۔

---

[1] یہ امام ابوالحسن علی بن ابی بکر فرغانی حنفی کی مشہور فقہ کی کتاب ہے اور ''الھدایہ'' کے نام سے مشہور ہے اور سینکڑوں سالوں سے مدارس عربیہ میں پڑھائی جاتی ہے۔

۳﴿﴾......انها تضم فخذيها فی رکوعها وسجودها قال الحموی حرة کانت او امة

یہ رکوع اور سجدے میں اپنی رانوں کو ملا کر رکھے گی یعنی پیٹ سے ملا کر رکھے گی۔ علامہ حموی نے کہا یعنی عورت آزاد ہو یا لونڈی (اپنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر رکھے گی)

۴﴿﴾......انها لا تفرج اصابعها فی الرکوع۔

عورت رکوع میں اپنی انگلیاں کھول کر نہیں رکھے گی۔

۵﴿﴾...... انها اذا نابها شیء فی صلاتها صفقت ولا تسبح۔

جب اسے نماز میں کوئی امر پیش آئے گا تو وہ تالی بجائے گی سبحان اللہ نہیں کہے گی۔

﴿ف﴾ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ تالی اس طرح بجائے کہ اپنی دائیں ہتھیلی اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت پر مارے گی۔

۶﴿﴾...... ان تکره جماعتهن وان تقف الامام وسطهن

عورتوں کی جماعت مکروہ ہے (اگر یہ امامت کرائے گی تو) عورتوں کے درمیان میں کھڑی ہو گی۔

۷﴿﴾......انها لا تصلح اماما للرجال۔

عورت مردوں کا امام بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

قال الحموی المراد بعدم الصلاحية عدم الصحة لان شرط صحته الامة للرجال الذکورة۔

امام حموی نے کہا ہے کہ صلاحیت نہ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اس کی امامت صحیح نہیں ہے کیونکہ مردوں کی امامت کے درست ہونے کی شرط مرد ہونا ہے۔

۸﴿﴾...... انه یکره حضورها جماعة الصلوة فی المسجد وصلوتها فی بیتها

افضل۔

عورت کا مسجد میں با جماعت نماز پڑھنے کے لئے حاضر ہونا مکروہ ہے اور اس کا گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔

۹﴾......انها تضع يمينها على شمالها تحت ثديها۔

وہ اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے نیچے رکھے گی۔

۱۰﴾......وتضع يديها فى التشهد على فخذيها حتى تبلغ رؤوس اصابعها ركبتيها۔

عورت تشہد کی حالت میں اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے گی کہ اس کی انگلیاں گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

۱۱﴾...... انها تتورك......عورت دائیں طرف پاؤں نکال کر اپنے سرینوں پر بیٹھے گی۔

قال الحموی ای فی حال جلوسها للتشهد......علامہ حموی نے کہا ہے کہ عورت التحیات کے لئے بیٹھنے کی حالت میں (سرین پر) بیٹھے گی۔

۱۲﴾...... و بقى من احكامها المتعلقة بالصلوة انها لا يستحب فى حقها الاسفار بالفجر۔

اور عورت کے لئے نماز سے متعلقہ باقی احکام میں سے ہے کہ اس کے لئے فجر کی نماز کو زیادہ روشن کر کے پڑھنا مستحب نہیں ہے۔

۱۳﴾......انه لا جمعة عليها ولكن تنعقد بها۔ [1]

عورت پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے لیکن پڑھے گی تو ہو جائے گی۔

ضروری نوٹ ﴾......اہل حدیث حضرات کے ایک جید عالم دین جناب نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے بھی مرد اور عورت کی نماز میں یہ تیرہ فرق بیان کئے ہیں۔ موجودہ اہل حدیث علمائے کرام کا نظریہ اپنے اکابر علماء سے بھی مختلف ہے۔ مولانا محمد

---

[1] حسن الاسوہ از علامہ نواب صدیق حسن خاں ۵۸۴، ۵۸۵

صادق اہل حدیث کے اس جملے پر غور کریں کہ ''عورت اور مرد کی نماز میں فرق ثابت کرنا یہ دین میں مداخلت ہے''

اس فقرے سے تو نواب صاحب بھی دین میں مداخلت کرتے معلوم ہوتے ہیں اور اگر نواب صاحب درست ہیں تو مولوی محمد صادق سیالکوٹی صاحب کو کیا کہنا چاہیے۔ اہل حدیث حضرات یہ فیصلہ خود ہی کر لیں۔

دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ نواب صاحب نے اپنی کتاب میں اپنے موقف کی تائید میں فقہ کی کئی کتب کے حوالے پیش کیے ہیں تا کہ اپنا موقف مضبوط ہو جائے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب صاحب کو فقہ کی کتابوں سے خاصی دلچسپی تھی اور وہ ان کتب کو بہت قابل اعتماد اور اس لائق سمجھتے تھے کہ اپنے مذہبی نقطۂ نظر کو مضبوط اور درست ثابت کرنے کے لئے فقہ کی کتب کے حوالے دیئے جائیں، تبھی تو انہوں نے ان کتب کے حوالے پیش کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ ذہن بنانے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم دین اسلام کا کام کرنے والے لوگوں کو حقیر جاننے سے بچ جائیں اور دین اسلام پر کام کرنے والوں کے مداح بن جائیں۔

﴿عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے﴾

السید نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی لکھتے ہیں کہ عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز ادا کرتے سے بہتر ہے۔ انہوں نے اس مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے کئی احادیث مبارکہ بیان کی ہیں، ان میں سے ایک حدیث شریف حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ یہ حدیث ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ انہی کی کتاب میں درج چند احادیث ہم یہاں بیان کر

رہے ہیں اگر چہ یہ بھی پہلے بیان ہو چکی ہیں لیکن اب نواب صاحب کے حوالہ سے بیان کی جا رہی ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ موجودہ اہلحدیث علماء جو کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں، ان کے اور نواب صاحب کے نظریے میں فرق ہے۔ نواب صاحب کے نزدیک عورت کا گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ نواب صاحب ''حسن الاسوہ'' میں لکھتے ہیں:

۱﴾...... عن ام سلمة عن رسول الله ﷺ قال خير مساجد النساء قعر بيوتهن۔ رواه احمد والطبرانی فی الكبير۔

ترجمہ﴾...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھر کے آخری کونے یعنی کوٹھریاں ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد اور امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۲﴾...... عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ لا تمنعوا نساء كم المساجد و بيوتهن خير لهن (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ﴾...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اپنی عورتوں کو مسجدوں سے منع نہ کرو اور ان کے لئے ان کے گھر بہتر ہیں (اسے ابوداؤد نے بیان کیا ہے۔)

۳﴾...... و عنه رضی اللہ عنہ عن رسول الله انه قال ''المرأة عورة و انها اذا خرجت من بيتها استشرفها الشيطن وانها لا تكون اقرب الى الله منها فى قعر بيتها۔ (رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله رجال الصحيح) [۱]

ترجمہ﴾...... انہیں (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''عورت پردے کی چیز ہے، جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے وہ اپنے گھر کی کوٹھڑی سے بڑھ کر

---

[۱] حسن الاسوہ ۵۰۹، ۵۱۰

(کسی اور جگہ) اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب نہیں ہو سکتی۔ (اسے طبرانی نے المعجم الاوسط میں بیان کیا ہے اس حدیث کے تمام راوی صحیح احادیث کے راوی ہیں)

فائدہ ......ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے لئے مسجدوں میں آنے کی بجائے اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھنا بہتر ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جس روایت میں یہ ہے کہ ''عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکو'' اس میں ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے لکھنے کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا کی روایت کے آخری الفاظ سے یہ بھی ظاہر ہو گیا ہے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا جو اجر و ثواب احادیث مبارکہ میں وارد ہے وہ صرف مردوں کے لئے ہے کیونکہ حضرت ام حمید والی حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''عورت کے لئے مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے بہتر اپنے گھر میں نماز ادا کرنا ہے''۔

حافظ ابن قیم نے ''حسن الاسوہ'' میں یہ حدیث درج کرنے کے بعد تفصیل کے ساتھ امام ابن خزیمہ کے حوالہ سے بھی موقف اختیار کیا ہے۔

یہ باتیں چودہ سو سال پہلے کے ماحول کی ہو رہی تھیں آپ اندازہ لگائیں کہ آج کے دور میں اس مسئلہ پر کس قدر سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اپنے اور اپنے محبوب کے ارشادات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

﴿مشہور اہلحدیث سعودی سکالر علامہ ناصر الدین البانی اور عورت کا مسجد میں جانا﴾

مولانا ناصر الدین البانی کی ایک کتاب ''حجاب المرأۃ'' ہے اس میں انہوں نے عورتوں کے لئے مسجد میں جانے کی اجازت دینے کے ساتھ ساتھ بہت پابندیاں لگائی ہیں، یہ پابندیاں مردوں کے لئے نہیں ہیں۔ یہ بھی مردوں اور عورتوں کی نماز میں ایک واضح بیرونی فرق ہے۔[۱]

﴿خوشبو لگانے والی عورت مسجد میں نہ جائے﴾

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایما امرأۃ استعطرت فمرت علی قوم لیجدوا من ریحھا فھی زانیۃ''[۲]

ترجمہ﴾...... جو عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے اس لئے گزرے کہ وہ اس کی خوشبو پائیں یعنی خوشبو سونگھیں تو وہ عورت زانیہ ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زینب ثقفیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذا خرجت احداکن الی المسجد فلا تقربن طیبا''[۳]

ترجمہ﴾...... جب تم میں سے کوئی عورت مسجد کی طرف جائے تو وہ ہرگز خوشبو نہ لگائے۔

---

۱ عنوان اس حقیر نے آسانی کے لئے خود قائم کئے ہیں۔

۲ نسائی شریف ۲/۲۸۳، الترغیب والترہیب ۲/۹۴، ابوداؤد شریف ۲/۱۹۲، ترمذی شریف ۴/۱۷، المستدرک للحاکم ۲/۳۹۶، مسند امام احمد ۴/۴۰۰، ۴۱۳

۳ مسند ابی عوانہ، مسلم شریف بتغییر یسیر۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ "ایما امرأۃ اصابت بخورا فلا تشھد معنا العشاء الاخرۃ" [1]

ترجمہ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت عود سلگا کر معطر ہو تو وہ ہمارے ساتھ شام کی آخری یعنی عشاء کی نماز کو نہ آئے۔

عن ابی موسی بن یسار عن ابی ھریرۃ ان امرأۃ مرت بہ تعصف ریحھا فقال یا امۃ الجبار المسجد تریدین ؟ قالت نعم ۔ قال ولہ تطیبت ؟ قالت نعم ۔ قال فارجعی فاغتسلی فانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول "ما من امرأۃ تخرج الی المسجد تعصف ریحھا فیقبل [2] اللہ منھا صلوۃ حتی ترجع الی بیتھا فتغتسلی" [3]

ترجمہ ...... حضرت موسیٰ بن یسار رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت ان کے پاس سے گزری تو اس سے خوشبو پھیل رہی تھی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے جبار کی لونڈی! (اے اللہ کی بندی!) تو مسجد کا ارادہ رکھتی ہے اس نے کہا ہاں! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو نے خوشبو لگائی ہوئی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا واپس لوٹ جا اور غسل کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "جو عورت مسجد کی طرف اس حالت میں جائے کہ اس سے خوشبو مہک رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کی طرف لوٹ جائے اور غسل کرے"

---

[1] مسلم شریف

[2] ابوداؤد شریف اور ابن ماجہ شریف میں یہاں "لم یقبل" کے الفاظ ہیں۔

[3] بیہقی شریف ۲/۱۳۳ و ۲۴۶۔

ان احادیث کو لکھنے کے بعد آگے چل کر علامہ البانی لکھتے ہیں:

(عورتوں کو) مسجد سے منع کرنے کا سبب واضح ہے اور وہ شہوت کی دعوت دینے کی طرف ابھارنا ہے۔

علمائے کرام نے اس کے ساتھ کچھ اور چیزوں کو بھی ملایا ہے جیسے خوبصورت لباس کا پہننا، زیورات جو ظاہر ہوں، اپنے آپ کو اچھی طرح مزین کرنا اور اس طرح عورتوں کا مزدوروں سے مل جل کر رہنا۔

علامہ ابن دقیق العید نے فرمایا ہے:

وفیه حرمة التطیب علی مریدة الخروج الی المسجد لما فیه من تحریك داعیة شهوة الرجال۔

ترجمہ ......اس حدیث (اور سابقہ احادیث شریفہ) میں مسجد کی طرف نکلنے کا ارادہ کرنے والی عورت کے لئے خوشبو لگانے کی حرمت (کا بیان ہے) کیونکہ اس سے مردوں کی شہوت کو برانگیختہ کرنے کی طرف دعوت دینا ہے۔

میں (البانی) کہتا ہوں کہ جب یہ خوشبو لگانا مسجد کا ارادہ کرنے والی عورت کے لئے حرام ہے تو بازار، گلیوں اور سڑکوں پر جانے والی عورتوں کے لئے کیا حکم ہوگا اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ اس سے بھی بڑا حرام اور سخت گناہ ہے۔

امام ابن ھیتمی نے ''الزواجر ۲/ ۷ ۳'' پر ذکر کیا ہے کہ

ان خروج المرأة من بیتها متعطرة متزینة من الکبائر ولو اذن لها زوجها۔

ترجمہ ......عورت کا خوشبو لگا کر اور بن سنور کر اپنے گھر سے نکلنا کبیرہ گناہ ہے اگرچہ اس کا خاوند اسے اجازت بھی دے۔

پھر یہ احادیث مبارکہ عام ہیں اور تمام اوقات پر مشتمل ہیں، صرف تیسری

حدیث عشاء کے آخری وقت کے ساتھ خاص ہے کیونکہ وہ وقت فتنہ وفساد کا ہے۔ عورتیں اس وہم میں نہ رہیں کہ ان کا اس وقت کے علاوہ دوسرے اوقات میں نکلنا جائز ہے۔

﴿عورت کا لباس﴾

علامہ البانی نے کہا ہے:

وان صلی فی قمیص یشف عنه لم تجز الصلوة .... فاذا صلی فی قمیص یصفه ولم یشف کرهت له، ولا یتبین ان علیه اعادة الصلوة والمرأة اشد حالا من الرجل اذا صلت فی درع وخمار یصفها الدرع، واحب الی ان لا تصلی الا فی جلباب فوق ذالك وتجافیه عنها لئلا یصفها الدرع (حجاب المرأة ۶۲)

ترجمہ﴾......اور اگر مرد ایسی قمیص میں نماز پڑھے جس سے جسم نظر آئے تو اس کی نماز جائز نہیں .... اور اگر ایسی قمیص میں نماز ادا کرے جو شفاف اور باریک ہو لیکن اس سے جسم نظر نہ آئے تو اس سے نماز مکروہ ہوگی اور یہ بیان نہیں کیا گیا کہ اس پر نماز دہرانا ضروری ہے۔ اس مسئلہ میں عورت مرد سے زیادہ سخت (احتیاطی) حالت میں ہوگی جب کہ وہ قمیص اور اوڑھنی میں نماز پڑھے جس سے قمیص نظر آتی ہو۔

اور میرے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ اس قمیص اور اوڑھنی کے اوپر موٹی چادر اوڑھے بغیر نماز نہ پڑھے اور وہ چادر اس اوڑھنی سے جدا ہو تا کہ اس سے قمیص نظر نہ آئے۔

حضرت سیدہ عائشہ (صدیقہ) رضی اللہ عنہا نے فرمایا "لا بد المرأة من ثلاثة اثواب تصلی فیها درع و جلباب وخمار، و کانت عائشة تحل ازارها فتجلبب به"[1]

ترجمہ﴾......عورت کے لئے ضروری ہے کہ تین کپڑوں میں نماز پڑھے قمیص،

[1] طبقات ابن سعد ۸/ ۴۸، ۴۹ باسناد صحیح علی شرط مسلم

﴿ایک جید اہلحدیث عالم دین مولانا محمد اقبال کیلانی اور مرد وعورت کی نماز میں فرق﴾

تعارف﴾...... مولانا غیر مقلد ہیں، انہوں نے یہ کتاب بڑی محنت شاقہ سے لکھی ہے اور حاشیہ پر اکثر مولانا ناصر الدین البانی کی کتب کے حوالے دیئے ہیں، یہ مولانا جامعہ ملک سعود الریاض المملکۃ العربیہ السعودیہ (یعنی الریاض کی ایک یونیورسٹی کے) استاد ہیں۔ اس کتاب کی نظر ثانی اہلحدیث جماعت کے ایک بہت بڑے عالم دین مولانا صفی الدین مبارکپوری نے کی ہے اور یہ کتاب حدیث پبلیکیشنز شیش محل روڈ سے طبع ہوئی ہے۔

﴿عورت کا مسجد کی بجائے اپنے گھر کے گوشہ تنہائی میں نماز پڑھنا افضل ہے﴾

عن ام حمید امرأة ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہما انها جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یارسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انی احب الصلوة معك ؟ قال: قد علمت انك تحبین الصلوة معی و صلوتك فی بیتك خیر من صلوتك فی حجرتك وصلوتك فی حجرتك خیر میں صلاتك فی دارك و صلاتك فی دارك خیر من صلوتك فی مسجد قومك وصلوتك فی مسجد قومك خیر میں صلوتك فی مسجدی" قال فامرت فبنی لها مسجد فی إقصیٰ شیء من بیتها او اظلمه و كانت تصلی فیه حتی لقیت الله عزوجل، رواه احمد وابن حبان (حسن) الترغیب والترهیب للالبانی حدیث ۳۳۸۔ [1]

ترجمہ﴾...... حضرت ابوحمید ساعدی کی زوجہ حضرت ام حمید ساعدی رضی اللہ عنہما نبی اکرم

---

[1] نماز کے مسائل ۹۲،۹۳

ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا جی چاہتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) نماز پڑھوں، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مجھے معلوم ہے کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہے لیکن تیرا ایک گوشے میں نماز پڑھنا اپنے کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تیرا کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا گھر کے صحن میں نماز پڑھنا محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تیرا محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے“۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا نے (اپنے گھر میں مسجد بنانے کا) حکم چنانچہ ان کے لئے گھر کے آخری حصہ میں نماز پڑھنے کی جگہ بنائی گئی جسے تاریک رکھا گیا اور وہ ہمیشہ اس میں نماز پڑھتی رہیں یہاں تک کہ اپنے اللہ بزرگ و برتر سے جاملیں۔ (اسے احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ الترغیب والترہیب حدیث ۳۳۸)

﴿عورتوں کو دن کے اوقات میں مسجد میں آنے سے گریز کرنا چاہئے﴾

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ”ایذنوا النساء اللیل الی المساجد“ رواہ الترمذی (صحیح سنن ترمذی للالبانی رقم الحدیث ۴۶۶)[1]

ترجمہ﴾...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عورتوں کو رات کے وقت مساجد میں آنے کی اجازت دو“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

﴿کسی عورت نے خوشبو لگائی تو اسے مسجد میں جانے سے پہلے خوشبو دھو لینی چاہئے﴾

لقی ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ متطیبۃ ترید المسجد فقال یا امۃ الجبار این تریدین؟ قالت المسجد۔ قال ولہ تطیبت ؟ قالت نعم ، قال فانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ”ایما امرأۃ تطیبت ثم خرجت الی المسجد لم تقبل

[1] نماز کے مسائل ۹۳ مسئلہ نمبر ۲۴۲

لھا صلوۃ حتی تغتسل " رواہ ابن ماجہ (صحیح ابن ماجہ للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۳۲۳۳) [۱]

ترجمہ ......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو خوشبو لگا کر مسجد میں جاتے دیکھا تو پوچھا اے اللہ کی بندی کہاں جارہی ہے؟ عورت نے جواب دیا "مسجد میں" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کس مقصد کے لئے تو نے عطر لگایا ہے؟ عورت نے جواب دیا "جی ہاں" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو عورت خوشبو لگائے اور پھر مسجد میں جائے اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی الا یہ کہ وہ خوشبو کو دھو کر مسجد میں جائے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

شرعی احکام کی پابندی کرتے ہوئے خواتین نماز کے لئے مسجد میں جانا چاہیں تو انہیں منع نہیں کرنا چاہئے

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لاتمنعوا نساء کم المساجد وبیوتھن خیر لھن " رواہ ابوداؤد (صحیح سنن ابوداؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۳۰) [۲]

ترجمہ ......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا "عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو لیکن (نماز پڑھنے کیلئے) ان کے گھر مساجد سے بہتر ہیں۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

---

[۱] نماز کے مسائل ۹۳ مسئلہ نمبر ۲۴۴۔

[۲] حوالہ مذکورہ مسئلہ نمبر ۲۴۱

﴿غلام، عورت، بچے، بیمار اور مسافر کے علاوہ ہر مسلمان پر فرض ہے﴾

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لیس علی المسافر جمعة - رواه الطبرانی (صحیح الجامع الصغیر للالبانی الجزء الخامس رقم الحدیث ۵۲۸)

ترجمہ﴾...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسافر پر جمعہ نہیں ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عن طارق بن شهاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "الجمعة حق واجب (صحیح) علی کل مسلم فی جماعة الا علی اربعة عبد مملوك اوامرأة او صبی او مریض" رواه ابوداؤد - [1]

ترجمہ﴾...... حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "غلام، عورت، بچے اور بیمار کے علاوہ جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

﴿عورت عورتوں کی امامت کروا سکتی ہے﴾

﴿عورت کو امامت کراتے وقت پہلی صف کے اندر وسط میں کھڑا ہونا چاہئے﴾

عن عائشة رضی اللہ عنہا انها امتهن فكانت بينهن فی صلاة مكتوبة رواه الدار قطنی (التلخیص الجبیر جز ۸ حدیث ۵۹۷) [2]

ترجمہ﴾...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرض نماز میں عورتوں کو امامت کراتی اور صف کے اندر کھڑی ہوتی تھیں۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

﴿سر پر چادر یا موٹا ڈوپٹہ لئے بغیر عورت کی نماز نہیں ہوتی﴾

---

[1] نماز کے مسائل ۱۲۵، مسئلہ نمبر ۳۴۳۔ [2] نماز کے مسائل ۶۴ مسئلہ نمبر ۱۵۴

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول الله ﷺ "لا تقبل صلوة حائض الا بخمار" رواه ابوداؤد والترمذی۔ (صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجز الاول رقم الحدیث ۵۹۶) ۱

ترجمہ ……حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بالغ عورت کی نماز چادر یا (موٹے دوپٹہ) کے بغیر نہیں ہوتی۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عورتوں کی سب سے اچھی صف پچھلی ہے اور سب سے بری صف پہلی ہے

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ خير صفوف النساء آخرها وشرها اولها وخير صفوف الرجال اولها وشرها آخرها" رواه ابوداؤد و ابن ماجه۔ ۲

ترجمہ ……حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا "عورتوں کی بہترین صف سب سے آخری اور بدترین صف پہلی (یعنی وہ صف جو مردوں سے متصل) ہے۔ اور مردوں کی بہترین صف پہلی ااور بدترین آخری (یعنی عورتوں سے متصل) ہے" اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۸۱۹)

امام کو غلطی سے آگاہ کرنے کے لئے مردوں کو سبحان اللہ اور عورتوں کو تالی بجانا چاہیئے

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ "التسبيح للرجال والتصفيق للنساء" متفق عليه ۳

---

۱ نماز کے مسائل ۳۵ مسئلہ نمبر ۶۸

۲ نماز کے مسائل ۹۴ ۳ نماز کے مسائل ۱۰۲

ترجمہ ﴾...... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نماز میں کوئی ضرورت پیش آنے پر) مردوں کے لئے سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔(اللؤلؤ والمرجان الجزالاول رقم الحدیث ۲۳۳)

(مصنف کتاب علامہ محمد اقبال کیلانی نے عورتوں کے مذکورہ مسائل لکھنے کے بعد لکھا ہے کہ) مذکورہ احکام کے علاوہ مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں۔

عن مالك بن حويرث رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم صلوا كما رأيتموني اصلی" رواه البخاری۔[1]

ترجمہ ﴾...... حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم سب (مرد اور عورتیں) اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مولانا محمد اقبال کیلانی کی کتاب "نماز کے مسائل" سے یہ مسائل نقل کئے گئے ہیں۔ یہ مولانا پاکستانی ہیں یعنی غیر عربی ہیں اور سعودی عرب الریاض کی ایک یونیورسٹی میں پڑھا رہے ہیں۔ یہ ان کی علمی قابلیت ہے۔اس کتاب کی نظر ثانی کرنے والے مولانا صفی الدین مبارکپوری ہیں جنہوں نے عربی زبان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک بہت اچھی کتاب "الرحیق المختوم" لکھی ہے جو اردو زبان میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ان دونوں حضرات کا تعلق علماء اہلحدیث سے ہے۔

ان دونوں حضرات کا تعارف کرانے کا مقصد یہ ہے کہ مسلک اہل حدیث کے دو عالم دین ایک کتاب لکھنے والے اور دوسرے نظر ثانی کرنے والے ہیں۔انہوں نے مرد اور عورت کی نماز میں تو فرق بیان کئے ہیں جن میں سے زیادہ کا تعلق نماز سے

[1] نماز کے مسائل ۹۵

باہر والے معاملات میں سے ہے اور کچھ کا تعلق نماز کے اندر والے کاموں سے ہے مثلاً امام کو لقمہ دینا وغیرہ۔

کچھ مسائل وہ ہیں جن میں انہوں نے بھی کھل کر نہیں لکھا مثلاً عورت کا رکوع، سجدہ اور تشہد وغیرہ لیکن پرانے اہلحدیث علماء کرام نے اس فرق کو واضح کر کے احناف کے موقف کی حمایت کر دی ہے۔ نماز کے باہر فرق ہوں یا نماز کے اندر بہر حال یہ مرد اور عورت کی نماز کے فرق ہیں جو مولانا کیلانی نے بھی بیان کر دیئے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

﴿سعودی حکومت کی وزارت اسلامی امور واوقاف و دعوت ارشاد کا فیصلہ﴾

﴿ڈاکٹر صالح فوزان بن عبداللہ الفوزان کی کتاب ''تنبیھات علی احکام تختص بالمؤمنات'' میں مرد اور عورت کی نماز میں فرق﴾

اس کتاب کا ترجمہ ڈاکٹر رضاء اللہ محمد ادریس مبارکپوری نے کیا ہے۔ یہ کتاب وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوتِ ارشاد سعودی عرب نے اردو ترجمہ کروا کر شائع کی ہے۔ اس کا نام ''خواتین کے مخصوص مسائل'' رکھا ہے۔ اس میں مرد اور عورت کی نماز میں جو بیرونی اور کچھ اندرونی فرق ہیں انہوں نے وہ بیان کیے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

﴿اذان اور اقامت کہنے میں مرد اور عورت کا فرق﴾

عورتوں پر نہ تو اذان ہے اور نہ اقامت کیونکہ اذان بلند آواز سے کہنی مشروع ہے اور عورتوں کے لئے آواز بلند کرنا جائز نہیں ہے۔ اذان اور اقامت عورتوں کیلئے درست نہیں ہے۔

المغنی (جلد ۱ صفحہ ۶۸) میں علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس مسئلہ میں کسی اختلاف کا ہمیں علم نہیں ہے۔[1]

﴿عورت اور مرد کے لباس میں فرق﴾

نماز میں عورت سوائے چہرہ کے اپنے آپ کو مکمل طور پر چھپائے گی۔ ہتھیلیوں اور قدموں کے بارے میں اختلاف ہے اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ کسی غیر محرم شخص کی نظر اس پر نہ پڑی ہو، اور اگر کوئی غیر محرم شخص اسے دیکھ رہا ہو تو مکمل طور پر ستر پوشی ضروری ہے، جس طرح خارج نماز میں پردہ کرنا ضروری ہے نماز میں عورت کو اپنا سر، گردن، جسم کے تمام حصوں کو یہاں تک کہ پیر کی پشت کو چھپانا ضروری ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

"لا یقبل اللہ صلوۃ حائض یعنی من بلغت الحیض ......الابخار"

آئمہ خمسہ یعنی احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

ترجمہ ﴾......اللہ تعالیٰ حائضہ سے یعنی اس عورت سے جو حیض کی عمر کو پہنچ چکی ہے بغیر خمار کے نماز قبول نہیں کرتا ہے۔

حدیث میں مذکور لفظ (خمار) سے مراد سر اور گردن کو چھپانے والی چادر ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عورت قمیص اور ڈوپٹہ میں بغیر ازار کے نماز پڑھ سکتی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا کان الدرع سابغا یغطی ظھور قدمیھا"

ترجمہ ﴾......اگر قمیص اتنی طویل ہو کہ عورت کے دونوں پیروں کی پشت کو ڈھانپ لے (تو بغیر ازار یعنی بڑی چادر کے بغیر نماز پڑھ سکتی ہے)

---

[1] خواتین کے مخصوص مسائل ۷۶، ۷۷

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ آئمہ کرام نے اس کے موقوف ہونے کو صحیح کہا ہے۔ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نماز میں عورت کے لئے سر اور گردن کا چھپانا ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے اور جسم کے بقیہ تمام حصوں کو یہاں تک کہ پاؤں کی پشت کو بھی چھپانی ضروری ہے جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں مذکور ہے۔ چہرہ کا کھلا رکھنا مباح ہے بشرطیکہ کوئی اجنبی شخص اسے نہ دیکھ رہا ہو۔ اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مجموع الفتاویٰ ۲۲/۱۱۳، ۱۱۴ میں لکھتے ہیں:

اگر عورت تنہا نماز پڑھ رہی ہو تو پھر بھی اسے ڈوپٹہ اوڑھنے کا حکم ہے، خارج نماز میں گھر کے اندر عورت اپنا سر کھلا رکھ سکتی ہے لیکن نماز میں زینت اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے، چنانچہ کسی کے لئے خانہ کعبہ کا ننگے ہو کر طواف کرنا جائز نہیں، خواہ تنہا رات کے وقت طواف کر رہا ہو اور نہ ننگے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے خواہ تنہا ہی کیوں نہ ہو۔

المغنی (۲/ ۳۲۸) میں مذکور ہے، نماز میں آزاد عورت کے پورے جسم کی ستر پوشی ضروری ہے اگر کوئی حصہ کھلا رہ گیا تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ ہاں اگر بہت مختصر حصہ کھلا رہ گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، یہی مسلک امام مالک، امام اوزاعی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا ہے۔[۱]

رکوع اور سجدہ میں مرد اور عورت کا فرق

المغنی (۲/ ۳۲۸) میں مذکور ہے، عورت رکوع اور سجود میں اپنے آپ کو خوب پھیلا کر کھلا رکھنے کی بجائے سمیٹ کر رکھے گی، چارزانو ہو کر بیٹھے گی، تورکوع کرنے اور ایک پیر کو بچھا کر بیٹھنے کی بجائے دونوں پیروں کو لٹا کر دائیں جانب انہیں نکال دے گی کیونکہ یہی اس کے حق میں زیادہ ساتر (چھپانے والی) ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

[۱] خواتین کے مخصوص مسائل ۷۸، ۷۹

المجموع (۳/۴۵۵) میں لکھتے ہیں:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے المختصر میں فرمایا ہے، اعمال نماز میں مرد وزن کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے سوائے اس کے عورت کے لئے مستحب یہ ہے کہ سجدہ میں وہ اپنے آپ کو سمیٹ کر یا اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا کر جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ پردے میں رکھے گی۔ میں عورت کے لئے اسی چیز کو رکوع میں اور پوری نماز میں پسند کرتا ہوں۔[1]

عورتوں کا مساجد میں مردوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا

مساجد میں مردوں کے ساتھ باجماعت نماز (فرض) ادا کرنے کے لئے خواتین کا گھروں سے نکلنا مباح ہے لیکن گھروں کے اندر نماز ادا کرنا ان کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔

اما مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے"لاتمنعوا اماء الله مساجد الله"

ترجمہ......اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو۔

دوسری روایت میں ہے:"لاتمنعوا النساء ان یخرجن الی المساجد وبیوتهن خیر لهن" (مسند احمد، ابوداؤد)

ترجمہ......عورتوں کو مساجد میں جانے سے نہ روکو اوران کے گھر ان کے لئے زیادہ بہتر ہیں۔

لہٰذا ان کا گھروں میں رہ کر نماز ادا کرنا پردہ اور حجاب کی وجہ سے ان کے لئے زیادہ بہتر ہے۔[2]

---

[1] خواتین کے مخصوص مسائل ۷۹، ۸۰

[2] خواتین کے مخصوص مسائل ۸۱ تا ۸۴

﴿مساجد میں جانے کے آداب﴾

اگر نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد جاتی ہیں تو ان کے لئے مندرجہ ذیل آداب کی پابندی ضروری ہے۔

مکمل پردہ﴾...... مکمل پردہ کے ساتھ اور کپڑوں میں اچھی طرح چھپ چھپا کر نکلنا ضروری ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''کان النساء یصلین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ینصرفن متلقعات بمروطھن ما یعرفن من الغلس'' (متفق علیہ)

ترجمہ﴾...... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خواتین (فجر کی) نماز ادا کرتیں تھیں پھر اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس ہوتی تھیں، تاریکی کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔[1]

خوشبو لگا کر نہ نکلے﴾...... کسی قسم کی خوشبو لگائے بغیر مسجد کے لئے نکلیں گی۔ حدیث نبوی ہے:

''لاتمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولیخرجن تفلات'' (مسند امام احمد، ابوداؤد)

ترجمہ﴾...... اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو اور چاہئے کہ وہ خوشبو لگائے بغیر نکلیں۔

حدیث میں مذکورہ لفظ (تفلات) کے معنی ہیں خوشبو استعمال کئے بغیر۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''اذا شھدت احداکن المسجد فلا تمس طیبا''

ترجمہ﴾...... تم میں سے کوئی عورت اگر مسجد جانا چاہے تو خوشبو استعمال نہ کرے۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ ''نیل الاوطار (۳/۱۴۰، ۱۴۱)'' میں لکھتے ہیں:

---

[1] خواتین کے مخصوص مسائل ۸۱ تا ۸۴

اس حدیث سے خواتین کے مسجد جانے کا پتہ چلتا ہے لیکن عورتوں کے جانے کا جواز اس صورت میں ہوسکتا ہے جبکہ ان کے مسجد جانے میں کسی قسم کا شر وفساد یا خوشبو جیسی کوئی فتنہ بھڑکانے والی چیز نہ پائی جائے۔

مزید لکھتے ہیں کہ تمام احادیث کا ماحصل یہی ہے کہ خواتین کو مسجد جانے کی اجازت مردوں کی جانب سے اسی صورت میں ملنی چاہئے جبکہ ان کے مسجد جانے میں خوشبو زیورات یا کوئی دوسری زیب وزینت جیسی فتنہ انگیز چیز نہ پائی جاتی ہو۔[1]

بن سنور کر نہ نکلیں﴾...... کپڑوں اور زیورات میں بن سنور کر نہیں نکلیں گی، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"لوان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم رأى من النساء مارأينا لمنعهن من المسجد كما منعت بنو اسرائيل نساء ها" (متفق علیہ)

ترجمہ﴾...... اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کی اس حالت کا مشاہدہ فرماتے جس کا ہم مشاہدہ کررہے ہیں تو انہیں مسجد سے روک دیتے جس طرح بنو اسرائیل نے اپنی عورتوں کو روک دیا تھا۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ "نیل الاوطار (حوالہ مذکورہ) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں (لورأی مارأینا) یعنی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسین وجمیل لباس خوشبو، زیب وزینت اور بے پردگی کا مشاہدہ کرتے جن کا آج ہم مشاہدہ کررہے ہیں۔ (پہلے) خواتین موٹے کپڑوں کمبلوں اور دبیز چادروں میں نکلا کرتی تھیں۔

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ احکام النساء (ص ۳۹) میں لکھتے ہیں کہ عورت کے لئے یہی مناسب ہے کہ باہر نکلنے سے حتی الامکان پرہیز کرے کیونکہ وہ اپنے طور پر کسی فتنہ اور شر سے محفوظ رہ سکتی ہے لیکن دوسرے لوگ اس فتنہ وفساد میں مبتلا ہوسکتے ہیں ان

---

[1] خواتین کے مخصوص مسائل ۸۳، ۸۴

کے محفوظ و مامون رہنے کی کوئی ضمانت نہیں۔ اگر اسے مجبوراً باہر نکلنے کی ضرورت پیش آئے تو اپنے خاوند کی اجازت سے بناؤ سنگھار کیے بغیر مکمل سادگی کے ساتھ نکلے۔ عام شاہراہوں اور بازاروں کو چھوڑ کر خالی جگہوں کو اپنا راستہ بنائے، اپنی آواز سنانے سے پرہیز کرے، بیچ راستوں کو چھوڑ کر کنارے پر چلنے کی کوشش کرے۔ [۱]

عورت جماعت میں کہاں کھڑی ہو

عورت اگر اکیلی ہے تو مردوں کے پیچھے تنہا کھڑی ہوگی جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو میں اور ایک یتیم (ہم دونوں) آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور بڑھیا عورت ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی۔ [۲]

اور انہی سے مروی ہے کہ میں نے اپنے گھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو میں اور ایک یتیم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ہماری ماں ام سلیم ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ (صحیح بخاری)

اور اگر عورتیں ایک سے زیادہ ہیں تو وہ مردوں کے پیچھے صف یا (حسب ضرورت) چند صفیں بنا کر کھڑی ہوں گی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو بچوں کے آگے کھڑا کرتے تھے اور پھر بچوں کو اور بچوں کے بعد عورتوں کو۔ (مسند احمد)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”خير صفوف الرجال اولها وشرها آخرها و خير صفوف النساء آخرها وشرها اولها۔ [۳]

---

[۱] خواتین کے مخصوص مسائل ۸۴، ۸۵

[۲] اسے بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ خواتین کے مخصوص مسائل ۸۶

[۳] مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔

ترجمہ ......مردوں کے لئے سب سے بہتر صف پہلی ہے اور سب سے خراب آخری صف ہے اور عورتوں کے لئے سب سے بہتر صف آخری ہے اور سب سے خراب پہلی صف ہے۔

مذکورہ بالا دونوں حدیثیں اس امر کی دلیل ہیں کہ نماز کے لئے عورتیں مردوں کے پیچھے صف بنا کر کھڑی ہوں گی، چاہے وہ فرض نماز ہو یا تراویح کی نماز ہو۔ [1]

عورتوں کا امام کو لقمہ دینا

دورانِ نماز اگر امام سے بھول ہو جائے تو عورت ہاتھوں سے تالی بجا کر اسے متنبہ کر سکتی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اذا نابکم فی الصلوۃ شیء فلیسبح الرجال ولیصفق النساء۔

ترجمہ ......جب تمہیں نماز کے دوران کوئی بات پیش آجائے تو (امام کو آگاہ کرنے کیلئے) مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں عورت کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ اگر دورانِ نماز کوئی بات پیش آجائے تو وہ تالی بجا کر آگاہ کر دے اور امام کا بھولنا بھی اسی قبیل سے ہے۔

عورت کو زبان سے کچھ کہنے کی بجائے تالی بجانے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اس کی آواز مردوں کے لئے فتنہ کا باعث بن سکتی ہے۔ [2] (یعنی اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی مارے)

سلام پھیرنے کے بعد عورتوں کا جلدی نکلنا

امام کے سلام پھیرنے کے بعد عورتوں کو مسجد سے نکلنے میں جلدی کرنی چاہئے اور مردوں کو تھوڑی دیر ٹھہرے رہنا چاہئے تاکہ مسجد سے نکلنے والی عورتوں سے

---

[1] خواتین کے مخصوص مسائل ۸۶،۸۷

[2] ایضاً صفحہ ۸۷،۸۸

ان کی مڈ بھیڑ نہ ہو اور اس کی دلیل ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ عورتیں فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد (فوراً) کھڑی ہو جاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تو دوسرے لوگ بھی اٹھ جاتے۔

زہری کہتے ہیں کہ ہمارا خیال (واللہ اعلم) یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا اس لئے کرتے تھے تا کہ جو عورتیں مسجد سے لوٹنا چاہیں وہ لوٹ جائیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔ (الشرح الکبیر علی المقفع ۴۲۲/۱)

امام شوکانی ''نیل الاوطار (۳۹۶/۲)'' میں لکھتے ہیں:

مذکورہ حدیث سے پتہ چلتا ہے ک امام وقت (خلیفہ یا سلطان) کے لئے مستحب ہے کہ رعایا کے احوال کا خیال رکھے، اسی طرح حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ محرمات اور ممنوعات کی جانب لے جانے والے امور اور شک وشبہ کی جگہوں سے اجتناب میں احتیاط برتنی چاہئے اور یہ کہ عام گزرگاہوں میں بھی مردوزن کا اختلاط مکروہ ہے چہ جائیکہ گھروں میں۔[1]

عورتوں کے لئے جماعت کی تاکید نہیں

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ''المجموع'' میں لکھتے ہیں:

باجماعت نماز کی ادائیگی میں خواتین مردوں سے چند امور میں مختلف ہوتی ہیں:

اول ...... خواتین کے حق میں جماعت کا ساتھ نماز ادا کرنا اس طرح مؤکد نہیں جس طرح مردوں کے حق میں ہے۔ (بلکہ گھر افضل ہے)

دوم ...... خواتین کی امام درمیان صف میں کھڑی ہوگی۔

سوم ...... تنہا عورت مردوں کے پیچھے کھڑی ہوگی نہ کہ بغل میں، برخلاف مردوں کے۔

چہارم ...... جب مردوں کے ساتھ صف لگا کر نماز ادا کریں گی تو ان کی سب سے

[1] خواتین کے مخصوص مسائل صفحہ ۸۹،۸۸

آخری صف اپنی پہلی صف کی بنسبت زیادہ فضیلت کی حامل ہوگی۔

سابقہ سطور سے واضح ہوگیا کہ مرد وزن کے درمیان اختلاط ہر حالت میں حرام ہے۔[1]



﴿مرد اور عورت کی نماز میں فرق ثابت کرنے والے علماء اہلحدیث کے اسمائے گرامی﴾

اس حقیر نے جن چند جید اہل حدیث علماء کرام کے حوالہ جات سے مرد اور عورت کی نماز کے طریقہ میں فرق ثابت کیا ہے ان کے نام ملاحظہ فرمائیں:

۱﴿......مولانا الشیخ محمد حسین انصاری خزرجی۔

۲﴿......مولانا عبدالجبار غزنوی۔

۳﴿......مولانا محمد بن اسماعیل صنعانی۔

۴﴿......مولانا نواب وحید الزمان حیدر آبادی۔

۵﴿......مولانا نواب صدیق حسن خان بھوپالی۔

۶﴿......مولانا ناصر الدین البانی۔

۷﴿......مولانا محمد اقبال کیلانی۔

۸﴿......ڈاکٹر صالح بن فوزان۔

۹﴿......ڈاکٹر رضاء اللہ محمد ادریس مبارکپوری۔

ان حضرات کی کتابوں کے حوالہ جات درج کر کے ثابت کر دیا ہے کہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق ہے۔

---

[1] خواتین کے مخصوص مسائل ۸۹،۹۰

فیصلہ خود کیجئے

اس حقیر نے ان اہلحدیث علماء کرام کے نام پچھلے صفحہ پر لکھ دیئے ہیں جن کے نزدیک مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق ہے انہوں نے احادیث مبارکہ، پرانے بزرگوں اور فقہائے عظام کے حوالہ جات سے اس موقف کو ثابت کردیا ہے۔
لیکن موجودہ دور کے علمائے اہلحدیث زوردار انداز سے کہتے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کی نماز میں کوئی فرق نہیں اور فرق کرنے والے لوگوں کو دین میں مداخلت کرنے والے کہتے ہیں۔ ان کے حوالہ جات بھی آپ پڑھ چکے ہیں۔

اب اگر غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ دونوں کا موقف جدا جدا ہے۔ دو مختلف موقف اختیار کرنے والے دونوں گروپ تو صحیح نہیں ہوسکتے۔ ایک ان میں درست ہے اور دوسرا غلط ہے۔

اگر مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق کرنے والے اہل حدیث صحیح ہیں تو جو اہلحدیث علماء مرد اور عورت کی نماز فرق نہیں کرتے وہ غلط ہیں۔ یہ تو وہ گروہ ہے جو فرق ثابت کرنے والے لوگوں کو دین مداخلت کرنے والے سمجھتے ہیں۔ اور اگر مرد اور عورت کی نماز میں فرق نہ کرنے والے حضرات درست ہیں تو سب اکابر اہلحدیث علماء جو مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق ثابت کرتے ہیں یہ تمام کے تمام غلط ہوگئے۔ ایک تو ضرور غلط ہے۔

اب یہ فیصلہ خود کرلیں کہ اہل حدیث حضرات کے ان دوگروہوں میں سے کون درست ہے اور کون غلط؟ اگر موجودہ اہلحدیث علماء درست ہیں تو پرانے تمام اکابر اہلحدیث غلط ہوگئے اور اگر پرانے حضرات کو درست کہیں تو موجودہ تمام اہلحدیث غلط ثابت ہوگئے۔

ہمارے نزدیک تو ان علماء کرام کا موقف درست ہے جو ان دونوں کی نمازوں میں فرق ثابت کرتے ہیں۔ کیونکہ یہی موقف حدیث پاک اور آئمہ اربعہ کے دلائل سے ثابت ہوچکا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿پانچواں باب﴾

قرآن وحدیث کے خاص خاص

اذکار اور دعائیں

حافظ محمد اکرم مجددی

خاص خاص دعائیں اور اذکار[1]

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بہت زیادہ دعائیں اور اذکار مذکور ہیں ان کو جمع کرنے سے تو بہت بڑی کتاب بن سکتی ہے جن کی یہ مختصر سی کتاب متحمل نہیں ہے لہٰذا قرآن وحدیث کی خاص خاص دعائیں اور اذکار تحریر کر رہا ہوں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دعائیں اور مختلف اوراد واذکار لکھنے سے پہلے دعا کے کچھ آداب لکھ دیئے جائیں تاکہ ان آداب کو مدنظر رکھ کر جو حضرات وخواتین دعا مانگیں ان کی دعا جلد قبول ہو جائے۔

دعا کی اہمیت وفضیلت

دعا کے لغوی معنٰے ہیں پکارنا، بلانا، مانگنا، سوال کرنا۔ اور شرعی اصطلاح میں دعا کے معنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم بارگاہ میں عرض ومعروض کرنا ہیں۔

دعا کی حقیقت دو چیزوں سے مرکب ہے

۱...... اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عبودیت، عاجزی، غلامی، حاجت مندی، ضعف اور ذلت کا ظاہر کرنا۔

۲...... اللہ کریم کی الوہیت، ربوبیت، قدرت، عظمت، اور جلال وبزرگی کا اقرار کرنا

جب بندہ اللہ کی بارگاہ میں دست سوال پھیلا کر گڑگڑاتا ہے، اسکی الوہیت

---

[1] بندہ کے ایک دوست حضرت علامہ مولانا شبیر احمد قادری صاحب (فاضل بھیرہ شریف) جو دار العلوم رحمۃ اللعالمین سیالکوٹ شعبہ طالبات میں تدریس کتب کی خدمات انجام دے رہے ہیں انہوں نے مشورہ دیا کہ قرآن واحدیث کی کچھ دعائیں اور اذکار کتاب کے آخر میں لکھدیں تاکہ طالبات اور خواتین کو دعائیں یاد کرنے میں سہولت ہو جائے اور وہ ان کو یاد کر کے فائدہ اٹھا سکیں لہٰذا بندہ ان کے مشورہ پر عمل کرتا ہوا خاص خاص دعائیں اور اذکار جمع کر رہا ہے۔ (واللہ ولی التوفیق)

اور ربوبیت کا اقرار کرتا ہے اور اپنی پسماندگی، عاجزی، لاچاری کا اظہار کرتا ہے اور اپنی ذات کو رب العالمین کا عاجز بندہ سمجھ کر کہتا ہے کہ ''اے مالک حقیقی! تیرے علاوہ کوئی سننے والا نہیں ہے، اور کوئی دینے والا نہیں ہے۔'' یہی وہ دعا ہے جسے حقیقی طور دعا کہا جاتا ہے۔

بندۂ مومن جب اپنے رب کی بالا دستی رب العالمین اور اس کے حی وقیوم اور رحمان ورحیم ہونے کو سمجھ کر کچھ طلب کرتا ہے یا مانگتا ہے، خواہ یہ طلب اور مانگ دل سے ہو یا زبان سے، ہاتھ پھیلا کر مانگے یا جھولی پھیلا کر یا ہاتھ پھیلائے بغیر مانگے تو پھر دعا کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ اس طرح دعا کرنے اور مانگنے کو حقیقت میں دعا کہتے ہیں، اور ایسی دعا کی قبولیت کی امید بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

عام آدمی بھی اپنے رب سے دعا کرتے ہی ہیں لیکن انبیائے کرام علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے طالب رہے ہیں اور کئی مقامات پر اللہ رب العزت نے اپنے سب سے زیادہ مقرب، سب سے بڑے محبوب اور امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو حکم دیا کہ مجھ سے ہی دعا مانگیں۔

دین اسلام میں دعا کی اہمیت کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہوگا۔

سید الانبیاء حضور نبی کریم ﷺ نے اس حکم کی ایسی تعمیل کی یعنی اس طرح بار بار دعا کی کہ جس کی مثال تاریخ انسانی میں موجود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طریقہ سے دعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائے جس کو بہت جلد شرف قبولیت نصیب ہو جائے۔

﴿دعا کے بارے میں حکم الٰہی﴾

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

(سورۃ الاعراف آیت ۵۵)

ترجمہ ﴿ اپنے اللہ کو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے سے پکارو، بیشک وہ حد سے بڑھنے

والوں کو محبوب نہیں رکھتا (محبت نہیں کرتا)۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی عاجزی وانکساری اور چپکے چپکے یعنی بالکل معمولی آواز کے ساتھ دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ یہی بندہ کا اللہ کریم کے نزدیک قیمتی سرمایہ ہے۔ دعا کے یہ دو اہم آداب ہیں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہیں۔

۱......تضرع و عاجزی۔ ۲......اخفاء یعنی چپکے چپکے سے دعا کرنا۔

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آہستہ اور پست آواز کے ساتھ دعا کرنے میں بلند آواز کے ساتھ دعا کرنے کے مقابلہ میں ستر درجے فضیلت ہے۔[۱]

علماء کرام نے لکھا ہے کہ اگر لوگ زیادہ ہوں تو اونچی آواز سے دعا کرنا جائز ہے لیکن مُقَفّٰع مُسَجَّع الفاظ اور طرز وغیرہ درست نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا کی قبولیت کا وعدہ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ (پ۲ع۷)

ترجمہ اور میرے بندے جب آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو (فرما دیجئے) کہ میں قریب ہی ہوں، میں پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارے۔ پس انہیں چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ کہیں وہ راہ پا جائیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دعا سے مت گھبراؤ، اللہ کریم نے ہم پر یہ آیت نازل فرمادی ہے۔ "اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ" (یعنی) مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔" حضرات صحابہ کرام نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس وقت دعا کریں، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

۱۔ تفسیر مظہری، ۳۶۱/۳

"وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ"۔ [1]

(جب بھی میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو میں قریب ہی ہوں)۔

﴿تکبر کی وجہ سے دعا نہ کرنے والا آدمی دوزخی﴾

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ"۔ (پ۲۴ ع۱۱)

ترجمہ﴾ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا' بے شک وہ شخص جو میری عبادت (یعنی دعا) سے تکبر کرتے ہیں' عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے۔

تفسیر روح المعانی میں ہے کہ

"یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ" (میری عبادت کرنے میں تکبر کرتے ہیں۔) کے معنی ہیں کہ "یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ دُعَائِیْ" (یعنی مجھ سے دعا کرنے میں تکبر کرتے ہیں) [2]

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ پر یقین نہ ہونے کی وجہ سے دعا اور عبادت کرنے سے گریز کرتا ہے' اپنی حاجت کے اقرار اور پیش کرنے کو خلاف شان سمجھتا ہے جس سے تکبر اور بے نیازی ظاہر ہوتی ہے ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ ذلت و خواری کے ساتھ دوزخ میں ڈالے گا۔

اس بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد گرامی بھی پڑھیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو

[1] تفسیر مظہری جلد اول مذکورہ آیت کے تحت [2] تفسیر روح المعانی، ۸۱/۲۴

آدمی دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے"۔ ۱

احادیث مبارکہ کی روشنی میں دعا کی اہمیت وفضیلت

مذکورہ بالا آیات کریمہ کی تائید میں احادیث مبارکہ بھی کثرت سے موجود ہیں کہ جن میں دعا کی اہمیت وفضیلت بیان کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنا اللہ کریم کو بہت پسند ہے

۱...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ اَنْ يُّسْئَلَ، وَ اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ"۔ ۲

ترجمہ اللہ تعالیٰ سے اسی کا فضل مانگو، بے شک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت (صبر کے ساتھ) فراخی اور وسعت کا انتظار کرنا ہے۔

دعا عبادت کا مغز ہے

۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ"۔ ۳ (دعا عبادت کا مغز ہے)

فائدہ دعا نہ صرف عبادت ہے بلکہ عبادت کا مغز ہے اس لئے دعا کرنے میں غفلت کرنا اور اسے معمولی سمجھنا اللہ کریم کی عبادت کو معمولی سمجھنا ہے۔ یہ کم عقلی ہے لہٰذا دعا کو معمولی نہ سمجھو۔

---

۱ مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۰/۲۰۰ ۲ ترمذی شریف حدیث ۳۵۷۱

۳ الترغیب والترہیب حدیث ۲۴۳۹۔ مجمع الزوائد، ۱۰/۱۴۷

﴿اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء عطا اور فضل﴾

﴿۳﴾...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا ارشاد گرامی ہے۔

"یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَ آخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُم، قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ، فَسَأَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَسْأَلَتَہٗ، مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ"۔ [1]

ترجمہ ﴾ اے میرے بندوں! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، تمہارے جن اور انسان کسی ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں تو میں ہر انسان کو اس کے سوال کے مطابق دیدوں تو جو کچھ میرے پاس ہے اس سے صرف اتنا ہی کم ہوگا جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے اس میں کمی ہوتی ہے۔

﴿اللہ کے نزدیک سب سے مکرم اور معزز چیز دعا ہے﴾

﴿۴﴾...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مِنَ الدُّعَاءِ"۔ [2]

ترجمہ ﴾ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنے سے زیادہ کوئی چیز معزز و مکرم نہیں ہے۔

﴿دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے﴾

﴿۵﴾...... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ"۔ [3]

ترجمہ ﴾ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے، اور نیکی ہی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔

---

[1] سنن ترمذی حدیث ۲۱۳۹، الترغیب والترھیب حدیث ۲۴۳۷

[2] سنن ترمذی حدیث ۳۳۷۰، ابن ماجہ حدیث ۳۸۲۹، الترغیب والترھیب حدیث ۲۴۲۳

[3] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم الظلم حدیث (۲۵۷۷) ۲/۲۱۹

فائدہ کوئی بھی مشکل پیش آئے تو دعا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ اللہ پاک آپ کی مشکل اور پریشانی کو دور کردیگا اور ہمیشہ نیکی کرتے رہو، اللہ کریم نیکی کی برکت سے عمر میں اضافہ کردیں گے اور نیکیاں زیادہ ہوتی رہیں گی۔

مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج دعا سے

۶ ...... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"حَصِّنُوْا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَدَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَاسْتَقْبِلُوْا اَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ"۔ [1]

ترجمہ اپنے مال کی حفاظت زکوٰۃ ادا کرنے سے کرو، اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو، اور مصیبتوں اور پریشانیوں کا مقابلہ دعا اور تضرع، عاجزی، انکساری اور گڑگڑانے سے کرو۔

فائدہ اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بہت اہم کاموں کا حکم فرمایا ہے:

۱ ...... تم پابندی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتے رہو آپکا مال اس طرح محفوظ ہوگا جس طرح قلعہ میں سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ یعنی زکوٰۃ ادا کرنے سے آپکا مال ضائع نہیں ہوگا۔

۲ ...... اگر کوئی بیمار ہوجائے تو اس کی طرف سے صدقہ کرو، اللہ کریم تمہارے صدقہ کرنے پر خوش ہو کر تمہارے بیمار کو شفاء فرمادے گا۔

۳ ...... اگر پریشانیاں اور مصیبتیں آپڑیں تو صابر بنو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی سے دعا کرو، انشاء اللہ خدائے بزرگ و برتر پریشانیوں سے نجات عطا فرمادے گا۔

خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا کرنے کا فائدہ

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

---

[1] الترغیب والترہیب حدیث ۱۱۰۲

"مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْکُرَبِ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الدُّعَآءِ عِنْدَالرَّخَآءِ"۔ [1]

ترجمہ ﴿ جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ مصیبتوں اور سختیوں میں اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے تو اسے چاہئے کہ خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا کرے۔

فائدہ ﴿ یعنی آدمی اگر خوشحالی کے وقت بھی اللہ کریم سے بھلائی اور بہتری طلب کرنے کی دعا کرتا رہے اور اللہ کریم کی عنایات اور مہربانیوں کا شکریہ ادا کرتا رہے تو تنگدستی، مصیبت اور پریشانی کے وقت بھی اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔ انشاء اللہ

﴿ دعا مؤمن کا اسلحہ اور دین کا ستون ہے ﴾

۸ ﴿...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ، وَعِمَادُ الدِّیْنِ، وَنُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ"۔ [2]

ترجمہ ﴿ دعا مؤمن کا اسلحہ، دین کا ستون اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

فائدہ ﴿ اس حدیث شریف میں دعا کے تین بہت اہم فضائل بیان کئے گئے ہیں:

۱ ﴿...... دعا مؤمن کا اسلحہ ہے۔ یعنی جس طرح مشکل وقت یا لڑائی کے وقت اسلحہ کام آتا ہے اسی طرح مؤمن کو مشکل وقت میں دعا کام آتی ہے۔

۲ ﴿...... دعا دین کا ستون ہے، یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ سے بہتری کی دعا مانگے گا وہ دین پر قائم رہے گا۔

۳ ﴿...... یہ دعا مؤمن کے لئے آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

---

[1] المستدرک للحاکم، الترغیب والترہیب حدیث (۲۴۲۲)

[2] المستدرک للحاکم جلد ۱ صفحہ ۴۹۲۔ الترغیب والترہیب حدیث (۲۴۳۰)

﴿کسی کیلئے دعا کرنے سے پہلے اپنے لئے دعا کرنا﴾

۹﴾......حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

"کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ذَکَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ"۔ [1]

ترجمہ﴾رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کا ذکر فرماتے اور اس کیلئے دعا کرتے تو پہلے اپنی ذات سے شروع کرتے یعنی پہلے اپنے لئے دعا کرتے۔

فائدہ﴾قرآن کریم کی تعلیم بھی یہی ہے کہ پہلے اپنے لئے دعا کریں پھر دوسرے مومنوں کے لئے۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہت مشہور دعا ہے جو دعا ہم نماز میں بھی پڑھتے ہیں:

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابِ۔(پ۱۳ع۱۸)

ترجمہ﴾اے میرے رب! مجھے بخش دے، میرے والدین کو بخش دے اور مومنوں کو بخش دے جس دن حساب قائم ہوگا۔ ایک اور دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

"رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ"۔(پ۲۸ع۴)

ترجمہ﴾اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو (بخش دے) جو ایمان کے ساتھ ہم سے سبقت کر گئے۔

﴿بندہ دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے﴾

۱۰﴾......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اِنَّ اللّٰهَ رَحِیْمٌ کَرِیْمٌ یَّسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اَنْ یَّرْفَعَ اِلَیْهِ یَدَیْهِ ثُمَّ لَا یَضَعُ فِیْهِمَا خَیْرًا"۔ [2]

ترجمہ﴾اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا اور بہت کرم کرنے والا ہے، وہ اپنے

---

[1] ترمذی شریف۔ الاقتداء فی الذکور والدعاء (صفحہ ۱۱۰)

[2] الترغیب والترہیب حدیث (۲۴۳۳)

بندے سے حیاء کرتا ہے کہ وہ اس کے آگے اپنے ہاتھ اٹھائے اور اللہ کریم اس میں کوئی خیر اور بھلائی نہ رکھے۔

﴿دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا، ہاتھ منہ پر پھیرنا اور ہتھیلیاں سیدھی رکھنا﴾

۱۱﴾...... عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا۔[1]

ترجمہ ﴾حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک تمہارا رب حیاء دار اور کریم ہے، جب بندہ اپنے ہاتھ (دعا کیلئے) اسکی بارگاہ میں اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خالی ہاتھ لوٹاتا ہوا شرم محسوس کرتا ہے۔

۱۲﴾...... عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ مَسَحَ وَجْھَہٗ بِیَدَیْہِ"۔[2]

ترجمہ ﴾حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور دونوں کو اپنے چہرے پر پھیرتے۔

۱۳﴾...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ فِی الدُّعَآءِ لَمْ یَحُطُّھُمَا حَتّٰی یَمْسَحُ بِھِمَا وَجْھَہٗ۔[3]

ترجمہ ﴾رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کیلئے ہاتھ بلند فرماتے تو ان کو نیچے نہ لاتے یہاں تک کہ پہلے ان کو اپنے چہرہ مبارک پر پھیر لیتے۔

اور ایک روایت میں لَمْ یَرُدُّھُمَا کے الفاظ ہیں یعنی چہرہ پر پھیرنے سے پہلے

---

[1] ابوداؤد شریف جلد ا صفحہ (۲۱۶)۔ [2] ابوداؤد شریف صفحہ (۲۰۹)

[3] ترمذی شریف، باب ماجاء فی رفع الایدی عند الدعاء۔ الاذکار للنووی حدیث (۱۰۳۸)

واپس نہ لوٹاتے تھے۔

۱۴﴾......حضرت مالک بن بشار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا۔[1]

ترجمہ﴾ جب تم اللہ کریم سے سوال کرو یعنی دعا کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو سیدھا رکھ کر دعا کرو، ان کو الٹا کر کے دعا نہ کرو۔

۱۵﴾......عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "اِذَا دَعَوْتَ اللّٰهَ فَادْعُ بِبُطُوْنِ كَفَّيْكَ، وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا، فَاِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ۔[2]

ترجمہ﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جب تو اللہ سے دعا کرے تو اپنے ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے دعا کیا کر (یعنی اپنی ہتھیلیاں آسمان کی طرف کر کے دعا کر) نہ کہ ان کی پشتوں سے، اور جب دعا سے فارغ ہو جائے تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر پھیرے"۔

فائدہ نمبر ۱﴾ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جس طرح بھی دعا مانگی جائے وہ قبول فرمالیتا ہے اور جس انداز سے بھی دعا کی جائے وہ اسے شرف قبولیت عطا فرما دیتا ہے لیکن اللہ کی بارگاہ میں تضرع اور عاجزی زیادہ پسندیدہ ہے۔ نیز عاجزی وانکساری سے کی جانے والی دعا کو اللہ کریم جلدی شرف قبولیت سے نوازتا ہے۔

ہاتھوں کو پھیلا کر اللہ بزرگ و برتر کی بارگاہ سے دعا مانگنا بندہ کی طرف سے نہایت تضرع وزاری کا انداز ہے۔ جب بندہ ہاتھوں کو اٹھاتا ہے تو دل سے یہ کہتا ہے کہ اے مالک! اے خالق! میں اپنی زبان، اپنے دل اور اپنے ہاتھوں سے تیری بارگاہ

---

۱ تحفۃ الذاکرین شرح الحصن الحصین صفحہ ۳۴۴۔ مسند امام احمد، ابوداؤد شریف۔

۲ ابوداؤد شریف، ابواب الدعاء، باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ۔

میں التجا کرر ہاہوں لہذا دعا کو قبول فرما کر اپنا فضل و کرم عطا فرما۔

فائدہ نمبر ۲ اس حدیث پاک میں دعا کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانے اور دعا ختم کرتے ہوئے ہاتھ چہرے پر پھیرنے کا ثبوت واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے۔ جو حضرات نماز کے بعد دعا نہیں کرتے وہ تین سنتوں سے محروم بھی رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل و کرم اور نعمتیں طلب کرنے سے بھی محروم رہتے ہیں اور خلاف سنت کام کرتے ہیں۔

۱...... دعا کرنا، حدیث پاک سے واضح ہو چکا ہے کہ دعا کرنا سنت نبوی ہے۔

۲...... دعا کیلئے ہاتھ اٹھانے سے محروم رہے کیوں کہ نہ دعا کی نہ ہاتھ اٹھائے۔ یہ بھی ایک سنت عمل ہے کہ جس سے محرم رہے۔ احادیث مبارکہ ثبوت کے لئے پیش کردی گئی ہیں۔

۳...... چہرہ پر ہاتھ پھیرنا بھی سنت سے ثابت ہو چکا ہے، یہ لوگ اس سنت سے بھی محروم رہے۔

دعا کی فضیلت و اہمیت اور آداب دعا پر بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں کہ ایک بہت بڑی کتاب بن سکتی ہے لیکن اس مختصر سی کتاب میں زیادہ گنجائش نہیں ہے۔ عقلمند آدمی کیلئے یہ مختصر بیان کافی ہے۔

اللہ کریم ہر ایک مسلمان کو صحیح طریقہ سے دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔

فرض نمازوں کے بعد دعا کی قبولیت اور ضروری دعا

فرض نمازوں کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے، یعنی فرض نماز ختم ہوتو سلام پھیرنے کے فوراً بعد مختصر دعا کرنا سنت نبوی بھی ہے اور دعا کی قبولیت کا وقت بھی

ہے۔ بعض لوگ نماز کے بعد دعا نہیں مانگتے ان کا یہ عمل سنت کے خلاف ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے:

۱﴿...... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا، اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ (کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟)

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

"جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ"۔ ۱

ترجمہ﴿ رات کے آخری حصے کی دعا اور فرض نمازوں کے بعد (یعنی ان دونوں وقتوں میں دعا جلد سنی جاتی ہے اور قبول ہوتی ہے)۔

۲﴿...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو یہ کہتے، یعنی یہ دعا مانگتے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا"۔ ۲

ترجمہ﴿ اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم، پاک رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

۳﴿...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو تین مرتبہ استغفر اللہ کہتے اور پھر فرماتے:

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ"۔ ۳

ترجمہ﴿ اے اللہ! تو سلامت ہے اور تجھ سے ہی سلامتی کا فیضان ہے تو بابرکت ہے اے عظمت و بزرگی والے۔

۱ ترمذی شریف، الاذکار للنووی ص ۹۶۔ ۲ مسند امام احمد جلد ۶ صفحہ ۳۰۵، ابن ماجہ شریف۔

۳ مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، مسند امام احمد بن حنبل

فـائـده﴿ ان تینوں حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ نماز کے بعد دعا مانگنا سنت مصطفیٰ ہے سنت کے خلاف نہیں ہے۔اس لئے گذارش ہے کہ اس سنت سے غفلت اختیار کر کے عبادت کے مغز سے محروم رہنا عقل مندی اور دانش مندی نہیں ہے کیوں کہ اس سے محرومی ہی محرومی حاصل ہوگی۔

تیسری حدیث کو علامہ ابن قیم نے بھی اپنی کتاب "اَلْوَابِلُ الصَّیِّبِ مِنَ الْکَلِمِ الطَّیِّبِ" میں نقل کیا ہے لہذا ان کے معتقدین کو اس عمل سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔

﴿دعا سے پہلے حمد باری تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا﴾

دعا کے آداب میں یہ بھی ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے پھر نبی کریم ﷺ کی ذات والا صفات پر درود شریف پڑھے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔اس طرح سے مانگی ہوئی دعا جلد قبول ہو جاتی ہے۔

۱﴿...... حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَءْ بِتَحْمِیْدِ اللّٰہِ وَالثَّنَآءِ عَلَیْہِ ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لِیَدْعُ بَعْدَ مَاشَاءَ"۔[۱]

تـرجـمـه﴿ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھے اور پھر جو چاہے دعا مانگے۔یہ حدیث صحیح حسن ہے۔

۲﴿...... ایک طویل حدیث جو حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا:

"اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ

[۱] ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۱۸۶، ابواب الدعوات۔ مسند امام احمد جلد ۶ صفحہ ۵

عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُهُ"۔ ۱

ترجمہ ﴿اے نمازی! جب نماز پڑھ لوتو بیٹھ جایا کرو، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرو جو اسکی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پڑھو پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔

۳﴿......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

"یقیناً دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق وموقوف (یعنی رکی ہوئی) رہتی ہے، اس کا کچھ حصہ بھی اوپر نہیں جاتا (یعنی بارگاہ خداوندی میں درجہ قبولیت تک نہیں پہنچتا) یہاں تک کہ تو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج لے"۔ ۲

ثابت ہوا کہ دعا کی قبولیت کیلئے ضروری ہے کہ ہم پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کریں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۂ درود پیش کریں۔ پھر دعا کریں اور اپنی بہتری کیلئے خالق کائنات کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کریں اور نہایت عاجزی وانکساری سے دعا کریں۔

﴿دعا کے آداب﴾

امام محمد بن محمد ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ صاحب حصن حصین لکھتے ہیں:

دعا مانگنے کے کچھ آداب تو رکنیت کے درجہ کو پہنچتے ہیں، اور بعض شرط کے درجہ کو پہنچتے ہیں (یعنی بعض آداب رکن ہیں اور بعض شرط ہیں) اور کچھ مامورات ہیں (یعنی جن کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے) اور بعض منہیات ہیں (جن سے منع کیا گیا ہے) مصنف نے ان کی نشان دہی بھی کی ہے۔

۱﴿......کھانے، پینے، پہننے، اور کمانے میں حرام سے بچنا۔ (یعنی روزی کمانے کے ذرائع میں حرام سے بچنا ضروری ہے) (شرط)

۲﴿......اللہ جل شانہ کیلئے اخلاص رکھنا۔ (رکن)

---

۱ ترمذی شریف، ابواب الدعوات رقم الحدیث ۳۸۱۴ ۲ ترمذی شریف، ابواب الدعوات

۳﴾......دعا مانگنے سے پہلے کوئی نیک کام کرنا۔مثلاً صدقہ کرنا،نماز پڑھنا وغیرہ، سختیوں اور مصیبتوں کے وقت خاص طور پر اپنے نیک اعمال کا ذکر کرنا یعنی نیک اعمال کا ذکر کرکے ان کے واسطے سے دعا مانگنا۔(مستحب)

۴﴾......ناپاکی اور نجاست سے پاک اور صاف ستھرا ہونا۔(مستحب)

۵﴾......وضو کرنا۔(مستحب)

۶﴾......قبلہ کی طرف منہ کرنا۔(مستحب)

۷﴾......دعا مانگنے سے پہلے نماز(حاجت)پڑھنا(یا ویسے ہی نماز کے بعد دعا کرنا)(مستحب)

۸﴾......دعا مانگنے کیلئے دوزانوں بیٹھنا۔(مستحب)

۹﴾......دعا مانگنے سے پہلے اور بعد میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا۔(مستحب)

۱۰﴾......اسی طرح دعا کے اول وآخر میں نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنا(مستحب)

۱۱﴾......دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر دعا مانگنا۔(مستحب)

۱۲﴾......سائل کی طرح دونوں ہاتھ اوپر اٹھانا۔(مستحب)

۱۳﴾......دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا۔(مستحب)

۱۴﴾......دونوں ہاتھوں کو کھلا ہوا رکھنا۔(مستحب)

۱۵﴾......دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی شایان شان ادب واحترام اختیار کرنا۔(مستحب)

۱۶﴾......دعا مانگنے میں عاجزی وانکساری اختیار کرنا۔(مستحب)

۱۷﴾......گڑگڑا کر دعا مانگنا۔(مستحب)

۱۸﴾......دعا مانگتے وقت(دعا مانگنے والا)آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائے(مکروہ) یعنی نگاہ اٹھانا مکروہ ہے۔

۱۹﴾......اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی اور اعلیٰ صفات کا واسطہ دیکر دعا مانگنا۔(مستحب)

۲۰﴾......دعامیں قافیہ بندی اور تکلیف کے ساتھ الفاظ لانے سے پرہیز کرے۔(مکروہ)

۲۱﴾......دعامیں نغمہ سرائی اور خوش الحانی اختیار کرنے کا تکلف نہ کرے۔(مکروہ)

۲۲﴾......اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء کرام علیہم السلام کے وسیلہ سے دعا مانگنا۔(مستحب)

۲۳﴾......اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں (یعنی اولیاء اللہ) کے وسیلہ سے دعا مانگنا۔(مستحب)

۲۴﴾......دعا مانگتے ہوئے آواز کو پست رکھنا۔(مستحب)

۲۵﴾......اپنے گناہوں کا اقرار کرنا۔(مستحب)(یعنی گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے بخشش کی دعا کرے)

۲۶﴾......رسول اللہ ﷺ سے جو دعائیں صحیح احادیث مبارکہ میں منقول ہیں انہیں اختیار کرنا کیوں کہ آنحضرت ﷺ نے کسی غیر کی دعا کی حاجت نہیں چھوڑی۔(یعنی وہ تمام ضروریات اور حاجات جن کے لئے انسان دعا مانگتا ہے حضور ﷺ نے ان سب کیلئے دعائیں بتلادی ہیں۔(مستحب)(ویسے اپنی ضرورت کی دعا اپنے الفاظ میں مانگ سکتا ہے)

۲۷﴾......جامع دعائیں اختیار کرنا۔(مستحب) یعنی ایسی دعا کرنا جو مختصر اور جامع ہو

۲۸﴾......اپنی ذات سے دعا شروع کرے اور پھر اپنے ماں باپ کیلئے اور اپنے تمام بہن بھائیوں کے لئے دعا کرے۔(مستحب)

۲۹﴾......اگر امام ہو تو صرف اپنے لئے ہی دعا نہ کرے (مستحب)(یعنی اپنے لئے بھی اور تمام مقتدیوں کیلئے بھی دعا مانگے۔میری کی جگہ ہماری اور میں کی جگہ ہم کا لفظ لگائیں)

۳۰﴾...... پورے یقین کے ساتھ دعا کرے (رکن) یعنی یہ یقین رکھے کہ اللہ کریم یقیناً دعا قبول کرنے والا ہے، دعا کرتا ہوا شک میں نہ رہے کہ یہ دعا قبول ہوگی یا نہ ہوگی۔

۳۱﴾......انتہائی رغبت اور شوق کے ساتھ دعا مانگے۔(مستحب)

۳۲﴾......دل کو حاضر کر کے پوری محنت اور کوشش سے دعا مانگے اور دل کو دعا کی

طرف پوری توجہ سے لگائے اور اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھے۔ (رکن) (یعنی بے یقینی سے دعا نہ کرے)

۳۳﴾...... بار بار دعا کرے۔ (مستحب)

۳۴﴾...... ایک ہی دعا بار بار مانگنے کا کم از درجہ تین مرتبہ ہے۔ (یعنی بار بار دعا مانگنی ہو تو کم از کم تین مرتبہ ضرور دعا مانگے) (مستحب)

۳۵﴾...... کسی دعا پر اصرار نہ کرے (کہ میری یہ دعا تجھے قبول کرنی ہی ہوگی) (مکروہ)

۳۶﴾...... کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔ (شرط)

۳۷﴾...... اس کام کی دعا نہ کرے جس سے (روز ازل سے ہی) فراغت ہو چکی ہے۔ (شرط) (یعنی یہ نہ کہے کہ اے اللہ تو مجھے مرد سے عورت یا عورت سے مرد بنا دے)

۳۸﴾...... دعا میں حد سے آگے نہ بڑھے کہ کسی محال اور ناممکن کام کی دعا مانگے (شرط)

۳۹﴾...... اللہ تعالیٰ کی رحمت کو تنگ نہ کرے (مکروہ) یعنی یہ دعا نہ کرے کہ الٰہی تو مجھے دے اور کسی کو نہ دے۔

۴۰﴾...... اپنی تمام حاجات اللہ ہی سے مانگے۔ (مستحب) یعنی حاجات چھوٹی ہو یا بڑی اللہ ہی سے مانگے۔

۴۱﴾...... دعا مانگنے والا اور سننے والا دونوں آمین کہیں۔ (مستحب)

۴۲﴾...... دعا سے فارغ ہو کر دونوں اپنے ہاتھ منہ پر پھیریں (مستحب)

۴۳﴾...... دعا کی قبولیت میں جلد بازی نہ کرے۔ مثلاً یہ نہ کہے کہ دعا پوری ہونے میں ہی نہیں آتی یا (یہ کہے) کہ میں نے دعا کی تھی قبول ہی نہیں ہوتی۔ (شرط) (یعنی ایسے الفاظ بالکل زبان پر نہ لائے۔ یہ ضروری بات ہے۔ (حصن حصین)

فائدہ﴾ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کے آداب میں سے ہر ادب کے سامنے اس کی شرعی حیثیت لکھ دی ہے تاکہ دعا کرنے والے کو ہر ادب کا مقام و مرتبہ معلوم ہو جائے

اور دعا کرنے والا پوری احتیاط اور توجہ کے ساتھ ان آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے دعا کرے۔اس طرح اس کی دعا جلد قبول ہوگی۔ان اصطلاحات کی تعریفیں یہ ہیں:

رکن ﴿ وہ امور ہیں جن پر دعا کے دعا ہونے اور نہ ہونے کا دارومدار ہے۔مثلاً اخلاص کہ اس کے بغیر دعا دعا ہی نہیں ہوتی۔

شرط ﴿ شرط وہ امور ہیں یعنی وہ کام ہیں کہ جن پر دعا کی قبولیت موقوف ہے کہ اگر یہ چیز نہ پائی جائے تو دعا قبول ہی نہ ہو اگرچہ دعا کتنے ہی اخلاص کے ساتھ کی جائے مثلاً حرام کاموں سے بچنا یعنی حرام غذا، حرام لباس وغیرہ۔ان کاموں سے بچنا ضروری ہے۔اگر دعا کرنے والا ان کاموں سے پرہیز نہیں کرے گا تو دعا قبول نہ ہوگی۔

مستحب ﴿ وہ پسندیدہ اور محبوب عمل ہے جو دعا کو مؤثر اور قابل قبول بنادے اور ان کاموں کا رسول اللہ ﷺ سے بھی ثبوت ہو، اور یہ رکن اور شرط وغیرہ کے مقام پر نہ ہو۔اگر کبھی ان امور پر عمل نہ ہو سکے تو پھر بھی دعا قبول ہو جائے گی۔

مکروہ ﴿ وہ ناپسندیدہ کام ہیں یا دعا کی وہ صورتیں ہیں جو دعا کے مناسب یا اللہ کریم کے شایان شان نہ ہوں۔یعنی دعا مانگتے ہوئے آسمان کی طرف منہ کرنا وغیرہ۔

نبی کریم ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے۔یہ اس لئے کہ یہ صورتیں اور کام اللہ تعالیٰ کے ادب واحترام اور دعا مانگنے والے کے لئے مناسب نہیں۔ان سے بچنا چاہئے۔

﴿حضرت العلام نواب صدیق حسن خاں بھوپالی صاحب کے نزل الابرار میں بیان کردہ آداب دعا﴾

دعا میں ان امور کا خیال رکھنا دعا کی قبولیت کا باعث ہے:

﴿ا﴾......دعا کرنے والا حرام اور ممنوع اشیاء کھانے پینے سے احتراز کرے۔(یعنی

اگر اس چیز کا لحاظ نہیں رکھے گا تو دعا عام طور قبول نہ ہوگی۔ (حدیث ابوہریرہ۔ مسلم شریف)

۲......خلوص اور للھیت کے ساتھ دعا مانگے کہ اخلاص قبولیت کا مدار ہے (المستدرک للحاکم)

۳......دعا سے پہلے کوئی عمل صالح کرنا۔ (بخاری ومسلم وغیرہ)

۴......باوضو (دعا) مانگنا۔ (طبرانی)

۵......قبلہ رخ ہوکر دعا مانگنا۔ (طبرانی)

۶......نماز کے بعد دعا کرنا۔ (طبرانی)

۷......دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنا۔ (طبرانی)

۸......درود پاک کا پڑھنا۔ (طبرانی)

۹......ہاتھوں کو سینہ یا کندھے تک اٹھانا۔ (ابوداؤد)

۱۰......خشوع وخضوع سے دعا مانگنا۔ (ادعوا ربکم تضرعا)

۱۱......حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا توسل اختیار کرنا۔ (ترمذی)

۱۲......صالحین کا توسل اختیار کرنا۔ (بخاری) [۱]

۱۳......سر و جہر کے درمیان (یعنی درمیانی آواز سے) دعا کرنا۔ (صحاح ستہ)

۱۴......گناہ کا اعتراف اور توبہ ومعافی مانگتے ہوئے دعا کرنا۔ (مسلم)

۱۵......پہلے اپنے لئے پھر عام لوگوں کیلئے (دعا کرنا)۔ (ترمذی)

۱۶......پختگی سے مانگنا۔ (یعنی قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا مانگنا)۔ (بخاری)

۱۷......حضور قلب اور امید کے ساتھ مانگنا۔ (مسند امام احمد)

۱۸......تکرار کے ساتھ تین مرتبہ دعا مانگنا۔ (مسلم)

۱۹......گناہ وقطع رحمی کی دعا نہ کرنا۔ (مسلم)

---

[۱] علامہ بھوپالہ نے حدیث کا حوالہ دیکر صالحین کے توسل سے دعا کرنا دعا کے آداب میں لکھا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ آج کل اہل حدیث توسل کو گناہ اور شرک کہتے ہیں۔

۲۰ ……محال وناممکن امور کے متعلق دعا نہ کرنا۔ (ابوداؤد)

۲۱ ……دعا میں کسی دوسرے کو محروم نہ کرنا۔ (صحاح ستہ)

۲۲ ……تمام ضرورتوں کی دعا کرنا یعنی معمولی چیز کی بھی۔ (ترمذی)

۲۳ ……دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا۔ (ابوداؤد)

۲۴ ……دعا کرنے والے اور سننے والے دونوں کا آمین کہنا۔ (ابوداؤد)

۲۵ ……جلد بازی نہ کرنا۔ (صحاح ستہ)

۲۶ ……اوقات مستحبات کا خیال رکھنا۔ (مختلف کتب حدیث) [1]

۲۷ ……ذلت افتقار کے لہجہ سے دعا مانگنا، فصاحت وبلاغت کا زور نہ دکھانا۔ (ترمذی)

نزل الابرار صفحہ ۳۹ بحوالہ الدعاء المسنون صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۴ (از مفتی محمد ارشاد صاحب قاسمی)

ان اوقات کا بیان جن میں دعا قبول ہوتی ہے

جن وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

۱ ……شب قدر میں (دعا کرنا) یہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتیں ہیں۔

۲ ……عرفہ کا دن۔ (ذوالحجہ کی نو تاریخ)

۳ ……رمضان کا پورا مہینہ۔

۴ …… جمعہ کی رات۔ یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات۔

۵ …… جمعہ کا پورا دن۔

۶ …… ہر رات کا دوسرا آدھا حصہ۔

۷ …… ہر رات کا پہلا تہائی حصہ۔

۸ …… ہر رات کا آخری تہائی حصہ۔

۹ …… ہر رات کے آخری تہائی حصہ کا درمیانی حصہ۔

[1] دعا کی قبولیت کے مستحب اوقات آگے علیحدہ بیان کردیئے ہیں وہاں سے دیکھ لیں

۱۰﴾...... ہر روز سحری کے وقت۔

۱۱﴾......سب سے زیادہ دعا کی قبولیت کی امید جمعہ کی ساعت (اجابت) ہے۔(یعنی اس وقت دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔اس کے وقت کے متعلق مختلف احادیث کے مطابق یہ اقوال ہیں:

ا﴾...... یہ قبولیت کی گھڑی امام کے خطبہ کیلئے (منبر پر) بیٹھنے سے لے کر نماز جمعہ ختم ہونے تک ہے۔

ب﴾...... جماعت کھڑی ہونے سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے۔

ج﴾......دعا کرنے والا جب کھڑا ہوا اور نماز پڑھ رہا ہو وہ (قبولیت کا) وقت ہے۔

د﴾......بعض علماء کہتے ہیں (یہ گھڑی) جمعہ کے دن عصر کی نماز سے لیکر سورج غروب ہونے تک ہے۔

ھ﴾......اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ (قبولیت دعا کا) وقت جمعہ کے دن کا آخری حصہ ہے

و﴾......بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ (وقت) جمعہ کے دن صبح صادق ہونے سے سورج طلوع ہونے تک ہے۔

ز﴾...... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ (یہ وقت) جمعہ کے دن سورج طلوع ہونے کے بعد کا وقت ہے۔

ح﴾......حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کی گھڑی جمعہ کے دن سورج ڈھلنے کے تھوڑی دیر بعد سے ایک ہاتھ کے برابر سورج ڈھلنے تک ہے۔

ط﴾......حصن حصین کے مؤلف امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ (یہ قبولیت دعا کی گھڑی) امام کے جمعہ کی نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے سے لیکر آمین کہنے تک ہے تا کہ جو حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ وارد ہوئی ہیں وہ سب اس مذکورہ بالا صورت میں جمع ہو جائیں جیسا کہ میں نے ایک دوسرے مقام پر

اس کو واضح طور پر بیان کیا ہے۔

ی ﴿......امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ اس ساعت کا صحیح بلکہ ایسا درست ترین وقت کہ اس کے علاوہ کسی قول کو اختیار کرنا ہی جائز نہیں وہ یہ ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ ساعت یعنی قبولیت کی گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لیکر (جمعہ کی) نماز ختم ہونے تک ہے (حصن حصین)

﴿ان حالتوں کا بیان جن میں دعا قبول ہوتی ہے﴾

۱﴿......نماز کیلئے اذان ہو رہی ہو تو اس وقت اذان کا جواب دینے کے بعد دعا کرے۔

۲﴿......اذان اور تکبیر کے درمیان (یعنی اذان ہونے کے بعد امامت سے پہلے پہلے دعا کرنا)

۳﴿......جو شخص کسی مصیبت یا سختی میں گرفتار ہو تو وہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بعد دعا کرے۔

۴﴿......اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) صفیں باندھنے کی حالت میں دعا کرے۔

۵﴿......جب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو، ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہوئے دعا کرے

۶﴿......فرض نمازوں کے بعد یعنی جماعت سے نماز پڑھنے اور سلام پھیرنے کے بعد دعا کرے۔

۷﴿......قرآن کریم کی تلاوت (سے فارغ ہونے) کے بعد۔

۸﴿......(اور نماز میں) سجدہ کے اندر (مگر وہی دعا مانگے جو قرآن وحدیث میں آئی ہے)

۹﴿......خصوصی طور پر ختم قرآن کے بعد (خواہ خود ختم کیا ہو یا کسی دوسرے نے کیا ہو)

۱۰﴿......خصوصی طور پر قرآن پڑھنے والے یعنی قرآن ختم کرنے والے کی دعا۔

۱۱﴿......آب زم زم پینے کی حالت میں یعنی آب زم زم کھڑا ہو کر پیئے اور دعا کرے۔

۱۲﴾......مرنے والے کے پاس حاضر ہوتے ہوئے (دعا کرے) یعنی مرنے والا بھی آخری وقت میں دعا کرے اور اسی طرح میت کے پاس آنے والا بھی اس وقت دعا کرے۔

۱۳﴾......مرغ کی اذان کے وقت (یعنی مرغ کی اذان سن کر دعا کرے۔)

۱۴﴾......مسلمانوں کے (اپنے) اجتماع میں (ان کے ساتھ مل کر یا تنہا ہی دعا کرے۔)

۱۵﴾......ذکر کی مجلسوں میں (خواہ اللہ کے ذکر کی مجلس ہو خواہ درس قرآن یا درس حدیث ہو یا وعظ و نصیحت کی مجلس ہو۔)

۱۶﴾......امام کے ولا الضالین کہنے کے بعد۔ (یہاں دل میں ہی دعا کرے گا)

۱۷﴾......میت کی آنکھیں بند کرنے کے وقت۔

۱۸﴾......نماز کی اقامت (تکبیر) کہتے وقت۔

۱۹﴾......بارش برسنے کے وقت، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الام'' میں اس حدیث کو مرسلا بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ''میں نے بہت سے علماء حدیث سے بارش برسنے کے وقت دعا قبول ہونے کی حدیث کو سنا اور حفظ کیا ہے۔

۲۰﴾......(امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) کہ میں کہتا ہوں

۱......کعبہ شریف کو دیکھتے وقت۔ (خواہ مکہ معظمہ پہنچ کر پہلی مرتبہ دیکھے یا جس وقت بھی خانہ کعبہ پر نظر پڑے تو دعا کرے۔)

۲......سورہ انعام میں جہاں ایک ساتھ دو مرتبہ اسم جلالت ''اللہ'' کا نام آیا ہے ان دونوں اسماء گرامی کے درمیان میں دعا کرے۔ وہ آیت کریمہ یہ ہے۔

''مِثْلَ مَا اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ ؕ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ ؕ''

ترجمہ﴾ جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا، اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت کو رکھے۔

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت سے علماء سے اس آیت

کریمہ میں اللہ کے دوناموں کے درمیان دعا کی قبولیت کا آزمودہ ہونا سنا ہے اور یاد کیا ہے۔ اور حافظ حدیث عبدالرزاق رسغنی نے تو اپنی تفسیر میں شیخ عماد مقدسی سے اس مقام پر دعا کی قبولیت کی وضاحت فرمائی ہے۔ (حصن حصین)

وہ مقدس مقامات جہاں دعا قبول ہوتی ہے

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اہل مکہ کے نام ایک خط لکھا، اس خط میں (مکہ معظمہ میں) دعا کے قبول ہونے کے پندرہ مقامات بیان کئے ہیں:

۱ ...... طواف میں (یعنی جس جگہ طواف کیا جاتا ہے وہاں دعا قبول ہوتی ہے)۔

۲ ...... ملتزم کے پاس (خانہ کعبہ کا وہ حصہ جو حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کے درمیان ہے۔ (یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی سینہ لگا کر دعا فرماتے تھے۔)

۳ ...... میزاب کے نیچے۔ (یعنی خانہ کعبہ کے پرنالے کے نیچے)

۴ ...... بیت اللہ شریف کے اندر۔

۵ ...... چاہ زمزم کے پاس (یعنی جہاں سے آب زمزم نکلتا ہے اس کے پاس)۔

۶ ...... صفا (پہاڑی) پر۔

۷ ...... مروہ (پہاڑی) پر۔

۸ ...... صفا اور مروہ پہاڑوں کے درمیان دوڑنے کی جگہ میں۔

۹ ...... مقام ابراہیم کے پیچھے۔

۱۰ ...... (میدان) عرفات میں (جہاں نو ذوالحجہ کو زوال کے بعد غروب آفتاب تک ٹھہرتے ہیں)۔

۱۱ ...... مزدلفہ میں (یہ وہ جگہ ہے جہاں حاجی حضرات عرفات سے واپسی پر مغرب وعشاء کی نماز پڑھتے ہیں اور رات گزارتے ہیں)۔

۱۲﴾......منیٰ میں۔(جہاں ۱۰ ذوالحجہ کو حاجی حضرات جمروں کو کنکریاں مارتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں)۔

۱۳﴾......جمرۂ اولی (یہ وہ پہلا ٹیلہ ہے جہاں شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں)

۱۴﴾......جمرۂ وسطیٰ (یہ وہ دوسرا ٹیلہ ہے جہاں شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں)

۱۵﴾......جمرۂ عقبیٰ (یہ وہ تیسرا ٹیلہ ہے جہاں حاجی شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں)

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں:

''اگر نبی کریم ﷺ کے روضۂ اقدس کے پاس دعا قبول نہ ہوگی تو پھر اور کس جگہ قبول ہوگی۔(یعنی رسول اللہ ﷺ کا روضہ مقدسہ تو دعا قبول ہونے کا وہ مقدس مقام ہے کہ اس کو تو سرِ فہرست سب سے پہلے شمار کرنا چاہئے)۔(حصن حصین)

فائدہ ﴾امام محمد بن محمد ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ نے حصن حصین میں دعا کے آداب، مقبولیت کے اوقات، حالتیں اور قبولیت دعا کی جگہیں بیان کی ہیں اور ان تمام بیان کے ساتھ ہر ایک کا حوالہ احادیث مبارکہ کی کتب سے بیان کیا ہے۔ یہ حقیر مختصر طور پر ان تمام کتب حدیث کے نام لکھ رہا ہے:

بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف، نسائی شریف، مسند امام احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، المستدرک للحاکم، مؤطا امام مالک، مسند بزار، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ لِلطَّبْرَانِیْ، اَلدُّعَاءُ الطَّبْرَانِیْ، اَلدُّعَاءُ لِابْنِ مُرْدَوَیْہِ، صَحِیْحِ اِبْنُ حَبَّانِ، مُسْنَدُ اَبِیْ عَوَانَہُ، مُسْنَدُ اَبُوْ یَعْلٰی مُوَصَّلِی، اَلدُّعَاءُ لِلْبَیْہِقِیْ، عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لِابْنُ سُنِّی، شَرْحُ مُسْلِمْ لِلنَّوَوِیْ اور اَلْاَذْکَارُ لِلنَّوَوِیْ وغیرہ۔ علیحدہ علیحدہ حوالہ جات کی تفصیلی ضرورت ہو تو حصن حصین عربی دیکھئے۔ بندہ نے اختصار کیلئے اکٹھے نام لکھ دیئے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

وہ لوگ جن کی دعائیں قبول نہیں ہوتی

احادیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کا ذکر بھی فرمایا ہے جن کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ مختصر طور پر ان کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ دعا کرنے والا جان لے کہ یہ کام کروں گا تو میری دعا قبول نہیں ہوگی:

۱۔...... وہ آدمی جس کا کھانا، پینا، اور لباس نیز حرام غذا اسے کھلائی جاتی ہو۔ اس کی دعا قبول نہ ہوگی حدیث میں آتا ہے:

"کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا جو طویل سفر کرتا ہے، بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں۔ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے، اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، اس کا لباس حرام اور اسے حرام غذا کلائی جارہی ہے، بھلا اس کی التجا یعنی دعا کیسے قبول کی جائے گی۔ (مشکوۃ شریف)

۲۔...... غافل دل اور قبولیت کا یقین نہ رکھنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا ہے کہ

اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل (یعنی قبولیت کا یقین نہ رکھنے والے) کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ (ترمذی شریف)

۳۔...... جو شخص نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے نہ روکے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

"دعا کرنے سے پہلے نیکی کا حکم کرلو اور برائی سے منع کرلو (اگر یہ کام نہ کروگے) تو دعا کو شرف قبولیت حاصل نہ ہوگا۔ (ابن ماجہ شریف)

اس کا مطلب یہ ہے کہ نیکی کی بات لوگوں کو بتاؤ اور کوئی غلطی اور شریعت کے خلاف کام کرتا نظر آئے تو اسے روکو، تب آپ کی دعا قبول ہوگی۔ یہ بات بھی یاد رہے

کہ لوگوں کو نیکی کا حکم اور برائی سے منع تب کر سکو گے جب تم خود بھی نیک عمل کرتے ہو گے اور برائی سے بچتے ہو گے۔ اگر یہ کام کرو گے تو آپ کی دعا بھی قبول ہو گی۔

۴ ...... جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ سچے دل سے ان برے کاموں سے توبہ نہ کرلیں، یعنی سود خور اور شرابی وغیرہ پر لعنت ہے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خون کی قیمت اور کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے اور زانیہ کی کمائی سے بھی منع فرمایا ہے۔ (ان سے بچئے) نیز حضور ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والوں اور اس کے گواہوں اور تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ بخاری شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے:

(۱) اس کے بنانے والے۔ (۲) بنوانے والے۔ (۳) پینے والے۔ (۴) اٹھانے والے

(۵) جس کیلئے اٹھا کر لائی جائے۔ (۶) پلانے والے۔ (۷) فروخت کرنے والے۔ (۸) اس کی قیمت کھانے والے۔ (۹) خریدنے والے۔ (۱۰) اور جس کیلئے خریدی جائے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی شریف)

فائدہ مذکورہ بالا احادیث مبارکہ میں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کی دعا حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق قبول نہیں ہوتی۔ غرضیکہ یہ تمام حضرات یا اسکے علاوہ جن کا ذکر قرآن وحدیث میں آتا ہے۔ (کبیرے گناہ کرنے والے) ان لوگوں کو ان غلط اور برے کاموں سے بچنا چاہئے تاکہ دعا قبول ہو جائے۔

شراب سے صرف شراب ہی مراد نہیں بلکہ ہر وہ چیز جو نشہ والی ہے وہ حرام

ہے۔اوراس کا وہی حکم ہے جوشراب کا ہے۔جس طرح کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے۔"کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ"۔(ہرنشہ والی چیز حرام ہے)۔لہذا ہرنشہ والی چیز سے بچنا ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور ان گناہوں کے مرتکب حضرات کو ان گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

﴿کون سی دعا قبول نہیں کی جاتی﴾

اگر کوئی شخص گناہ یا قطع رحمی کی دعا کرے تو وہ قبول نہیں کی جاتی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اور اس کی دعا میں کوئی گناہ نہ ہو اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین چیزوں میں سے ایک کیساتھ ضرور اسے نوازتے ہیں۔

۱﴾......یا تو جلد ہی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

۲﴾......یا آخرت میں ذخیرہ بن جاتی ہے۔یا

۳﴾......اس جیسی یعنی اس کے بدلے کوئی اور مصیبت دور ہو جاتی ہے۔[۱]

فائدہ﴾ ہر آدمی کو چاہئے کہ جب بھی دعا کرے تو اس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے تو تین چیزوں میں سے ایک اسے ضرور ملے گی۔اگر دعا میں گناہ یا قطع رحمی ہوگی تو دعا قبول نہ ہوگی۔

﴿ممنوع دعائیں﴾

﴿وہ دعائیں جن کا کرنا منع ہے﴾

احادیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے کچھ دعاؤں کے کرنے سے منع فرمایا ہے لہٰذا وہ دعائیں ہم کو نہیں کرنی چاہئیں جن کے کرنے سے آنحضرت ﷺ نے روکا ہے۔

۱۔ مسند امام احمد۔الترغیب والترھیب۔

﴿موت کی دعا نہ کرے﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''موت کی دعا نہ کرو، نہ اسکی تمنا کرو اگر (پریشانی میں) کوئی دعا کرنی ہے تو یہ دعا کرو'' ''اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ مَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ''۔ ۱

ترجمہ﴾......اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک زندہ رہنا میرے لئے بہتر ہے اور مجھے وفات دیدے جب کہ میرے لئے وفات بہتر ہے۔

﴿اگر چاہئے کا لفظ بول کر دعا نہ کرے﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اس طرح دعا نہ کرو، اے اللہ! اگر چاہے تو معاف کردے، اور اگر چاہے تو رحم فرمادے، اور اگر چاہے تو رزق دیدے بلکہ پختگی اور یقین کے ساتھ مانگو۔'' ۲

﴿کسی کے لئے بددعا نہ کرے﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نہ اپنے لئے بددعا کرو، اور نہ اپنی اولاد کیلئے بددعا کرو، نہ اپنے خادم لے لئے بددعا کرو اور نہ اپنے مال کے لئے بددعا کرو۔ کسی قبولیت کے وقت میں ہی یہ بددعا نہ ہو جائے۔'' ۳

﴿آخرت کی سزا دنیا میں نہ مانگے﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان (صحابی) کی عیادت فرمائی جو کمزوری کی وجہ سے چوزے کی مثل ہو گئے تھے اور آواز بھی بہت آہستہ

---

۱ بخاری شریف۔ کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۵۸۔ ۲ بیہقی شریف۔ کنز العمال۔

۳ مسلم شریف، ابوداؤد شریف۔

ہوگئی تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا ''تم کس چیز کی دعا اور کس چیز کا سوال کرتے رہے'' انہوں نے عرض کیا، ہاں! میں یہ دعا کرتا تھا کہ جوسزا مجھے آپنے آخرت میں دینی ہے وہ دنیا میں ہی دیدیں، آنحضرت ﷺ نے (حیران ہوکر) فرمایا 'سبحان اللہ'! تم اسکی طاقت نہیں رکھتے، تم نے یہ دعا کیوں نہیں کی''۔

''رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ''

ترجمہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں (جہنم) کے عذاب سے بچا۔

انہوں نے یہ دعا کی تو صحت یاب ہوگئے۔ [۱]

فائدہ آخرت کی سزا دنیا میں نہ مانگنی چاہئے کہ آخرت میں آرام رہے بلکہ دنیا وآخرت کی بھلائی اور جہنم کے عذاب سے بچاؤ کی دعا کرے۔ انشاء اللہ دنیا و آخرت بہتر ہوگی۔

﴿صبر نہ مانگے﴾

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! ہمیں صبر دے، حضور ﷺ نے فرمایا! تم نے مصیبت کا سوال کیا ہے، خیر وعافیت کا سوال کرو۔ [۲]

فائدہ صبر مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی تکلیف آئے گی تو صبر کرے گا، تو گویا یہ تکلیف مانگنا ہے جو کہ ممنوع ہے۔ ہاں عافیت کا سوال کرے اور اس طرح دعا کرے۔ اگر مصیبت میں ہو تو خیر وعافیت اور صبر کا سوال کرے۔ [۳]

---

۱ مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۳۴۳۔ ۲ ترمذی شریف، مشکوۃ شریف ۲۴۳۲۔

۳ مرقات۔

کھڑے ہو کر دعا نہ کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دعا کھڑے ہو کر نہ مانگو جیسا کہ یہود اپنے کنیسوں میں کھڑے ہو کر دعا مانگتے تھے۔ [1]

فائدہ کبھی اتفاقاً کھڑے ہو کر دعا کر لی یا کرنی پڑ گئی تو گنجائش ہے۔ اکثر یہ عادت بنا لینا منع ہے۔ ہمیشہ کھڑے ہو کر دعا مانگنا یہودیوں کا طریقہ ہے۔

بلاء اور مصیبت کی دعا کرنا منع ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا یہ کہا، اے اللہ! آپ نے ہمیں مال نہیں دیا کہ میں صدقہ کروں۔ اے اللہ! مجھے کسی مصیبت اور پریشانی میں ہی مبتلا کردے کہ (صبر کروں) ثواب پاؤں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "سبحان اللہ" تم کو اس کی کہاں طاقت ہے کہ مصیبت برداشت کرو، یہ دعا کیوں نہیں کرتے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا)۔ [2]

دوسرے کے حق میں بھلائی اور رحمت نہ ہونے کی دعا نہ کرے

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھ پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور اپنی رحمت میں ہمارے علاوہ کسی دوسرے کو شریک نہ فرما۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے فرمایا۔

تو نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو وسیع ہوتے ہوئے تنگ کر دیا تم پر ہلاکت اور افسوس ہو۔ [3]

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۳ [2] مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۴۳ [3] ابن ماجہ حدیث ۵۳۰

﴿عادۃُ اللہ کے خلاف دعا نہ کرے﴾

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعد میں کچھ لوگ ایسے ہونگے جو دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے۔ [1]

فائدہ ﴿ دعا میں حد سے بڑھ جانے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جو چیز عادت الٰہی کے خلاف ہو اسے مانگے۔ مثلاً یہ کہے کہ اے اللہ! یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے اور میرے بڑھاپے کو جوانی سے بدل دے۔

﴿مقفع و مسجع عبارت کا اہتمام کرنا منع ہے﴾

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سائب رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم مسجع کلمات (ہم وزن الفاظ) سے بچو کیونکہ رسول کریم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام مسجع کلمات استعمال نہ کرتے تھے۔ [2]

فائدہ ﴿ مقفع و مسجع یعنی ایک طرح اور ایک وزن کے الفاظ کے ساتھ دعا کرنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ دعا کرنے والے کی توجہ اور ذہن اس طرح کے الفاظ اکٹھے کرنے میں ہوگا اور وہ دعا کی اصل حقیقت یعنی عاجزی وانکساری کو بھول جائے گا اور خداوندِ قدوس کی بارگاہ میں حاضری کو بھول جائے گا حالانکہ دعا کی حقیقت اور قبولیت کی علامت تو تضرع، عاجزی وانکساری اور پوری توجہ سے دعا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر رہنے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو صحیح اور اصل طریقہ کے مطابق دعا کرنے کی توفیق فرمائے۔



[1] مسند امام احمد۔ [2] مصنف ابن ابی شیبہ۔

قرآن کریم کی چند خاص دعائیں

ان میں سے کچھ دعائیں تو وہ ہیں جو انبیائے کرام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں کی تھیں، اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کریم نے لوگوں کے فائدے کیلئے قرآن مجید میں ذکر فرمائی ہیں۔ ان دعاؤں کو مانگ کر اور اذکار مبارکہ پڑھ کر دنیا و آخرت کو بہتر بنائیں۔

سورہ فاتحہ کے فضائل و فوائد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ (پ ا پہلی سورت)

ترجمہ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام کائنات کا پروردگار ہے۔ نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے۔ بدلے کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

فائدہ نمبر ۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سورہ فاتحہ موت کے علاوہ ہر مرض کی دعا ہے۔ [۱]

مرگی کے دورہ کا علاج

فائدہ نمبر ۲ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ چند صحابہ کرام کسی غزوہ میں شریک تھے، وہاں ان کا گذر ایک مرگی والے شخص پر ہوا جو بالکل بیہوش پڑا ہوا تھا۔ کسی شخص نے سورہ فاتحہ پڑھ کر اس کے کان میں پھونک ماری (تو وہ اچھا ہوگیا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا "یہ ام القرآن ہے اور ہر مرض کی دوا

[۱] تفسیر مظہری زیر تفسیر سورہ فاتحہ

ہے اسے ثعلبی نے بروایت معاویہ بن صالح بحوالہ ابوسفیان بیان کیا ہے"۔ ۱؎

﴿سانپ ڈسنے کا علاج﴾

فائدہ نمبر ۳﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ سفر میں تھے، چلتے چلتے ایک جگہ میں اترے، وہاں ایک لونڈی آ کر کہنے لگی کہ اس قبیلہ کے سردار کو سانپ ڈس گیا ہے کیا تم میں سے کوئی شخص منتر پڑھنے والا یعنی دم کرنے والا ہے۔ یہ بات سن کر ہم میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور لونڈی کے ساتھ جا کر سورہ فاتحہ پڑھی اور سانپ کے ڈسے ہوئے شخص پر پھونک ماردی تو وہ فوراً اچھا ہو گیا۔

جب ہم سفر سے واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ماجرا عرض کیا تو آپ نے اس شخص سے دریافت فرمایا "تجھے کس طرح معلوم ہوا کہ وہ منتر (یعنی دم کرنے والی سورت) ہے" اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ ۲؎

﴿ہر پریشانی سے محفوظ رہنے کا عمل﴾

فائدہ نمبر ۴﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تو بچھونے پر لیٹ کر سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھے گا تو موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ رہے گا۔ ۳؎

﴿الحمد شریف اور قل شریف کے ذریعے شفاء طلب کرو﴾

فائدہ نمبر ۵﴾ ابن قانع نے معجم الصحابہ میں رجاء الغنوی سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ان الفاظ سے شفاء طلب کرو جن سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے حمد کرنے سے پہلے خود اپنی حمد فرمائی ہے اور ان الفاظ سے شفاء طلب کرو جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنی مدح خود فرمائی ہے" ہم نے عرض کیا، اے اللہ

۱؎ تفسیر مظہری زیر تفسیر سورہ فاتحہ ۲؎، ۳؎ تفسیر مظہری زیر تفسیر سورہ فاتحہ۔

کے نبی! وہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' (یعنی سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص) پس جس کو قرآن شفاء نہیں دیتا اسے اللہ تعالیٰ بھی شفاء نہیں دیتا۔ ۱

﴿کام صحیح اور مکمل ہو جائے﴾

فائدہ نمبر ۶ ﴾ ابوالشیخ نے ''الثواب'' میں حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کی جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو فاتحہ الکتاب آخر تک پڑھو (یعنی پوری سورہ فاتحہ پڑھ) انشاءاللہ تیرا کام پورا (اور صحیح) ہو جائے گا۔ ۲

﴿سورہ فاتحہ کی فضیلت، بیماری سے صحت اور ہر مشکل کا ایک خاص عمل﴾

۱﴾...... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ فاتحہ الکتاب (سورہ فاتحہ) قرآن شریف کے دو ثلث (دو تہائی) کے برابر ہے۔ ۳

۲﴾...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ سورت فاتحہ جیسی سورت نہ تو تورات، انجیل، اور زبور میں ہے اور نہ قرآن مجید میں ایسی سورت ہے، یہ وہی سبع مثانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے''۔ ۴

اس حدیث کو روایت کر کے امام ترمذی نے حسن کیا ہے۔

۳﴾...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس صورت کو اعظم القرآن (سارے

---

۱ تفسیر در منثور زیر تفسیر سورہ فاتحہ۔ ۲ تفسیر در منثور زیر تفسیر سورہ فاتحہ۔

۳ تفسیر مظہری جلد اول۔ ۴ بیہقی شریف المستدرک۔ ترمذی شریف۔

قرآن سے افضل) کہا گیا ہے۔[1]

۴ ...... حضرت عبدالملک بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فاتحۃ الکتاب ہر مرض کیلئے دوا ہے۔ اسے دارمی نے اپنی سند میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔[2]

بزرگان دین کا ایک مجرب عمل

اگر کوئی شخص بیمار ہو کہیں درد ہو یا کوئی اور تکلیف میں مبتلا ہو تو وہ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۴۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ اس طریقہ سے پڑھے کہ اول اور آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھے اور سورہ فاتحہ اس طرح پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی بسم اللہ شریف کے آخری الرحیم کی میم کو الحمد کی لام سے ملائے کہ الحمد کی ہمزہ نہ پڑھی جائے اور وظیفہ مکمل ہونے کے بعد پانی دم کر کے پی لے اور اگر کسی دوسرے کیلئے کرے تو پانی دم کر کے اسے پلا دے۔

اور اگر کوئی مشکل ہو تو یہ وظیفہ پڑھ کر دعا کرے تو اللہ تعالیٰ بیمار کو شفاء دے دیگا اور کوئی مشکل ہوگی تو وہ بھی دور ہو جائے گی۔

یہ عمل کم از کم سات دن یا پندرہ دن کریں اور اگر مسئلہ حل نہ ہو تو اکیس دن کر لیں۔ ہر روز آخر میں اپنی حاجت بیان کر کے دعا کریں۔ یہ بزرگان دین کا بہت مجرب عمل ہے۔

اس حقیر کے والد مرحوم حافظ محمد حسین نقشبندی یہ عمل خود بھی کیا کرتے تھے اور لوگوں کو بھی بتاتے تھے۔ اور (اس کتاب کے مرتب کو) اجازت بھی عطاء فرمائی تھی۔

---

[1] بیہقی شریف۔ حصن حصین۔ [2] شعب الایمان للبیہقی۔ دارمی شریف۔ تفسیر مظہری جلد اول۔

نیک عمل کی قبولیت کیلئے دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔۔۔۔۔۔۔وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ (پ ۱ ع ۱۵)

ترجمہ اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے یہ (خدمت وعبادت) قبول فرما، بے شک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم فرمانے والا ہے۔

فائدہ پہلی مرتبہ کعبہ معظمہ کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی اور بعد طوفان نوح علیہ السلام پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی۔ یہ تعمیر خاص آپ کے دست مبارک سے ہوئی۔ اس کے لئے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت وسعادت حضرت اسماعیل علیہ السلام کو میسر ہوئی۔ دونوں حضرات نے اس وقت یہ دعا کی کہ یارب ہماری یہ خدمت قبول فرما۔ [1] (اس کے علاوہ چند دعائیں اور بھی کیں)

ان دونوں دعاؤں میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی بڑا کام کیوں نہ کرے اسے اس پر فخر وتکبر نہیں کرنا چاہیے، بلکہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ کے حضور دعا کرنی چاہیے کہ اے اللہ! میرے اس عمل کو جو تیرے فضل وکرم سے مکمل ہوا ہے اسے قبول فرما۔

انسان کو یہ دعا کرتے رہنا چاہیے کہ کسی کام کے کرنے کے بعد بھی شیطان وسوسہ خودی نہ پیدا کر دے۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام معصوم ہیں ان کی طرف سے توبہ کی دعا تواضع اور عاجزی کے طور پر ہے اور اس کا دوسرا مقصد دوسرے لوگوں کو تعلیم دینا ہے۔ کیونکہ نیک کام کے بعد کا وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ جتنا آدمی کا

[1] تفسیر خزائن العرفان

مقام ومرتبہ بلند ہوتا ہے اور اللہ کریم کی معرفت ومحبت زیادہ ہوتی ہے اسی قدر اس میں احساس بھی بڑھ جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کے مطابق یہ کام نہیں کر سکتے لہذا اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہماری اس خدمت کو اور عبادت کو قبول فرما اور اگر اس کام میں کوئی کمی رہ گئی ہے یا غلطی ہوگئی ہے تو اس سے ہم توبہ کرتے ہیں یعنی تیری بارگاہ میں رجوع کرتے ہیں کہ ہماری یہ غلطی معاف فرما اور ہماری توبہ قبول فرما کر ہمیں جزائے خیر عطا فرما۔

دنیا و آخرت میں بھلائی کی دعا

"رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"۔ (پ۲ع۹)

ترجمہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ سے بچا۔

فائدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے وقت ان الفاظ یعنی اس دعا کو بہت زیادہ پڑھتے تھے۔[۱] مسند امام احمد میں بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں اس دعا کو بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رکن بنی جح اور رکن اسود کے درمیان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔[۲]

حضرت ابوالحسن بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر سو مرتبہ بھی دعا مانگتے تو اس کی ابتداء اور اختتام اس دعا

---

[۱] بخاری شریف، مسلم شریف، تفسیر مظہری

[۲] سنن ابی داؤد شریف جلد ا صفحہ ۲۶۸، تفسیر مظہری۔

پر کرتے، اور اگر دو دعائیں مانگتے تو ان میں سے ایک یہی دعا ہوتی۔ [۱] (یعنی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا آخر تک)

اس دعا میں حَسَنَۃً کا لفظ نکرہ ہے اور تعظیم کے لئے آیا ہے (یعنی عظیم بھلائی اور نیکی) اور اس سے مراد عافیت اور عمل کو خالصۃ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرنا ہے۔ اس آیت میں حسنہ سے مراد اللہ کی رضا یا ہر وہ شئی ہے جو اخروی نعمتوں میں سے ہے۔

آخری فقرے میں یہ وضاحت ہے کہ اے اللہ! تو ہمیں عفو و مغفرت کے ساتھ دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ [۲]

اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوا کہ آدمی کو صرف دنیا یا صرف آخرت کی بھلائی کافی نہیں بلکہ دنیا اور آخرت کی بھلائی اور عذاب سے بچنے کی دعا کرنا ضروری ہے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ چوزے کی مثل کمزور ہو چکا ہے تو آپ نے فرمایا:

''کیا تو اللہ تعالیٰ سے کسی شئے کے بارے میں دعا مانگتا ہے یا اس سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے؟'' اس نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ دعا مانگتا ہوں، اے میرے اللہ! جو آخرت میں میرے لئے سزا ہے وہ دنیا میں ہی مجھے دیدے، یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سبحان اللہ! تو اس کی طاقت نہیں رکھتا تو یہ کیوں نہیں کہتا

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ''۔ [۳]

(اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

---

[۱] تفسیر مظہری زیر آیت مذکورہ۔ [۲] تفسیر مظہری۔ [۳] تفسیر مظہری

﴿مرتے ہی جنت میں داخلہ﴾

ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ وہ یہ ہے:

"اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ! مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ! وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ"۔ (پ۳ع۲)

ترجمہ﴾ اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے (سارے جہان کو قائم رکھنے والا ہے۔ کون ہے جو اسکی اجازت کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے، جو کچھ لوگوں کو پیش آرہا ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے وہ سب کا سب جانتا ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرسکتے مگر جتنا وہ چاہے۔

اس کی کرسی آسمانوں اور زمین سے وسیع ہے اور ان کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں ہے۔ وہ بہت عالی شان اور بڑی عظمت والا ہے۔

فائدہ﴾ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا اس کو جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ اور وہ آدمی اللہ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔[۱]

﴿جنات سے حفاظت کا عمل﴾

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے انکو بتایا کہ ان کا کھلیان یعنی کھجوروں کا ڈیرہ تھا، وہ اسکی حفاظت کیا کرتے تھے کہ انہوں نے کھجوروں

[۱] نسائی شریف۔ ابوداؤد شریف۔ طبرانی کبیر۔

کو کم پایا۔ ایک رات انہوں نے کھجوروں پر پہرہ دیا، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جانور ہے جو ایک نابالغ لڑکے کی شکل میں ہے۔ (راوی نے کہا کہ ان کے والد نے) اسکو سلام کیا تو اس نے ان کے سلام کا جواب دیا، انہوں نے کہا کہ تو کیا ہے؟ جن یا انسان؟ اس نے کہا کہ میں جن ہوں؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھے اپنا ہاتھ پکڑاؤ اس جن نے انہیں اپنا ہاتھ پکڑا دیا، تو وہ اس طرح تھا جیسے کتے کا ہاتھ ہے اور اس کے بال بھی کتے کے بالوں کی طرح ہیں، انہوں نے کہا کہ جنوں کی پیدائش اس طرح کی ہوتی ہے۔ اس نے کہا جن جانتے ہیں کہ ان میں مجھ سے زیادہ طاقتور بھی ہوتے ہیں۔ (راوی نے) کہا تمہیں کون سی چیز یہاں لائی ہے اس نے کہا۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم صدقہ کرنا جانتے ہو تو ہم نے چاہا کہ آپ کے کھانے سے ہم بھی حصہ لے لیں۔ انہوں نے کہا کونسی چیز ہمیں تم سے محفوظ رکھ سکتی ہے؟ اس نے کہا وہ آیت جو سورہ بقرہ میں ہے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (یعنی آیت الکرسی) جو شخص اس آیت کو صبح کے وقت پڑھے گا وہ شام تک محفوظ رہے گا۔ جب صبح ہوئی تو وہ (یعنی حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے والد کعب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات حضور کے سامنے بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَدَقَ الْخَبِيْثُ یعنی یہ فرمایا کہ "خبیث نے سچ کہا ہے"۔ [1] اس حدیث کو امام نسائی اور امام طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے اور الفاظ بھی امام طبرانی کے ہیں۔

نظر کی حفاظت کا ایک بہترین عمل

شمع شبستان رضا میں ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اور جب وہ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا پر پہنچے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے پورے اپنی دونوں آنکھوں پر رکھے اور یہ الفاظ گیارہ مرتبہ پڑھے اور آخر میں وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ کہہ

[1] عمل الليوم والليلة للنسائی حدیث ۹۶۰۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۱۸، صحیح ابن حبان ۲/۷۹

کر انگلیوں کے پوروں پر پھونک مار کر آنکھوں پر ملے تو اس کی نظر درست رہے گی۔

﴿تمام گھر والوں اور پورے گھر کی حفاظت کا عمل﴾

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص بستر خواب پکڑتے وقت یعنی سوتے وقت آیت الکرسی پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو، اور اس کے ہمسایہ کے گھر کو اور اس کے اردگرد کے دوسرے گھر والوں کو اپنی امان (پناہ) میں رکھے گا یعنی یہ گھر خطرے سے محفوظ رہیں گے۔ [1]

﴿بھول چوک سے معافی، فتح حاصل کرنے اور مصیبت سے بچنے کی دعا﴾

"رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ! وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ وَارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔"

(پ۳ رکوع ۸)

ترجمہ ﴾ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول ہوگئی ہو یا ہم نے خطا (غلطی) کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔

فائدہ ﴾ ان دعاؤں میں بھول چوک اور غلطی سے سرزد ہو جانے والے کاموں کی معافی طلب کی گئی ہے، اور کافر قوم کے مقابلے میں فتح حاصل ہونے کیلئے مدد طلب کی گئی ہے۔

نیز یہ کہ اے ہمارے پروردگار! بنی اسرائیل کی طرح ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال

---

[1] تفسیر مظہری

اور ہم سے ایسا مواخذہ اور پکڑ نہ کرنا اور ایسا بوجھ نہ ڈالنا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو۔

احادیث مبارکہ میں سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کے پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ یہ دعا بھی سورہ بقرہ کی آخری آیت میں سے ہے۔

نبی کریم ﷺ کو یہ دو آیت ایک خزانہ سے عطا کی گئی ہیں جو عرش الٰہی کے نیچے ہے اور یہ دو آیات نبی کریم ﷺ کے سوا کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں۔ [۱]

حضور ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ یہ دو آیات خود بھی سیکھو اور عورتوں کو بھی سکھاؤ۔ [۲] (یہ بہت مجرب ہیں)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص سورہ بقرہ کی آخری آیات رات کو پڑھ لیتا ہے تو یہ اس کو کافی ہو جاتی ہیں۔ [۳]

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس عمل کی بدولت اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔

دین پر استقامت اور خاتمہ بالخیر کی دعا

"رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔" (پ۳ع۹)

ترجمہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا۔ (یعنی ان میں کجی پیدا نہ کرنا) اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما۔ یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔

فائدہ بندہ جب یہ دعا کرتا ہے تو اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ اے ہمارے

---

۱ تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ا ۲ مشکوۃ شریف

۳ بخاری شریف۔ تفسیر ابن کثیر۔

رب! ہمارے دلوں کو حق سے نہ پھیرنا اور ہمیں گمراہ نہ کر دینا کہ ہمارے کئے ہوئے نیک اعمال بھی ضائع ہو جائیں۔ اے اللہ! ہمیں دین قویم اور صراط مستقیم کی ہدایت دینے کے بعد گمراہ نہ کر دینا۔ دین پر استقامت اور خاتمہ بالخیر کیلئے بہترین دعا ہے۔

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ہدایت و گمراہی صرف اور صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اس کے دل کو نیکی کی طرف لگا دیتا ہے۔

اور جب چاہتا ہے اسے حق سے پھیر دیتا ہے لہذا ہر وقت دین پر استقامت اور خاتمہ بالخیر اور مزید فضل و کرم کا طلبگار رہنا چاہیے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ امت کو تعلیم دینے کیلئے اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔

"یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ"۔ [1]

ترجمہ ﴿ اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو دین پر قائم رکھ۔

اس مسنون دعا کے ساتھ اوپر والی مذکورہ دعا پڑھنا حضرت سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ یہ دعا بھی اور پر والی دعا کی طرح حق پر قائم رہنے کیلئے بہت اچھی دعا ہے۔ ہدایت پر استقامت اور خاتمہ بالخیر کیلئے قرآن پاک اور حدیث شریف کی ان دعاؤں کو اکثر و بیشتر پڑھتے رہنا چاہیے۔ ان دعاؤں کے پڑھنے سے انشاءاللہ العزیز انسان غرور و تکبر سے بچا رہے گا۔

اس دعا کو فرض نماز کے بعد پابندی سے پڑھنے والے آدمی کو اللہ کریم ہدایت کے بعد گمراہی سے بچالیں گے۔

☆☆☆☆☆☆

---

[1] ترمذی شریف۔ ابن ماجہ۔ مشکوۃ شریف باب الایمان فصل دوم

﴿ایمان کی حفاظت اوردنیاوی عزت ووقار ہونے کی دعا﴾

"اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ o تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ"o (پ۳ع۱۱)

ترجمہ﴿اے اللہ! تمام جہانوں کے مالک! تو جس کو چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے۔تو جسے چاہے عزت دے، اور جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی قبضۂ قدرت میں سب بھلائیاں ہیں۔بے شک تو ہر چیز ہ پر قادر ہے۔تو ہی دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان کو پیدا کرتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے بغیر حساب یعنی بہت روزی عطا کرتا ہے۔

فائدہ﴿اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی بے پناہ قوت اور طاقت کا اظہار ہے، وہ جسے چاہے اور جس وقت چاہے عزت دیدے یا ذلیل کردے اور جسے چاہے شاہ سے گدا اور جسے چاہے گدا سے شاہ بنادے اور تمام اختیارات کا مالک وہی ہے۔

الترغیب والترہیب میں اس آیت کے ساتھ یہ دعا بھی ہے۔پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں۔"رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمُهُمَا، تُعْطِی مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا، وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ، اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِیْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَّنْ سِوَاكَ"۔

ترجمہ اے دنیا و آخرت کے بڑے مہربان اور دونوں میں بڑا رحم کرنے والے، تو دنیا و آخرت میں جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے، مجھ پر ایسی رحمت کے ساتھ رحم فرما جو مجھ کو تیرے علاوہ (کسی اور) کی رحمت سے بے پرواہ کردے۔ [1]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن نہ پایا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آ گئے تو حضور نے فرمایا اے معاذ! کیا بات ہے کہ میں تمہیں نہیں دیکھ رہا تھا؟ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک یہودی کا ایک اوقیہ (ایک وزن ہے) سونا مجھ پر قرض ہے۔ میں نکلا تو اس نے مجھے روک لیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے معاذ! تجھے ایک ایسی دعا سکھاتا ہوں کہ تم اس دعا کو پڑھو گے تو صبیر پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کردے گا۔ صبیر یمن میں ایک پہاڑ ہے۔ اے معاذ یہ دعا پڑھئے۔ وہ دعا یہ ہے جو اوپر والی قرآنی دعا اور نیچے والی حدیث کی دعا ہے۔ ان دونوں کو ملا کر پڑھنا ہے۔

مقروض آدمی یہ دونوں دعائیں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کردے گا۔ بہت ہی اچھا عمل ہے۔

نیک اور صالح اولاد طلب کرنے کیلئے دعا

رَبِّ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ۔

(پ۳ ع۱۲)

ترجمہ اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ یعنی نیک صالح اولاد عطا فرما۔ بیشک تو دعا کا بڑا سننے والا ہے۔

---

[1] الترغیب والترہیب حدیث (۲۷۱۷)

فائدہ ﴾ یہ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے اولاد کیلئے کی تھی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام عطا فرمائے تھے۔

بے اولاد حضرات وخواتین کو نیک صالح اولاد کیلئے اور صاحب اولاد کو بچوں کے نیک صالح بننے کیلئے یہ دعا کرنی چاہئے۔

جس شخص کو اولاد سے مایوسی ہوگئی ہو اسے چاہئے کہ اس آیت شریفہ کو کثرت کے ساتھ پڑھے۔ اللہ کریم اس کی برکت سے اولادِ صالح عطا فرمائے گا۔

﴿ایک دعا اور بھی ہے، وہ یہ ہے﴾

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ (پ۱۷ ع۶)

ترجمہ ﴾ اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے۔

فائدہ ﴾ یہ دعا بھی حضرت زکریا علیہ السلام کی ہے

حضرت زکریا علیہ السلام کا بڑھاپے میں اولاد کیلئے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا عطا کیا جانا اللہ کریم کا خاص کرم ہے۔ کیونکہ وہ خود بھی بہت بوڑھے تھے اور انکی زوجہ بھی بانجھ اور نا قابل اولاد تھیں۔

اولاد کے خواہش مند حضرات کو یہ دعا بھی کثرت سے پڑھنی چاہئے۔ یہ نہایت ہی مجرب دعا ہے۔

﴿ایک تیسری اور دعا بھی ہے جو بے اولاد حضرات کیلئے بہت مفید ہے﴾

"رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ"۔ (پ۲۳ ع۷)

ترجمہ ﴾ اے میرے رب! مجھے نیک صالح اولاد عطا فرما۔

فائدہ ﴾ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے۔ یہ انہوں نے بابل سے ملک شام جا کر کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو نیک اور حلیم بچے کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

"فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ"۔

ترجمہ ﴾ تو ہم نے انہیں ایک بردبار بچے کی بشارت دی۔

خلیفۂ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس دعا کے مانگنے کے بعد سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔

﴿قیامت کے دن کی رسوائی، گناہوں کی بخشش اور نیکوں کے ساتھ وفات کی دعا﴾

رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهُ ۚ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۝ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَاوَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝۔ (پ۴ع۱۱)

ترجمہ ﴾ اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ (زمین وآسمان اور کائنات ومخلوق) بے فائدہ نہیں بنائے۔ تو پاک ہے، پس تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب! جس کو تو (اس کے برے اعمال کی وجہ سے) جہنم میں ڈالے گا یقیناً تو اسے ذلیل ورسوا کرے گا۔ اور ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ اے ہمارے پالنے والے! ہم نے سنا ہے کہ ایک منادی پکارنے والا) ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ (اے لوگو) اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے پروردگار! اب تو ہمارے گناہ معاف فرمادے، اور ہماری برائیاں ہم سے دور کردے، اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔ (یعنی ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو) اے ہمارے رب! تو ہمیں وہ چیزیں عطا فرما جن کا وعدہ تو نے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے۔ اور ہمیں قیامت

کے دن ذلیل ورسوانہ کرنا بے شک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

فائدہ ایسے بندگان خدا جو ہر وقت اللہ کریم کی یاد میں رہتے ہیں اور آسمان وزمین کی تخلیق اور اس کی حکمتوں پر غور کرتے ہیں جس سے خالق کائنات کی عظمت وقدرت اسکے علم وختیار اور اسکی رحمت وربوبیت کی صحیح معرفت انہیں نصیب ہوتی ہے تو وہ بے اختیار پکار اٹھتے ہیں کہ اے رب کائنات! تو نے یہ کائنات یوں ہی بے مقصد نہیں بنائی بلکہ اس سے بندوں کا امتحان مقصود ہے۔ جو اس امتحان میں کامیاب ہوگیا اس کیلئے ہمیشہ ہمیشہ کے واسطے جنت ہے اور جو ناکام ہوا اس کے لئے جہنم کا عذاب ہے، اس لئے بندہ جہنم کے عذاب سے بچنے کے لئے دعا کرتا ہے اور ساتھ ہی مغفرت وبخشش اور قیامت کے دن کی رسوائی اور ذلت سے بچنے کیلئے بھی دعا کرتا ہے۔ یہ دعائیں تہجد کے وقت اور اس کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی دنیا وآخرت کے فائدہ اور آخرت کی ذلت سے بچنے کے لئے بندہ مومن کی زبان پر جاری رہنی چاہئیں۔

(ایک روایت میں ہے کہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ بندہ کو اپنے قریب بلوا کر اس پر اپنا دست قدرت رکھے گا اور مخلوق سے چھپا کر اسکے سامنے اس کا اعمال نامہ لا کر فرمائے گا، ''اپنا نامہ اعمال پڑھ''۔ حکم خداوندی کے مطابق بندہ اپنا نامہ اعمال پڑھے گا اور نیکی کو لکھا دیکھ کر اس کا چہرہ چمک جائے گا اور خوش دل ہو جائے گا۔ اللہ کریم فرمائے گا ''میرے بندے! کیا تو اس کو پہچانتا ہے'' بندہ عرض کرے گا، ہاں پروردگار! میں پہچانتا ہوں۔۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''میں نے تیری نیکی قبول کی'' بندہ فوراً سجدہ میں گر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''اپنا سر اٹھا اور اپنے اعمال نامہ کو (اور آگے) پڑھ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بندہ اسے پڑھے گا اور برے اعمال لکھے دیکھ کر اس کا چہرہ سیاہ اور اس کا دل خوف زدہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''میرے بندے کیا تو اسے پہچانتا ہے'' وہ عرض کرے گا ہاں میرے

رب! میں اسے پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا "میں تجھ سے زیادہ اسے جانتا ہوں مگر میں نے تجھے یہ گناہ معاف کردیئے"۔ اس طرح بندہ پڑھتا چلا جائے گا، نیکی کو پڑھے گا اور اللہ کریم کی طرف سے قبول ہو جانے کا فرمان سن کر سجدہ میں گر جائے گا اور برے اعمال کو پڑھے گا اور معاف ہو جانے کا حکم سن کر سجدہ میں گر جائے گا مگر مخلوق کو دیکھ کر معلوم نہ ہوگا کہ واقعہ کیا گزر رہا ہے (صرف) اسکا سجدہ کرنا دکھائی دے گا۔ لہٰذا بعض لوگ آپس میں چپکے چپکے کہیں گے کہ بشارت ہو اس بندہ کو جس نے کبھی اللہ کریم کی نافرمانی نہیں کی، کسی کو معلوم نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا اور اس کا کیا معاملہ گزرا ہے (اسے امام بیہقی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے)۔ [1]

اس حدیث پاک میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح بندہ کو ذلت اور رسوائی سے بچائے گا۔ یعنی اس کے اعمال صالحہ قبول فرما کر ان کا اجر عطا فرمائے گا اور نیک اعمال اور دعائیں کرنے کی وجہ سے گناہوں کو معاف فرما کر آخرت کی ذلت اور رسوائی سے بچالے گا۔ ہمیں بھی یہ دعا معانی سمجھ کر مانگنی چاہیئے۔

گناہوں کی بخشش اور رفاقت صلحاء کی دعا

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ (پ۴ ع۱۱)

ترجمہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے، اور ہم سے ہماری برائیاں دور کردے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔

فائدہ اس دعا میں گناہوں کی بخشش کے ساتھ یہ دعا بھی ہے کہ ہمیں نیکوں کے گروہ میں داخل کر کے نیک بنا کر موت دے، یعنی ہماری زندگی ہر حالت میں اسلامی ہوتا کہ جب بھی موت آئے تو اسلام پر آئے۔ [2] یہ دعا نہایت عاجزی کیساتھ بکثرت کرنی چاہیئے۔

---

[1] تفسیر مظہری زیر آیات مذکورہ [2] تفسیر مظہری زیر آیات مذکورہ

﴿مغفرت وبخشش اور رحم کی اپیل کی دعا﴾

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (پ۸ع۹)

ترجمہ﴾ اے ہمارے پروردگار! ہم (دونوں یعنی حضرت آدم وحضرت حوا) نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو یقیناً ہم نقصان پانے والوں میں ہو جائیں گے۔

فائدہ﴾ توبہ واستغفار کے یہ وہی الفاظ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس وقت سکھائے تھے جب وہ پشیمانی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ پھر ان الفاظ کے ساتھ ان دونوں نے اللہ کی بارگاہ میں نہایت عاجزی وانکساری کیساتھ یہ دعا کی تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہم سے جب بھی بتقاضائے بشریت کوئی گناہ ہو جائے تو ہمیں اس پر نادم وشرمسار ہو کر دعا کرنی چاہئے اور گناہوں کو بخشوانے کیلئے وہی دعا کرنی چاہئے جو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ کریم سے سیکھی تھی، اور بڑے عجز وانکسار کے ساتھ اس سے مغفرت وبخشش اور طلب رحمت کی دعا کی تھی۔ تو اللہ کریم نے دعا قبول فرما کر اپنی رحمت سے نوازا تھا۔

شیطان کے جال بڑے حسین ودلفریب ہیں لہذا ہر وقت چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ اور انکی دعا کا ذکر فرما کر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو یہ سبق سکھایا ہے کہ گناہ سے بچنا ضروری ہے اور اگر گناہ ہو جائے تو اس پر تکبر اور اصرار کرنا شیطانی عمل ہے۔

چاہئے تو یہ کہ فوراً توبہ کرے اور گناہوں سے بخشش کی دعا کرے یہی کامیابی کا راستہ ہے۔ دعا کا معنیٰ سمجھ کر نماز کے بعد یہ دعا کرنا ضروری ہے۔

﴿اسلام پر وفات پانے اور صالحین میں شامل ہونے کی دعا﴾

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔ (پ۱۲ع۵)

ترجمہ﴿ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! دنیا و آخرت تو ہی میرا ولی (مددگار) ہے۔ مجھے اسلام کی حالت میں وفات دے اور (قیامت کے دن) اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔

فائدہ﴿ حضرت یوسف علیہ السلام جب تمام آزمائشوں اور مصائبوں سے نکل کر مصر کے حکمران بنے اور آپکے اہل خانہ بھی مصر میں اکٹھے ہو گئے اور آپ کے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو حضرت یوسف علیہ السلام کو بھی اشتیاق ہوا کہ میرا انجام بھی ان بزرگوں کے ساتھ ہی ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام پر جو احسانات و انعامات فرمائے انہیں یاد کر کے اور اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ جب مجھے موت آئے تو اسلام کی حالت میں آئے اور مجھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نیک اور صالح لوگوں کے ساتھ ملا دے۔

خاتمہ بالخیر اور روز قیامت صالحین کے ساتھ حشر کیلئے حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا نہایت عاجزی اور کثرت کے ساتھ پڑھتے رہنا چاہیئے۔ بہت مجرب ہے۔

﴿نماز کی پابندی، والدین اور دوسرے مومنوں اور اپنے لئے بخشش کی دعا﴾

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۝ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ

وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ۔ (پ۱۳ع۱۸)

ترجمہ اے میرے رب! مجھے نماز کا پابند بنادے اور میری اولاد کو بھی، اے ہمارے پروردگار! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے، اور میرے والدین اور دوسرے مومنوں کو بھی بخش دے جس دن حساب قائم ہوگا۔

فائدہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو مکہ مکرمہ میں چھوڑا تو اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کریم کی شان میں بیان کرتے ہوئے یہ دعا فرمائی۔ اس میں انہوں نے اپنے لئے اور اپنی اولاد کیلئے نماز کا پابند بننے کی دعا کی، ہمیں یہ دعا نماز میں پڑھتے ہوئے اپنے والدین کی بخشش کا خیال رکھنا چاہئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا سے اپنی اولاد کو نمازی بنانے کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ ہمیں بھی اپنی اولاد کو نمازی بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور ساتھ ساتھ اپنے لئے اور ان کے لئے نماز کا پابند رہنے کی دعا کرنی چاہئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عاجزی اور گریہ زاری کا انداز اختیار کر کے ہمیں بھی یہ طریقہ اختیار کرنے کا سبق دے دیا ہے۔ اپنے بچوں کو نمازی بنانے، اپنی اور والدین کی بخشش کی بہترین دعا ہے۔

والدین کے لئے رحمت کی بہترین دعا

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا۔ (پ۱۵ع۳)

ترجمہ اے میرے رب! ان دونوں (یعنی میرے والدین) پر رحم فرما، جس طرح کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا۔

فائدہ یہاں ایک بات بڑی حکمت کے ساتھ بیان کی گئی ہے وہ یہ کہ تندرست و توانا اور جوان اولاد کو بچپن کی بے بسی یاد دلائی ہے اور پھر یہ بات بھی یاد دلائی ہے کہ

ہر انسان کو جوان ہو کر یاد آئے گی کہ جس طرح آج میرے والدین کمزور و ناتواں ہیں ایک دن مجھے بھی نہایت کمزور ہو کر اولاد کا محتاج ہونا پڑے گا۔ آج اپنے والدین کی خدمت کروں گا تو کل میری اولاد بھی میری خدمت کرے گی۔

احادیث مبارکہ میں والدین کا بڑا مرتبہ بیان کیا گیا ہے والدہ کے بارے میں ایک حدیث میں آتا ہے کہ:

"اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ"۔ ۱

ترجمہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

والد کے بارے میں ایک حدیث میں وارد ہے کہ

"والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے، تم چاہو تو اس کی نگرانی کرو (یعنی والد کا احترام کر کے اسے اپنی بہتری کیلئے باقی رکھو) اور چاہو تو اسے ضائع کر دو"۔ ۲ (یعنی جنت سے محروم ہو جاؤ)

ایک حدیث شریف میں یوں وارد ہے:

"رِضَا الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَسُخْطُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِىْ سُخْطِ الْوَالِدَيْنِ"۔ ۳

ترجمہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

"جو شخص والدین کا فرمانبردار ہو وہ اپنے ماں باپ کی طرف رحمت (وشفقت) کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر بار نظر کرنے کے بدلے اس کیلئے ایک

---

۱ الجامع الصغیر۔ ۲ ترمذی شریف حدیث (۱۹۰۰)، ابن ماجہ حدیث (۱۰۸۹)۔

۳ کشف الاستار حدیث (۱۸۶۵) الترغیب والترھیب حدیث (۲-۳۶۷۲)۔

مقبول حج (کا ثواب ضرور) لکھ دیتا ہے"۔

صحابہ کرام نے عرض کیا، خواہ وہ ہر روز سوبار دیکھے، حضور ﷺ نے فرمایا،

"اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑا اور پاک ہے۔"[1] (یعنی اللہ جتنا چاہے ثواب عطا فرما سکتا ہے) یہ دعا والدین کیلئے سچے دل سے کرنے کا بڑا اجر ملتا ہے اور ان پر بھی بڑا رحم ہوگا۔

﴿طلب رحمت، ہر کام میں اچھائی اور کامیابی کی دعا﴾

"رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا"۔ (پ۱۵ع۱۳)

ترجمہ ﴿اے ہمارے رب! ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں کامیابی مہیا فرما۔

فائدہ ﴿اصحاب کہف نے جب اپنے دین اور ایمان کو بچانے کیلئے پناہ لی تو اس وقت نماز میں یہ دعا کی تھی۔ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ مسلمان کو کہیں بھی جان کا خطرہ ہو جائے اور ایمان کو بچانا مشکل ہو جائے تو کہیں دوسری جگہ پناہ لینا درست ہے اور ظاہری تدبیر کے ساتھ ساتھ اللہ کریم کی بارگاہ میں یہ دعا کرنا بھی بہت بہتر ہے۔ انسان جب خوف اور فتنہ کا شکار ہو جائے یا نیک کام کا آغاز کرنا چاہے تو اللہ کی بارگاہ میں یہ دعا کرے۔ جتنی عاجزی سے دعا کرے گا اتنی جلدی قبول ہوگی۔

﴿سینہ کی کشادگی، دینی ودنیاوی معاملات کی آسانی اور لکنت کی دعا﴾

"رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْۤ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ

---

[1] مشکوٰۃ شریف، باب البر والصلۃ فصل ثالث۔ تفسیر مظہری زیر آیت مذکورہ۔

لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ" (پ۱۶ ع۱۰)

ترجمہ اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کھول دے، اور میرے لئے میرا کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ وہ میری بات سمجھ لیں۔

فائدہ یہ دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت کی تھی جب انہوں نے تبلیغ رسالت اور چند اور کاموں کیلئے فرعون کے پاس جانا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں کچھ لکنت یعنی رکاوٹ تھی اس لئے زبان کی گرہ کھولنے کے لئے دعا کی تھی ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ سے حوصلہ افزائی، فراخی، کام کی آسانی اور شرح صدر کی دعا ہے۔

حاکم وقت، رعب ودبدبہ والے شخص اور وقت کے جابر حاکم کے پاس جانے سے پہلے یہ دعا کثرت سے کرنی چاہئے۔ اگر کسی کی زبان میں لکنت ہو تو اس کے لئے بہت مجرب عمل ہے۔ وہ اس دعا کو کثرت سے پڑھے۔

واعظین اور مبلغین دین کو بھی عوام سے خطاب کرنے سے پہلے اور دیگر اوقات میں یہ دعا پڑھنا چاہئے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس دعا کی برکت سے ان کا شرح صدر ہوگا یعنی سینہ کھل جائے گا اور عوام کو اچھی طرح سے خطاب کر سکیں گے۔

علم میں اضافہ کی دعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً ۝ (پ۱۶ ع۱۵)

ترجمہ اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

فائدہ یہ دعا اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمائی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نزول وحی کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ الفاظ دہراتے (یعنی اس لئے کہ وحی کے الفاظ یاد ہو جائیں) تو اس موقع پر ارشاد خداوندی ہوا کہ آپ خاموشی کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کلام ربی سنیں اور یہ دعا کریں۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً ۝ وحی کا یاد کرانا ہمارا کام ہے (مختلف تفاسیر) علم و حکمت

میں اضافہ کیلئے اس دعا کو پابندی سے پڑھنا مجرب ہے۔

بندہ کے پیرومرشد قطب وقت حضرت قبلہ مفتی محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ اوپر والی دعا ایک سو ایک مرتبہ پڑھنے کی اجازت دیا کرتے تھے۔ یہ عمل اس کے لئے ہے جس کی توجہ علم حاصل کرنے کے طرف کم ہو۔

اگر بچہ چھوٹا ہو یا طالبعلم ہو تو اس طرح پڑھکر پانی دم کر کے بچے کو پلانے کا عمل خود بھی کیا کرتے تھے اور بعض حضرات کو اجازت بھی فرمادیا کرتے تھے۔

بہتر یہ ہے کہ بسم اللہ شریف پڑھ کر سات مرتبہ درود شریف، ایک سو مرتبہ اوپر والی آیت اور آخر میں سات مرتبہ درود شریف پڑھکر پانی دم کر کے اس کو بلایا جائے جس کی توجہ تعلیم کی طرف کم ہوگی وہ انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

﴿......بیماری کی حالت اور حادثہ کے وقت کی دعا......﴾

"رَبِّ اِنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ"۔ (پ۱۷ع۵)

ترجمہ ﴿ اے میرے پروردگار! یقیناً مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

فائدہ ﴿ حضرت ایوب علیہ السلام سخت بیمار ہو گئے اور دشمن تو دشمن اپنے بھی باتیں کرنے لگے تو اس وقت حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادت میں زیادہ مشغول ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کا اور زیادہ شکر ادا کرنے لگے۔ اس دوران انہوں نے عبادت کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مذکورہ بالا دعا کی۔

ہم پر بھی کوئی تکلیف یا مشکل آجائے تو ہمیں بھی اس کی عبادت کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے اور اس کے انعامات کو مدنظر رکھتے ہوئے شکر ادا کرنا چاہئے اور

یہ دعا نہایت عاجزی وانکساری اور پوری توجہ سے کرنی چاہئے۔اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم پر بھی خالق کائنات کی نظر عنایت ہوگی۔

مصیبتوں سے نجات کے لئے بہترین دعا

"لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"۔ (پ۱۷ع۶)

ترجمہ (الہی) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے بے شک میں ہی قصوروار ہوں

فائدہ نمبر ۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مچھلی کے پیٹ کے اندر ذوالنون یعنی حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا تھا۔ان کی دعا یہ تھی:

"لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"۔

اس دعا کے ساتھ جو مسلمان کسی معاملہ میں بھی اپنے رب کو پکارے گا تو اللہ کریم اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔ ۱

فائدہ نمبر ۲ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "جو شخص بیماری کی حالت میں اس آیت کو ۴۰ مرتبہ پڑھے گا، وہ اگر مرجائے گا تو شہید کا ثواب پائے گا۔ ۲

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے بیان کیا ہے کہ اس آیت میں بڑی فضیلت ہے، اس کے پڑھنے سے شہادت کا درجہ ملتا ہے۔ ۳

ہر مشکل اور تکلیف دور

فائدہ نمبر ۳ المستدرک حاکم میں ایک روایت اس طرح آئی ہے کہ رسول

---

۱ مسند امام احمد۔ترمذی شریف۔امام ابن جریر نے یہ حدیث کچھ مختلف الفاظ سے بیان کی ہے۔

۲ المستدرک للحاکم۔نزل الابراب صفحہ ۲۷۵ مسند امام احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اسکے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(بحوالہ تحفۃ الذاکرین از علامہ محمد بن علی محمد الشوکان)

۳ نزل الابرار صفحہ ۲۷۹۔

اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم میں سے کسی پر کوئی دکھ یا مصبت آجائے تو وہ اس چیز کے ذریعے سے اللہ کی بارگاہ میں دعا کرے تو اللہ کریم ضرور اس کی مصیبت دور کردے گا۔'' صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ ضرور ارشاد فرمایئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا'' وہ حضرت ذوالنون (یونس) علیہ السلام کی (یہ) دعا ہے۔

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ''۔ [1]

یعنی جب کوئی مشکل آجائے تو اس آیت کو کثرت سے پڑھ کر عاجزی سے جو دعا کرے گا وہ ضرور قبول ہوگی۔ بزرگوں کا عام معمول ہے اور بہت مشہور ہے کہ اگر کوئی تکلیف یا پریشانی آجائے تو مل جل کر سوا لاکھ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر اپنی تکلیف و پریشانی کے دور ہوجانے کی دعا کریں تو وہ تکلیف اللہ تعالیٰ دور فرمائے گا، تمام مؤمن اس سے فائدی اٹھائیں۔

﴿دنیا و آخرت کی بھتری اور سفر میں کامیابی کی دعا﴾

''رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا''۔ ﴿پ۱۵ع۹﴾

ترجمہ﴾ اے میرے رب! مجھے اچھی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا۔ اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔

فائدہ نمبر ۱﴾ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس دعا کے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

امام بیضاوی نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے قبر میں خوشگوار

---

[1] تفسیر مظہری

طریقے سے داخل فرما اور قیامت کے دن قبر سے عزت کے ساتھ اٹھا۔

بعض حضرات نے اس طرح تشریح کی ہے جس کا مطلب ہے کہ مجھے اپنی اطاعت میں داخل فرما اور ممنوعات سے نکال دے۔ ۱

سفر کی بہتری اچھا کام انجام پانے اور قبر کی بہتر زندگی کیلئے اس دعا کا پڑھنا باعث برکت ہے۔

فائدہ نمبر ۲ شوگر کے مریض ہر نماز کے بعد تین دفعہ درود شریف اول اور آخر اور تین دفعہ اوپر والی آیت پڑھ کر پانی دم کر کے پی لیں۔ ۲ شوگر کے علاج کیلئے بہترین نسخہ ہے۔

دل مردہ نہ ہوگا

"قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ۝" (بنی اسرائیل ۱۱۰، ۱۱۱)

ترجمہ اے محبوب فرمادو، اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر۔ جو کہہ کر پکارو سب اسکے اچھے نام ہیں۔ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو، نا بالکل آہستہ اور ان دونوں کے درمیان میں راستہ تلاش کرو اور کہو، سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا، اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے اور کمزوری سے کوئی اس کا حمائتی نہیں اور اس کی بڑائی بیان کرنے کیلئے تکبیر یعنی "اللہ اکبر" کہو۔

فائدہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو شخص یہ آیات (جو اوپر والی ہیں) صبح و شام پڑھے گا اس کا دل نہ دن کو مردہ ہوگا نہ شام کو۔ ۳

---

۱ تفسیر مظہری ۲ طب الاصفیاء صفحہ ۲۳۸ ۳ سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب عدد الآی

آدمی کی بخشش تک سفارش کرنے اور عذاب قبر سے بچانے والی سورت

سورۃ ملک کی فضیلت

فائدہ نمبر ا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قرآن مجید میں ایک سورت کی تیس آیتیں ہیں یہ سورت آدمی کی بخشش تک اس کی سفارش کرے گی۔ اور یہ سورت تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے''۔ [۱]

(ابوداؤد اور ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

فائدہ نمبر ۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ قبر کے اندر آدمی کے پاس پاؤں کی طرف سے آیا جائے گا (یعنی فرشتہ آئے گا) تو وہ (فرشتوں سے) کہے گا تمہارے لئے ہماری طرف کوئی راستہ نہیں، یہ شخص ہم میں سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر سینے یا پیٹ کی طرف سے آیا جائیگا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے ہماری طرف کوئی راستہ نہیں۔ یہ میرے اندر سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر سر کی طرف سے آیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے اس کی طرف کوئی راستہ نہیں، یہ میری خاطر سورہ ملک پڑھا کرتا تھا۔ تو یہ روکنے والی سورت ہے (یعنی عذاب قبر سے روکنے والی) جو عذاب قبر کو روک دے گی اور اس کے متعلق تورات میں ہے کہ جس نے سورہ ملک رات کے وقت پڑھ لی اس نے بہت زیادہ اور اچھا عمل کرلیا۔ [۲] (اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور صحیح الاسناد کہا ہے۔ لہذا یہ سورت شام کے بعد اور سونے سے پہلے ضرور پڑھنی چاہئے۔)

---

[۱] سنن ترمذی، کتاب فضائل القرآن۔

[۲] مسند امام احمد من حدیث ام ابان۔ الاقتدائی الذکر والدعاء۔

﴿شیطانی وسوسوں اور شیطانی چالوں سے بچنے کی دعا﴾

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ۔

(پ۱۸ع۶)

ترجمہ﴾ اے میرے رب! شیاطین کے وسوسوں سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

فائدہ﴾ شیطانوں کے حملوں اور وسوسوں سے بچنے کے لئے بہتریں دعا ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جن اور شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے یہ دعا کثرت سے کرنی چاہیے۔[۱] جنات آسیب اور بدنظری سے حفاظت کیلئے مجرب ہے اپنے لئے پڑھیں اور دوسروں کو تین تین یا سات سات دفعہ یہ دعا پڑھ کر دم کیا کریں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خواب یعنی سوتے ہوئے گھبرا جائے تو یہ کہے

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضْبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ"۔

ترجمہ﴾ میں اللہ سے مکمل کلمات کی پناہ لیتا ہو، اسکی ناراضگی اور اس کے عذاب سے اور اسکے بندوں کے شر اور شیاطین کے وسوسوں سے اور ان کی حاضری (یعنی ان کے آجانے سے) پھر اسے ان شیطانوں سے کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ دعا سکھا دیتے تھے اور جو ان میں سے نابالغ یعنی چھوٹے ہوتے تو کسی کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال

[۱] المستدرک للحاکم جلد۲ صفحہ ۴۹۸۔ المتجر الرابح للدمیاطی حدیث (۱۱۲۵)

دیتے تھے۔[1]

فائدہ ﴾ اگر ہم بھی دونوں دعائیں یاد کرلیں اور پابندی سے پڑھیں تو یقیناً شیطان کے حملوں اور وسوسوں سے محفوظ رہیں گے۔ سوتے وقت کم از کم تین تین مرتبہ ضرور پڑھیں۔ اور جو بچے چھوٹے ہوں یہ دونوں دعائیں لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دینی چاہئیں۔ صحابی رسول کا عمل ہے یقیناً اس سے فائدہ ہوگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعویذ لکھ کر گردن میں لٹکانا جائز ہے لیکن یہ یاد رہے کہ غیر شرعی الفاظ لکھ کر گلے میں لٹکانا حرام ہے۔ ہاں قرآن کی آیت، یا احادیث کی دعائیں، یا اسمائے الٰہی لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے۔

﴾مغفرت اور رحمت طلب کرنے کی بہترین دعا﴿

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۝ (پ۱۸ع۶)

ترجمہ ﴾ اے میرے پروردگار! (ہماری) مغفرت فرمادیجئے اور رحم فرمائیے۔ آپ بہترین رحم کرنے والے ہیں۔

فائدہ ﴾ اللہ تعالیٰ نے نبی رحمۃ اللعالمین، سید البشر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا کرنے کی تعلیم دی ہے۔ جو اصل میں امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیلئے ہے۔ طلب مغفرت اگر نبی اور رسول کریں گے تو اس سے مراد بلندی مراتب کی طلب ہے۔ کیونکہ نبی اور رسول تو معصوم ہوتے ہیں۔ ''ارحم'' (رحم فرمائیے) میں طلب رحمت کی درخواست ہے۔

طلب مغفرت اور رحم کرنے کی طلب کا مطلب یہ ہے کہ ہر تکلیف دہ اور ضرررساں چیزوں سے حفاظت ہوجائے اور اللہ تعالیٰ ہر فائدہ بخش اور بہتر چیزیں عطا

---

[1] ابوداؤد۔ ترمذی، مشکوۃ المصابیح باب الاستعاذہ فصل دوم۔

فرمادے۔اور ہمارے گناہوں سے درگذر فرما اور اپنی رحمت سے دنیا وآخرت میں کامیابی عطا فرما۔کیونکہ رحمت بے پایاں کے سامنے کوئی چیز مشکل اور محال نہیں ہے۔(مختلف تفاسیر)

احادیث مبارکہ میں بھی کئی قسم کے استغفار مذکور ہیں۔ان میں سے چند آگے آئیں گے۔

یہ مغفرت وبخشش کی دعا اور رحم طلب کرنے والی دعا کثرت سے کیجئے بہت فائدہ حاصل ہوگا اور گناہ بھی معاف ہونگے۔

﴿نیک عمل کی توفیق، نیک بندوں میں شمولیت اور اولاد کی اصلاح کیلئے دعا﴾

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (پ۲۶ع۲)

ترجمہ ﴿ اے ہمارے پروردگار! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہیں۔اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے، اور میری اولاد کو بھی نیک بنا، بیشک میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں، اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

فائدہ ﴿ حضرت ابن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی۔[1]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر اڑتیس سال تھی جب وہ ایمان لائے اور جب عمر چالیس سال کی ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تو ہم سب کو ہدایت

---

[1] تفسیر مظہری

دی اور اسلام سے مشرف کیا (پھر حسن اعمال یعنی اچھے عمل کرنے کی دعا کی) تو آپ کی یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن عمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے۔ آپکی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ نو مسلم جو ایمان لانے کی وجہ سے سخت ایذاؤں اور تکلیفوں میں مبتلا تھے ان کو آپ نے آزاد کیا۔ انہیں میں سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ (پھر اولاد کی اصلاح کی دعا کی) یہ دعا بھی مستجاب یعنی مقبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد میں اصلاح رکھی۔ آپ کی تمام اولاد مؤمن ہے۔ اور ان میں سے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہے کہ تمام عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت دی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والدین (والد ابو قحافہ اور والدہ ام الخیر) بھی مسلمان تھے۔ آپکے صاحبزادے محمد اور عبداللہ اور عبدالرحمان، آپکی صاحبزادیاں حضرت عائشہ اور حضرت اسماء اور آپکے پوتے محمد بن عبدالرحمان یہ مومن اور شرف صحابیت سے مشرف ہیں۔ آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کو یہ فضیلت حاصل ہو کہ چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف ہوں۔ [1]

نیک اعمال کی توفیق، اولاد کے نیک ہونے اور اللہ کریم کی نعمتوں کا شکر کرنے کیلئے بہترین دعا ہے۔

﴿فوت شدہ اہل ایمان کے حق میں مغفرت اور کینہ سے بچنے کی دعا﴾

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ۔ (پ۲۸ ع۴)

ترجمہ ﴿اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے

[1] تفسیر خزائن العرفان

پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔

فائدہ یہ ایک ایسی دعا ہے جو اللہ کے نیک بندے اپنے فوت شدہ بھائیوں کیلئے کرتے ہیں۔ یہ دعا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سکھائی ہے کہ یہ اپنے فوت شدہ بھائیوں کیلئے کرتے رہیں۔ اگر کسی کا یہ خیال ہو کہ دعا مرنے والوں کو فائدہ نہیں دیتی تو پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اسکی تعلیم کیوں دی ہے۔ دعا کرنے سے مرنے والوں کو ضرور فائدہ پہنچتا ہے۔ نیک لوگوں کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی اپنے فوت شدہ بہن بھائیوں اور بزرگوں کے لئے یہ دعا ضرور کرنی چاہئے۔

دشمنوں کے نرغے سے نکلنے کی دعا

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ (پ۲۷ع۸)

ترجمہ اے میرے پروردگار! (ان کے مقابلے میں) میں کمزور ہوں، پس تو میری مدد فرما۔

فائدہ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کئی سو سال قوم کو تبلیغ کی، توحید کی دعوت دی لیکن قوم نے مخالفت ہی کی اور ہٹ دھرمی نہ چھوڑی، اور آپ کو تنگ کرتے رہے تو حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا کہ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ، (اے میرے پروردگار! میں ان کے مقابلے میں ضعیف اور ناتواں ہوں۔ بہت ہی مغلوب ہوں، نہ میں اپنی حفاظت کرسکتا ہوں اور نہ تیرے دین کی حفاظت کرسکتا ہوں۔ تو ہی میری مدد فرما اور مجھے غلبہ عطا فرما۔

ان کی یہ دعا قبول ہوئی اور کافر قوم طوفان نوح میں غرق ہوگئی۔ [1]

جب آدمی ہر طرف سے دشمنوں میں گھر جائے اور بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہو تو یہ دعا نہایت عاجزی اور انکساری سے کثرت کے ساتھ کرے کامیابی ہوگی۔

---

[1] تفسیر ابن کثیر زیر آیت مذکورہ

﴿سفر میں آسانی کیلئے دعا﴾

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَاوَمَا کُنَّالَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَالَمُنْقَلِبُوْنَ۔

(پ۲۳ع۷)

ترجمہ﴾ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا (ہمارے تابع کر دیا) حالانکہ ہم اسے قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے، اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

فائدہ﴾ مسافر جب سواری کی رکاب میں پاؤں رکھے یا کسی سواری (گاڑی وغیرہ) پر سوار ہونے لگے تو بِسْمِ اللّٰهِ شریف پڑھے پھر جب سواری پر بیٹھ جائے اور صحیح طرح سوار ہو جائے تو الحمدللہ کہہ کر یہ اوپر والی دعا پڑھے۔ [1] (انشاءاللہ سفر درست ہوگا)

حدیث پاک میں یہ بھی آتا ہے کہ اگر راستہ میں کہیں بھی دشمنی وغیرہ سے نقصان پہنچنے کا خوف ہو تو سوار (سورہ) لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ پڑھے۔ [2]

﴿ستر ہزار فرشتے کی دعائے مغفرت اور مرتبہ شہادت﴾

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ (پ۲۸ع۵)

ترجمہ﴾ اللہ وہی ہے جس کے بغیر کوئی معبود نہیں، وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو

---

[1] حصن حصین [2] حصن حصین

جاننے والا ہے، وہی ہے بڑا مہربان رحم کرنے والا۔ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، (وہ) بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت وعظمت والا، بڑائی والا ہے، اللہ پاک ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ وہی ہے اللہ، بنانے والا، پیدا کرنے والا، صورت دینے والا، اسی کیلئے سب اچھے نام ہیں۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ وہی عزت والا حکمت والا ہے۔

فائدہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر اوپر والی تین آیات پڑھے گا تو ستر ہزار فرشتے اس کیلئے رحمت کی دعا کریں گے یہانتک کہ شام ہو جائے۔ اس طرح شام کو یہ آیات پڑھے گا (تو صبح تک یہ فرشتے دعائے رحمت کریں گے) اور اگر اس دن اس کا انتقال ہو گیا تو پھر وہ شہید ہوگا''۔ [1]

دشمن وغیرہ کا خوف ہو تو پڑھنے کا مجرب عمل

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۝ اٖلٰفِھِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۝ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ ۝ الَّذِیْٓ اَطْعَمَھُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۝ وَّاٰمَنَھُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝ (پ۳۰ع۲۶)

ترجمہ اس لئے کہ قریش کو الفت دی۔ ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر کی الفت لگادی ہے۔ تو ان کو چاہئے کہ اس خانہ کعبہ کے رب کی عبادت کریں۔ جس نے ان کو بھوک میں کھانا دیا اور انہیں ایک بڑے خوف سے امن دیا۔

فائدہ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے حصن حصین میں ابوالحسن قزوینی کی موقوف روایت بیان کی ہے کہ دشمن وغیرہ کا خوف ہو تو لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ (سورت) پڑھنے سے ہر برائی

[1] مسند امام احمد جلد ۵ صفحہ ۲۶

سے امن مل جاتا ہے۔

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ مجرب ہے۔ [۱]

ایک سید صاحب جو صحیح النسب تھے اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے قدیم مریدوں میں سے تھے، بیان فرماتے تھے کی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ایک حقیقی بھائی سرونج (مالوہ) میں تھے۔ آپ نے ان کو بلانے کیلئے دو کلمے لکھے اور مجھے فرمایا کہ تم خود جاؤ اور ان کو لے آؤ۔ اسی حکم کی تعمیل میں وہاں جانے کا میں نے عزم کیا۔ آپ نے فاتحہ رخصت پڑھ کے فرمایا کہ راستے میں لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ (سورۃ) خوب پڑھنا تا کہ خطرات سے محفوظ رہو اور کسی چیز کی حاجت نہ رہے۔ [۲]

(قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ میرے شیخ نے مجھے حکم دیا کہ ہر مصیبت کو دور کرنے کیلئے اور تمام خوفناک واقعات میں یہ سورت پڑھا کرو۔ میں نے اس کا تجربہ کیا ہے اور درست پایا ہے۔ [۳]

ان روایات اور اقوال اولیاء سے اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ یہ سورت مبارکہ ہر مشکل کے حل، سفر کے خوف اور دیگر پریشانیوں کے دور کرنے کیلئے بہت مجرب ہے۔

اگر کہیں ایسا وقت آجائے کہ پریشانی یا خوف ہو تو سورۃ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کثرت سے پڑھے۔ یقیناً فائدہ ہوگا۔ بہت مجرب ہے۔ جس طرح کہ بزرگوں نے لکھا ہے۔

﴿نورِ ہدایت کی تکمیل اور پل صراط پر سلامتی سے گزرنے کا عمل﴾

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (پ۲۸ ع۲۰)

ترجمہ﴿ اے ہمارے پروردگار! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے۔

[۱] تفسیر مظہری [۲] حضرات القدس جلد دوم ۱۸۳ [۳] تفسیر مظہری

فائدہ پل صراط پر مومنوں کے آگے آگے اور داہنی جانب نور دوڑتا ہوگا اور جب وہ منافقوں کے نور کو بجھتا دیکھیں گے تو کہیں گے، اے ہمارے رب! ہم کو پورا پورا نور عطا فرما۔ اعمال صالحہ کے فرق کے مطابق نوروں میں بھی فرق ہوگا۔ [1] یعنی نور کی روشنی میں پل صراط کو آسانی سے طے کرلیں گے اور جنت میں پہنچ جائیں گے۔ اپنی ہدایت کا نور مکمل کرنے کے لئے یہ دعا بہت مفید ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد پڑھنے والی دعائیں اور اذکار

۱......اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ (میں اللہ سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں) تین بار پڑھ کر یہ دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ترجمہ اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے، اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے۔ تو بڑی برکت والا ہے، اے عظمت وجلال کے مالک۔

فائدہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (نماز ختم کرتے اور) سلام پھیرتے تو یہ دعا مانگتے۔ [2] (یہ دونوں دعائیں اوپر درج ہیں)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کے بعد ہمیشہ یہ استغفار کرنا اور دعا مانگنا واضح کررہا ہے کہ یہ دعا اور استغفار امت کیلئے بہت مفید ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معصوم ہوتے ہوئے یہ دعا کرنا امتیوں کی تعلیم کیلئے ہے۔ یہ دعا مانگنا سنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوئی لہذا یہ دعا کرنے سے سنت پر عمل کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔

اس دعا میں اللہ کریم سے سلامتی طلب کی جاتی ہے یہ بھی دعا مانگنے والے کا

---

[1] تفسیر مظہری [2] مسلم شریف۔ ابوداؤد شریف۔

ہی فائدہ ہے۔اس دعا کو چھوڑ کر سنت مطہرہ کے تارک مت بنیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کی شرح میں لکھا ہے کہ

''یہ ذکر یعنی استغفار اور دعا اتنے ہی الفاظ کے ساتھ حدیث میں وارد ہے اور صحت سے ثابت ہے اور بعض لوگ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامْ (وغیرہ) کے الفاظ بھی زیادہ کرتے ہیں۔علماء نے لکھا ہے کہ یہ جملہ روایات میں نہیں آتا۔ ۱؎ (باقی جو الفاظ ہیں حدیث میں نہیں آتے)

بہت زیادہ ثواب والا وظیفہ

۲......لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

ترجمہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہی تمام بادشاہت کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جسے تو نہ دے اس کو دینے والا کوئی نہیں اور تیرے مقابل مالدار انسان کو اس کا مال نفع نہیں دے سکتا۔

فائدہ نمبر ۱ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے۔ ۲؎

اس وظیفہ کی اہمیت وفضیلت کیلئے بھی یہ بات کافی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ یہ کلمات پڑھے اور صحابہ کرام کا معمول بھی ان کلمات کو پڑھنے کا تھا۔صحابہ کرام اس وظیفہ کو دوسرے لوگوں تک بھی پہنچاتے تھے۔

جس طرح مسند امام احمد میں ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت

۱؎ ترمذی شریف، مشکوۃ شریف۔ ۲؎ بخاری شریف۔ابوداؤد شریف۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے وہ بات لکھ کر بھیج دیں جو آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہو۔انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو (فرض نماز کے بعد) پڑھنے کیلئے یہ وظیفہ ہی لکھ کر بھیجا۔اس وظیفہ کی فضیلت آگے بھی آرہی ہے۔

فائدہ نمبر ۲ حضرت یعقوب بن عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوصحابہ کرام رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب بھی کوئی بندہ نیت کے اخلاص، دل کی تصدیق اور زبان سے بول کر ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ“ پڑھتا ہے تو اللہ بزرگ و برتر اس کیلئے آسمانوں میں ایک سوراخ کر دیتا ہے اور (یہ الفاظ) کہنے والے کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے،اور جس بندے کی طرف اللہ کریم رحمت کی نظر سے دیکھ لے اس کا مقصود و مطلوب اسے دنیا میں دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ [۱]

اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے وظیفہ پڑھا تو اسے اتنا ثواب ملے گا کہ گویا اس نے دو غلام آزاد کئے ہیں۔ [۲]

فائدہ نمبر ۳ حضرت ابو عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص صبح کے وقت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔دس مرتبہ پڑھے گا تو اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔اور اس کے دس درجے بلند ہونگے اور وہ آدمی شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر یہ وظیفہ شام کو پڑھے گا تو

---

۱ المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۴ صفحہ ۱۹۵۔

۲ تحفۃ الذاکرین شرح حصن حصین صفحہ ۷۷۔الاذکار للنووی صفحہ ۷۵۔

صبح تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔ (اور یہ ثواب بھی پائے گا)

اس طرح ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے یہ کلمات یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ دس مرتبہ پڑھے تو اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کئے۔ [1]

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف

۳ ...... ۳۳ بار سبحان اللّٰہ (اللہ پاک ہے) ۳۳ بار الحمد للّٰہ (تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں) ۳۳ بار اللّٰہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) اور ایک بار یہ پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے تمام بادشاہت ہے، اور اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے)۔

بعض احادیث میں وَلَهُ الْحَمْدُ کے بعد يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ کے الفاظ بھی آئے ہیں لہذا یہ الفاظ بھی ساتھ ملا لینا بہتر ہے۔

فائدہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو شخص ہر نماز کے بعد یہ وظیفہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطاؤں کو اور تمام گناہوں کو بخش دے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں [2]

گناہوں کی بخشش اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کیلئے بہترین دعا

۴ ...... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَ وَعَمَدِیْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ

---

[1] مسلم شریف، ترمذی شریف۔ ابن ماجہ شریف

[2] بخاری شریف، مسلم شریف۔ الاذکار للنووی صفحہ ۲۸۔

وَالْاَخْلَاقِ، لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ اے میرے اللہ جو جان بوجھ کر اور غلطی سے گناہ ہوئے ان کو معاف فرما اور اچھے اعمال واخلاق کی راہنمائی فرما اچھے کام کی راہنمائی اور برے اعمال سے باز رکھنا تیرے علاوہ کوئی نہیں کرسکتا۔

فائدہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جب بھی تمہارے (اور اپنے) نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو حضور ﷺ کو نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔ [1] (جو اوپر لکھی ہے)

اپنی خطاؤں اور گناہوں کو بخشوانے، نیک اعمال اور اچھے اخلاق حاصل کرنے کی بہت اچھی دعا ہے۔

﴿نبی کریم ﷺ کی شفاعت واجب کرنے والی دعا﴾

۵﴾...... اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِی الْعَالَمِیْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَهٗ۔

ترجمہ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما، اور برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت قائم فرما، اور بلند مرتبہ لوگوں میں انہیں درجہ عطا فرما، اور مقربین لوگوں میں انہیں گھر عطا فرما۔ (یعنی اللہ کے مقرب لوگوں کے دلوں میں ان کا مقام اعلیٰ رکھ)

فائدہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا،

"جو شخص ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا کرے گا تو اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو جائے گی"۔ [2]

اگر اذان سن کر درود شریف پڑھ کر اذان کے بعد کی دعا پڑھے گا تو اس شخص

---

[1] کشف الاستار للبزار۔ تحفۃ الذاکرین صفحہ ۱۴۰۔ مجمع الزوائد میں ہی کہ اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

[2] مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ (۱۱۲)

کیلئے بھی آپکی شفاعت واجب ہو جائے گی۔ [۱] (احادیث مبارکہ میں اس کی تفصیل موجود ہے)

﴿اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے اور اچھی عبادت پر مدد طلب کرنے کی دعا﴾

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ترجمہ﴾ اے اللہ! اپنا ذکر اور شکر کرنے نیز اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔

فائدہ﴾ حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ ’’اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد بھی اس دعا کو نہ چھوڑنا۔ [۲]

حضور ﷺ کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ہر نماز کے بعد اس دعا کے پڑھنے کی تاکید کرنا یہ واضح کرتا ہے کہ یہ دعا بہت عمدہ اور بہترین ہے۔ اسے آپ بھی پابندی سے پڑھیں۔

﴿گناہوں کی بخشش، گھر میں وسعت اور رزق میں برکت کی دعا﴾

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

ترجمہ﴾ اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے وسیع گھر عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

فائدہ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔ [۳] (گناہوں کی بخشش، وسیع گھر اور رزق میں برکت کیلئے مجرب دعا ہے) امام نسائی اور ابن السنی نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ

---

[۱] حصن حصین۔ [۲] ابوداؤد شریف، کتاب الصلوٰۃ باب الاستغفار۔ حدیث (۱۵۲۲)

[۳] الدعاء۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی۔

رسول اللہ وضو کرتے ہوئے بھی یہ دعا پڑھتے تھے۔ [1]

﴿غم اور پریشانی دور کرنے کا وظیفہ﴾

۸﴾...... بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمَانُ الرَّحِیْمَ، اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ عَنِّیْ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ۔

ترجمہ ﴾ اللہ کے نام سے شروع جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہی نہایت رحم کرنے والا بہت مہربان ہے۔ اے اللہ! مجھ سے غم اور پریشانی دور فرمادے۔

فائدہ ﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے۔ [2] (جو اوپر لکھی گئی ہے)

غم اور پریشانی دور کرنے کے لئے بہترین دعا ہے۔ ہر نمازی ہر نماز کے بعد یہ عمل ضرور کرے۔ انشاء اللہ العزیز پریشانیوں سے حفاظت میں رہو گے۔

﴿بزدلی، ذلیل عمر، دنیا کے فتنہ اور عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا﴾

۹﴾...... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اِرْذَلِ الْعُمُرِ، وَ اَعُوْذُبِكَ فِتْنَةَ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ ﴾ اے اللہ! میں تجھ سے بزدلی سے پناہ مانگتا ہوں، میں نکمی اور ذلیل عمر تک پہنچنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں دنیا کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

فائدہ ﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ لامام النسائی۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی۔

[2] مجمع الزوائد۔ المعجم الکبیر للطبرانی۔

نماز کے بعد ان الفاظ سے (دعا میں) پناہ مانگتے تھے۔ [۱]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الاذکار'' میں ایک روایت بیان کی ہے جس میں یہ آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ اے اللہ! میں کفر، فقر محتاجی اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ [۲]

اس حدیث پاک کے مطابق ہر وقت آدمی کو ان تمام امور سے پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ یہ کام انسان کو ہلاک اور تباہ کر دیتے ہیں، احادیث مبارکہ میں اور الفاظ بھی آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہمیں ان تمام امور سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

زنبیل بھر کر ثواب حاصل کرنا

۱۰ ......سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ (پ۲۳ ع۹)

ترجمہ تمہارا رب جو رب العزت ہے، وہ لوگوں کی (غلط) بیانیوں سے پاک ہے اور تمام رسولوں پر سلام ہو، اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

فائدہ حضرت عبداللہ بن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''جو شخص ہر نماز کے بعد یہ آیات ایک مرتبہ پڑھتا ہے (جو اوپر لکھی ہوئی ہیں) تو وہ شخص ثواب کی پوری زنبیل (ٹوکری) بھر لیتا ہے۔ [۳]

---

[۱] بخاری شریف، کتاب الجہاد۔ الاذکار للنووی صفحہ ۶۸۔ حصن حصین۔

[۲] الاذکار للنووی صفحہ ۶۹۔ [۳] المتجر الرابح (۱۴۳۲)

یہ وظیفہ تین آیات ہیں، ان میں تین بہت اہم باتیں بیان کی گئی ہیں۔اس لئے ان کے پڑھنے کا اتنا زیادہ ثواب ہے۔

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس بیان کی گئی ہے۔دوسری آیت میں مرسلین عظام (یعنی انبیاء کرام) پر سلام بھیجا گیا ہے اور تیسری آیت میں اللہ تعالی کی حمد وثناء بیان کی گئی ہے۔

تحفۃ الذاکرین شرح حصن حصین میں مسند ابو یعلی کے حوالہ سے ایک حدیث پاک میں ہر نماز کے بعد تین مرتبہ ان آیات کو پڑھنے کا ذکر ہے۔[1]

ان آیات مبارکہ کو ہر نماز کے بعد تین تین دفعہ پڑھ کر یا کم از کم ایک مرتبہ ہی پڑھ کر آپ بھی اجر وثواب کے دامن بھر لیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس عمل خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿صبح کی نماز کے بعد پڑھنے والے اذکار اور دعائیں﴾

﴿جنت میں محل﴾

۱﴾......قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ۔اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ﴾ (اے میرے محبوب) فرمادیجئے وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اسکی کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

فائدہ﴾ حضرت عبدالرحمان سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھ لیا کرے

[1] تحفۃ الذاکرین شرح حصن حصین صفحہ ۱۴۱۔امام سیوطی نے اسے حدیث حسن کہا ہے۔

گا تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت میں محل بنا دے گا۔ [۱]

﴿ستر بلاؤں سے محفوظ﴾

۲﴾...... لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا حِيْلَةَ وَلَا اِحْتِيَالَ لَا مَنْجَأَ وَلَا مَلْجَأَ اِلَّا اِلَيْهِ۔

ترجمہ﴾ اللہ کے سوا کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے، نہ کوئی حیلہ اور نہ کوئی چارہ ہے، اور اللہ کے سوا نہ کوئی پناہ کی جگہ ہے اور نہ کوئی نجات کی جگہ ہے۔

فائدہ﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص صبح کی نماز کے بعد سات مرتبہ یہ وظیفہ پڑھے گا وہ ستر بلاؤں سے محفوظ رہے گا''۔ [۲]

﴿چالیس ہزار نیکیاں﴾

۳﴾...... اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ﴾ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ ایسا معبود ہے جو تنہا ہے (ایسا تنہا) کہ بے نیاز، نہ کوئی اس کی بیوی ہے، نہ اولاد اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

فائدہ﴾ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا وہ چالیس ہزار نیکیاں پائے گا''۔ [۳]

---

[۱] کنز العمال جلد ۹ [۲] مسند امام احمد

[۳] کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۹۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی صفحہ ۱۳۶۔

﴿اندھا پن، کوڑھ اور فالج سے محفوظ﴾

۴﴾......سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ۔

ترجمہ﴾ پاک ہے اللہ تعالیٰ بڑی عظمت والا، اور اس کی ہی تمام تعریفیں ہیں۔

فائدہ﴾ مصنف عبدالرزاق کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی عمر کے زیادہ ہونے اور ہڈیوں کے کمزور ہونے کا ذکر کیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ مجھے وہ باتیں سکھا دیں جن سے اللہ بزرگ و برتر مجھے نفع پہنچائے، حضور نے فرمایا ”اے قبیصہ! جب بھی تو کسی پتھر، درخت اور مکان کے پاس سے گزرے گا تو وہ تیرے لئے مغفرت و بخشش کی دعا کرے گا۔

اے قبیصہ! جب فجر کی نماز پڑھے تو تین مرتبہ (یہ تسبیح) پڑھنا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ۔ تو اندھے پن، کوڑھ اور فالج سے محفوظ رہے گا۔ [1]

ایک روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں:

”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“۔

فائدہ﴾ جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ۔ ایک بار پڑھتا ہے تو اللہ کریم ہر ایک بار تسبیح پڑھنے کے بدلے اس کیلئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیتا ہے۔ [2]

حصن حصین میں اس تسبیح کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ یہی تسبیح مخلوق کی عبادت ہے اور اسی (کی برکت) سے ان کو رزق تقسیم کیا جاتا ہے (کھجور کا پودا بھی مخلوق کا

---

[1] مسند امام احمد جلد ۵ صفحہ ۹۰۔ نتائج الاذکار جلد ۲ صفحہ ۳۱۹۔ ترمذی شریف

[2] ترمذی شریف۔ نسائی شریف، المستدرک للحاکم۔ حصن حصین

رزق ہے) لہذا اس تسبیح کو جتنا زیادہ پڑھو گے اتنے ہی زیادہ درخت آپ کیلئے جنت میں لگیں گے اور اجر وثواب بھی زیادہ ہوگا اور رزق بھی زیادہ ملے گا اور موذی بیماریوں سے بھی محفوظ رہو گے۔

﴿پاکیزہ رزق، نفع بخش علم اور مقبول عمل کی دعا﴾

﴿۵﴾...... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْماً نَافِعًا وَّعَمَلاً مُّتَقَبَّلاً وَّرِزْقًا طَیِّباً۔

ترجمہ ﴿ اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔

فائدہ ﴿ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے۔[1] ہمیں بھی فجر کی نماز کے بعد یہ دعا کر کے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

﴿صبح وشام پڑھنے کی دعائیں اور اذکار﴾

﴿پورا دن محفوظ رہنے کا عمل﴾

﴿۱﴾...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو شخص سورہ مؤمن کی ابتدائی تین آیات (جو یہ ہیں)

''حٰمٓ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ۝

ترجمہ ﴿ حم (یہ) کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو سب پر غالب اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔ گناہ بخشنے اور توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، مقدور والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (سب کو) اسکے پاس جانا ہے۔

اور آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھے گا وہ شام تک محفوظ رہے گا۔ (اور جو شخص یہ دونوں آیات) شام کے وقت پڑھے گا وہ صبح تک محفوظ رہے گا۔[2] ایک روایت میں ان

[1] سنن ابن ماجہ۔ مسند امام احمد۔ الاذکار للنووی صفحہ ۷۰ [2] ترمذی شریف۔ الاذکار للنووی

کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھنا بھی لکھا ہے۔

﴿قل شریف اور معوذتین کا صبح وشام پڑھنا ہر کام کیلئے کافی ہے﴾

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم ایک مرتبہ بہت اندھیری اور بارش والی رات میں باہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کیلئے نکلے تاکہ حضور ہمیں نماز پڑھادیں۔ جب ہم نے آپ کو تلاش کرلیا تو آپ نے (مجھے) ارشاد فرمایا قل (کہہ) میں نے کچھ نہ کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل (کہہ) میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیا کہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ"۔ [1]

ترجمہ﴿قل ھو اللہ احد۔ (سورۃ اخلاص) اور معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ ناس) صبح وشام تین تین دفعہ پڑھا کرو (یہ پڑھنا) تمہارے لئے ہر کام میں کافی ہوگا۔

سورۃ اخلاص﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ۔ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ﴿(اے محبوب) فرمادیجئے وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

سورۃ الفلق﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۔ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

ترجمہ﴿(اے محبوب) تم فرمادو، میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کو پیدا کرنے والا ہے، اس کی سب مخلوق کے شر سے، اور (خصوصاً) رات کی تاریکی کے شر سے جبکہ وہ چھا جائے، اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں، اور حسد کرنے والے

[1] ترمذی شریف

کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سورۃ الناس ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

ترجمہ ﴿ (اے محبوب) تم کہو میں اس کی پناہ میں آتا ہوں جو سب لوگوں کا پروردگار ہے، سب لوگوں کا بادشاہ ہے، سب لوگوں کا خدا، اس کے شر سے جو دلوں میں برے وسوسے ڈالے، اور پسپا ہونے والے کے شر سے، وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، خواہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے ہو۔

﴿جنات اور نظر بد سے بچنے کا علاج﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن اور انسان کی نظر بد سے مختلف الفاظ اور اذکار سے پناہ مانگتے تھے لیکن جب یہ دو سورتیں (سورہ فلق اور سورہ ناس) آپ پر نازل ہوئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دونوں سورتوں کو اختیار کرلیا اور ان کے سوا دوسرے اذکار کو چھوڑ دیا۔ [۱]

اور نسائی شریف اور مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا: ”نہ کسی پناہ مانگنے والے نے اور نہ کسی سوال کرنے والے نے ان جیسی سورتوں کے ساتھ پناہ مانگی ہے“۔ [۲]

اور ایک روایت میں ہے کہ ان دونوں کو پڑھو جب بھی تم سوؤ اور جب بھی تم سو کر اٹھو (پھر بھی پڑھو)۔ [۳]

ایک صحابی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد یہ تینوں سورتیں پڑھنے کا حکم بھی فرمایا تھا۔ [۴] یہ سورتیں جنات سے حفاظت، بری نظر سے بچنے اور کسی بھی پریشانی

---

۱ ترمذی شریف، نسائی شریف۔ حصن حصین ۲ حصن حصین۔

۳ مصنف ابن ابی شیبہ۔ حصن حصین ۴ ابوداؤد شریف۔ الاذکار للنووی

سے بچنے کیلئے بہت ہی مفید ہیں۔

نیز جادو سے بچنے کیلئے ان کا پڑھنا بہت مفید ہے، حضور اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا تو اس وقت جادو سے محفوظ رہنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ سورتیں نازل فرمائیں اور حضور اکرم ﷺ کو ان کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی۔ [۱]

﴿ہر تکلیف اور پریشانی سے محفوظ رہنے کا عمل﴾

۳﴾...... بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ترجمہ﴾ اللہ کے نام سے شروع جس کے نام سے کوئی چیز زمین اور آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی بڑا سننے والا جاننے والا ہے۔

فائدہ﴾ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس وظیفہ کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھ لیا کرے اسے کوئی نقصان نہ ہوگا اور نہ کوئی پریشانی ہوگی۔ [۲]

﴿فکر وغم اور قرض سے محفوظ رہنے کا وظیفہ﴾

۴﴾...... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

ترجمہ﴾ اے اللہ! میں ہر فکر وغم سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں۔ اور عاجزی اور کاہلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور بخل اور بزدلی سے (بھی) تیری پناہ لیتا ہوں، اور قرض کے غلبہ اور لوگوں کے زور اور ظلم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (تو مجھے ان سب سے بچالے)

---

[۱] خزائن العرفان۔

[۲] ترمذی شریف۔ نسائی شریف۔ ابوداؤد شریف صفحہ ۶۹۴۔ الاذکار للنووی صفحہ ۴۷۔ یہ حدیث حسن ہے

فائدہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو قبیلہ انصار کے ایک شخص حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "(اے ابو امامہ) کیا بات ہے نماز کے وقت کے علاوہ میں تمہیں مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں"۔ انہوں نے عرض کیا، قرض اور فکر و غم نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں تمہیں ایسی دعا نہ سکھا دوں کہ اگر تم اسے پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہارے غم اور قرض کو دور کر دے گا"۔ انہوں نے عرض کی، جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب صبح یا شام ہو تو یہ پڑھو"۔ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ" آخر تک (جو دعا اوپر لکھی ہے) راوی (حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں نے اس ارشاد پر عمل کیا یعنی میں یہ وظیفہ پڑھتا رہا تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے غم کو دور کر دیا اور قرض بھی ادا کر دیا۔ [1]

صبح و شام سید الاستغفار پڑھنے کی فضیلت

۵ ...... اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور جتنی مجھ میں طاقت ہے میں تیرے عہد و پیمان (اقرار و اطاعت) پر قائم ہوں، اور جو کچھ بھی میں نے کیا اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ جن نعمتوں سے تو نے مجھے نوازا ہے میں ان کا اعتراف کرتا ہوں۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، تو مجھے بخش دے کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔

فائدہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

---

[1] ابو داؤد شریف ج ۲ ابواب ما جاء فی الذکر و الدعاء صفحہ ۲۱۶

نے فرمایا ''جو شخص یہ سید الاستغفار شام کے وقت پڑھے گا تو اگر وہ اس رات کو مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔ اور جب صبح کے وقت پڑھے گا تو اگر وہ اس دن مر جائے گا تو پھر بھی جنت میں داخل ہوگا۔ [۱]

﴿اللہ کی رضا کا حق دار﴾

۶ ﴿...... رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا۔

ترجمہ ﴾ میں اللہ کو رب مان کر خوش ہوں، اسلام کو دین و مذہب مان کر اور حضرت محمد ﷺ کو نبی مان کر (خوش ہوں)۔

فائدہ ﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی صبح و شام یہ اعتراف کرتا ہے (یعنی اوپر والی تینوں باتوں پر راضی ہے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو راضی کرنا اپنے لئے لازم کر لے گا۔ [۲]

ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی آتا ہے کہ ''جو شخص صبح کو یہ کلمات (اوپر والے) پڑھے گا میں اس کا ذمہ دار ہوں کہ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کروں گا۔ [۳]

﴿دشمن پر غالب آنے اور نفس کے حملوں سے بچنے کی دعا﴾

۷ ﴿...... یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ، اَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ۔

ترجمہ ﴾ اے زندہ اور باقی رہنے والے، آپ کی رحمت کا صدقہ آپ سے فریاد کرتا ہوں کہ میرے تمام احوال درست فرما دیجئے، اور پل جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے

---

[۱] بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۹۳۳، ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۱۷۵۔ الاذکار صفحہ ۱۷

[۲] ترمذی شریف۔ نسائی شریف۔ ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۸۰

[۳] مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۱۱۶۔ الترغیب والترھیب حدیث (۹۶۱) الاذکار صفحہ ۷۴۔

نفس کے حوالے نہ کرنا۔ (یعنی مجھے اس سے محفوظ فرما)۔

فائدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

''اے فاطمہ! تمہیں کس چیز نے میری وصیت سننے سے روکا ہے تم صبح وشام یہ (دعا) پڑھا کرو۔ [1] (یہ روایت ثقہ راویوں سے مروی ہے)

بہترین رزق حاصل ہو

۸.......مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا، اللہ کے سوا کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کریم ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے گا تو وہ اس دن بہترین رزق سے نوازا جائیگا اور برائیوں سے محفوظ رہے گا اور جو آدمی شام کو یہ دعا پڑھے گا تو اسے رات کو بہترین رزق دیا جائیگا اور وہ برائیوں سے محفوظ رہے گا۔ [2]

جہنم کی آگ سے خلاصی

۹.......اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے بچالے۔

فائدہ حضرت مسلم بن حارث تمیمی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چپکے سے بتایا کہ ''جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو جاؤ گے تو سات بار یہ پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ اس کے بعد اگر تم اسی دن وفات پا جاؤ گے تو

[1] مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۷۔ الاذکار للنووی ۷۸۔ [2] کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۰۶۔

خدائے پاک جہنم سے آزادی کا خلاصی نامہ عطا فرمادے گا۔اسی طرح جب تم صبح کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھوا (اس دن) انتقال کر گئے تو جہنم سے آزادی کا پروانہ تمہارے لئے لکھدیا جائے گا۔ [۱] مسند امام احمد میں ہے کہ کسی سے بات کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھو۔

﴿خیریت وعافیت کی دعا﴾

۱۰﴾......اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ،اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ،اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ،اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ﴾ اے اللہ! میرے بدن کو عافیت عطا فرما، اے اللہ! مجھے قوت سماع (سننے کی قوت) میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! مجھے قوت بصارت (دیکھنے کی قوت) میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں آپکی ،کفر اور محتاجی سے، اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

فائدہ﴾ حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا، اے والد! میں آپ کو صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے سنتا ہوں، انہوں نے کہا کہ میں نے یہ دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا ہے۔اس لئے مجھے بھی یہ دعا پسند ہے۔ [۲]

اپنے بدن، اپنے کانوں، اپنی آنکھوں، کی خیر وعافیت کے لئے ہت اچھی دعا ہے۔نیز کفر محتاجی اور قبر کے عذاب سے بچنے کیلئے بہترین دعا ہے۔

---

[۱] ابوداؤد شریف۔مسند امام احمد۔الاذکار للنووی صفحہ ۷۸، ترمذی شریف

[۲] ابوداؤد شریف صفحہ ۶۹۴۔الاذکار صفحہ ۶۷

﴿بہت زیادہ فضیلت والا ایک بہترین عمل﴾

۱۱﴾......سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسی کی ہی تعریف ہے۔

فائدہ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص صبح وشام سو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے گا تو قیامت کے دن کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا، البتہ وہ شخص جو یہی کلمات یا اس سے زیادہ کلمات کہے گا۔ ۱ (مثلاً سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ) یہ کلمات شریفہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں، زبان پر ہلکے پھلکے ہیں اور میزان یعنی عملوں کے ترازو میں بہت وزنی ہیں۔ ۲ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص یہ تسبیح ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

﴿درود شریف پڑھنے سے حضور کی شفاعت نصیب ہوگی﴾

۱۲﴾......صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب، ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر رحمت نازل فرمائے اور سلام بھیجے۔

فائدہ﴾ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص صبح وشام دس دس مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھے گا وہ قیامت کے دن میری شفاعت کو پالے گا''۔ ۳

یاد رہے کہ درود شریف وہ پڑھیں جس میں صلوۃ وسلام کے دونوں الفاظ موجود ہوں تاکہ ارشاد خداوندی پر عمل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

۱ ترمذی شریف۔ ابواب الدعوات ۲ بخاری شریف آخری حدیث

۳ مجمع الزوائد جلد ۱۰۔ القول البدیع صفحہ ۱۰۳۔

"اے ایمان والو! آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود وسلام بھیجو"۔ (پ۲۲ع۴)

نمونہ کے طور پر ایک درود شریف اوپر لکھ دیا ہے۔ یہ خضری درود شریف ہے۔

بندہ کے پیرومرشد قطب وقت حضرت قبلہ مفتی محمد محمود الوری اور دوسرے بہت سے بزرگوں کا معمول ہے کہ وہ خود بھی یہ درود شریف پڑھتے ہیں اور اپنے مریدین کو بھی کثرت کے ساتھ یہ درود شریف تاکید کرتے ہیں آپ بھی اپنا یہ معمول بنائیں۔

﴿اچانک بھلائی ملنے اور اچانک برائی آنے سے بچنے کی دعا﴾

۱۳﴾...... اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ مِنۡ فَجۡاَۃِ الۡخَیۡرِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ فَجۡاَۃِ الشَّرِّ۔

ترجمہ ﴾ اے اللہ! میں آپ سے اچانک بھلائیاں ملنے کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اچانک برائیوں کے آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

فائدہ ﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام یہ دعا (جو اوپر لکھی ہوئی ہے) کیا کرتے تھے۔ [1]

بھلائیوں کے اچانک حاصل ہونے اور برائیوں کے اچانک آجانے سے بچنے کیلئے بہت مجرب اور بہترین دعا ہے۔

﴿آسیب اور جادو وغیرہ سے حفاظت﴾

۱۴﴾...... اَمۡسَیۡنَا وَاَمۡسَی الۡمُلۡکُ لِلّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ، اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ الَّذِیۡ یُمۡسِکُ السَّمَآءَ اَنۡ تَقَعَ عَلَی الۡاَرۡضِ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَذَرَاَ مِنۡ شَرِّ الشَّیۡطٰنِ وَشِرۡکِہٖ۔

ترجمہ ﴾ ہم نے شام کی اور پوری دنیا نے اللہ کے لئے شام کی، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے

[1] مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۵، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی صفحہ ۴۰، الاذکار للنووی صفحہ ۷۸۔

تو روک رکھا ہے مگر اسکے حکم سے (میں پناہ لیتا ہوں (مخلوق کی برائی سے اور جو برائی شیطان کے شر سے پھیلی ہے اور اس کے شرک سے)۔

فائدہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم نے اس وظیفہ کو تین تین مرتبہ صبح اور شام کو پڑھ لیا تو صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک شیطان، کاہن (فال نکال کر غلط کام کرنے والے) اور جادوگر کے ضرر اور نقصان سے محفوظ رہو گے''۔ [1]

دنیا و آخرت کے معاملات میں کفایت اور نگہبانی

۱۵......حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

ترجمہ مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عظمت والے عرش کا مالک ہے۔

فائدہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''جو شخص صبح و شام اس آیت کریمہ کو سات سات مرتبہ پڑھے گا تو اللہ کریم اس کی دنیا و آخرت کے اہم امور میں کافی یعنی نگہبان ہو جائے گا''۔ [2] (آیت اور ترجمہ اوپر درج ہے)

دنیا و آخرت میں پیش آنے والے اہم امور میں اللہ تعالیٰ کو کافی و وافی سمجھیں اور اس آیت کو صبح و شام پابندی سے پڑھو تو پریشانیوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہو گے۔

لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت

۱۶......حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ قَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ، قِیْلَ

---

[1] مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۱۱۹، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی

[2] الاذکار صفحہ ۷۹ للنووی۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی

وَمَا اِخْلَاصُهَا؟ قَالَ اَن تَحْجُزَهٗ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ"۔

ترجمہ ”جس شخص نے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا“ عرض کیا گیا، اخلاص سے کہنے کا کیا مطلب ہے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا (اس کا مطلب یہ ہے) کہ وہ یعنی کلمہ پڑھنا اسے اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے روک دے“۔ ١

فائدہ اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کلمہ شریف کا ذکر کرتا ہے اس کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں یا حرام کئے ہوئے کاموں کو عمل میں نہ لائے۔ اگر حرام کاموں اور حرام کھانے سے بچتا رہے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔

بزرگان دین نے بتایا ہے کہ کلمہ پاک کا ذکر کرتے ہوئے یعنی لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہوئے اگر ایک سو بار ہو جائے تو پھر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ لے (یہ بھی کلمہ کے ذکر کا ایک طریقہ ہے)

٢ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ“

ترجمہ سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا ہے۔ ٢

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے افضل اور بہتر ذکر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ہے۔ (لہٰذا اسے زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہئے)

٣ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ

---

١ المستدرک للحاکم، الترغیب والترھیب حدیث (٢٢٥٣) المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح

٢ ابن ماجہ شریف نسائی شریف ۔ المستدرک للحاکم ۔ الترغیب والترھیب حدیث (٢٢٥٨)

حَتّٰی یُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ مَااجْتُنِبَ الْکَبَآئِرَ"۔

ترجمہ جب بھی کوئی آدمی اخلاص کے ساتھ لَااِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ کہتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور یہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے بشرطیکہ وہ کبیرہ گناہوں بچتا رہے۔ [1]

فائدہ کلمہ شریف پڑھنے کا پورا اجر وثواب اور فائدہ حاصل کرنے کیلئے حرام چیزوں اور حرام کاموں سے بچنا ضروری ہے۔ اگر کبیرہ گناہوں سے نہیں بچے گا تو صحیح فائدہ نہیں ہوگا۔

۴ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ فِیْ سَاعَةٍ مِّنَ اللَّیْلِ اَوْنَهَارٍ اِلَّاطَمَسَتْ مَافِی الصَّحِیْفَةِ مِنَ السَّیِّئَاتِ حَتّٰی تَسْکُنَ اِلٰی مِثْلِهَامِنَ الْحَسَنَاتِ"۔

ترجمہ کوئی بندہ جب بھی رات کے کسی حصے میں یا دن کے کسی وقت لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ پڑھتا ہے تو یہ (کلمہ اس کے) نامہ اعمال میں لکھی ہوئی تمام برائیوں کو مٹادیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اتنی نیکیوں میں جا ٹھہرتا ہے۔ [2]

ایک سو مرتبہ کلمہ شریف پڑھنے کا ثواب

۵ ...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یَّقُوْلُ لَااِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ مِائَةَ مَرَّةٍ اِلَّابَعَثَهُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَلَمْ یُرْفَعْ لِاَحَدٍ اَفْضَلُ مِنْ عَمَلِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهٖ اَوْزَادَ"۔

---

[1] ترمذی شریف کتاب الدعوات۔ الترغیب والترھیب حدیث (۲۲۵۵)

[2] مجمع الزوائد الترغیب والترھیب۔ المتجر الرابح۔

ترجمہ ﴿جو شخص بھی ایک سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔ اور کسی شخص کا کوئی عمل اس سے افضل حالت میں اوپر نہیں اٹھایا جاتا، ہاں وہ شخص جس نے اتنی دفعہ یا اس سے زیادہ مرتبہ (یہ کلمہ) پڑھا ہوگا۔ [1]

﴿قیامت کے دن سب سے افضل عمل﴾

۶ ﴿...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سے لوگ قیامت کے دن درجہ اور مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بہتر ہوں گے؟ حضور نے فرمایا "اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا" (اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے) یعنی کلمہ شریف اور اس طرح کے کلمات کثرت سے پڑھنے والے۔

راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی ذکر کثرت سے کرنے والا (بہتر ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا، لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً"۔

ترجمہ ﴿اگر وہ اپنی تلوار کے ساتھ کفار اور مشرکین کو مارے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے اور خون آلودہ ہو جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والوں کا درجہ زیادہ ہے۔ [2]

﴿نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے زیادہ سعادت حاصل کرنے والا﴾

۷ ﴿...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَّا يَسْئَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

[1] مجمع الزوائد [2] ترمذی شریف حدیث (۳۳۷۶) الترغیب والترھیب حدیث (۲۲۰۶)

اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ، اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصاً مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْنَفْسِهٖ"۔

ترجمہ یارسول اللہ! قیامت کے دن آپکی شفاعت کا سب سے زیادہ سعادت حاصل کرنے والا کون ہوگا؟ حضور نے ارشاد فرمایا کہ: "اے ابو ہریرہ! مجھے حدیث پر تمہاری حرص دیکھ کر یہی گمان ہوا ہے کہ اس بات کو تم سے پہلے کوئی دوسرا آدمی نہ پوچھے گا۔ (پھر حضور ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا) کہ سب سے زیادہ قیامت کے دن میری شفاعت سے زیادہ سعادت حاصل کرنے والا وہ شخص ہوگا جو دل وجان سے پورے خلوص کے ساتھ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے گا"۔ [1]

فائدہ نمبر ۱ خلوص کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھنے والے کو حضور ﷺ کی شفاعت کا زیادہ حقدار اور نفع اٹھانے والا بتایا گیا ہے۔

بہت سے لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں جانے والے ہوں گے لیکن کلمہ طیبہ کی برکت سے حضور کی شفاعت ان کو نصیب ہوگی اور وہ جہنم سے بچ کر جنت میں چلے جائیں گے۔ اسی کے مطابق آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ "میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے ہے۔

فائدہ نمبر ۲ کلمہ شریف کا کثرت سے ذکر کرنے کے فضائل آپ نے پڑھ لئے ہیں اس کے علاوہ بھی کلمہ پاک کے فضائل بہت سی احادیث مبارکہ میں وارد ہیں آپ بھی کثرت کے ساتھ کلمہ شریف کا ذکر کر کے بلند درجات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ کثرت ذکر کی وضاحت پڑھئے۔

الشیخ عارف باللہ حضرت ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ کثرت سے ذکر کرنے کی کم از کم مقدار تین سو ہے۔ [2]

---

[1] بخاری شریف۔ الترغیب والترھیب ۲/۲۱۳۔ [2] قوت القلوب از حضرت ابو طالب مکی

بندہ کے پیرو مرشد قطب وقت حضرت علامہ مفتی محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو کم از کم تین سو مرتبہ کلمہ شریف کی ہدایت فرماتے تھے پھر اس کے بعد پانچ سو مرتبہ پھر جتنا زیادہ کوئی شخص پڑھ لے اس کے لئے اتنا ہی بہتر ہے۔

﴿رحمتوں کا نزول، درجات کی بلندی اور گناہوں کی معافی﴾

عَنْ اَبِی بُرْدَۃَ بْنِ نِیَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ صَلَاۃً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم بِھَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَ کَتَبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْہُ بِھَا عَشْرَ سَیِّئَاتٍ۔ ۱

ترجمہ ﴿ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میری امت میں سے جو شخص دل کے اخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ کریم اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور اس کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمادے گا اور دس نیکیاں لکھ دے گا"۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان منافقت اور جہنم سے آزادی لکھ دے گا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا ٹھکانہ شہیدوں کے ساتھ کردے گا۔ ۲

﴿قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قریبی﴾

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ

۱ مجمع الزوائد للبیھقی جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۲۔ مسند بزار۔ الترغیب والترھیب (۲۴۶۸)۔

۲ الترغیب والترھیب حدیث (۲۴۶۵)۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً"۔

ترجمہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "یقیناً لوگوں میں قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوگا"۔ [1]

جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھنا

رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ فِیْ يَوْمٍ اَلْفَمَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰی يَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ"۔ [2]

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے انہوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو وہ اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھنے کے بغیر نہیں مرے گا"۔

درود شریف پڑھنے والے کا نام لے کر حضور تک درود شریف پہنچانا

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَكًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّیْ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ، هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَيْكَ"۔

ترجمہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے مخلوقات کے نام دے رکھے ہیں، پس قیامت کے دن تک جو آدمی مجھ پر درود شریف پڑھیں

---

[1] ترمذی شریف۔ حدیث حسن۔ الترغیب والترہیب حدیث ۲۴۷۹۔ صحیح ابن حبان۔

[2] الترغیب والترہیب حدیث (۲۴۸۳) یہ حدیث ضعیف ہے اور ضعیف حدیث فضائل میں معتبر ہوتی ہے۔ (تاریخ مصطلح الحدیث)

گے تو وہ فرشتہ ان کے نام اور انکے باپ کا نام لیکر مجھ تک ان کے درود شریف پہنچاتا ہے کہ فلاں آدمی فلاں کے بیٹے نے آپ پر درود شریف پڑھا ہے۔ ۱؎

﴿پل صراط پر درود شریف نور ہوگا﴾

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَیَّ، فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ"۔ ۲؎

ترجمہ﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود شریف پڑھ کر مزین کرو"۔ یقیناً تمہارا مجھ پر درود شریف پڑھنا تمہارے لئے قیامت کے دن (پل صراط پر) نور ہوگا۔

﴿جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود شریف پڑھنے کی فضیلت﴾

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةِ الْجُمُعَةِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ"۔ ۳؎

ترجمہ﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو کثرت سے درود شریف پڑھو، پس جو شخص یہ کام کرے گا میں اس کیلئے قیامت کے دن گواہ اور (اس کے لئے) شفاعت کرنے والا ہوں گا"۔

فائدہ﴾ ان احادیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے مختلف فضائل آپ نے پڑھے مثلاً ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس بار رحمت خداوندی

۱؎ کشف الاستار للبزار۔ الترغیب والترھیب حدیث (۲۴۷۸)

۲؎ دیلمی شریف۔ الصلوۃ علی النبی از عبداللہ سراج الدین صفحہ ۱۵۹

۳؎ بیہقی شریف۔ الصلاۃ علی النبی از عبداللہ سراج الدین صفحہ ۱۸۰

حاصل ہوگئی، دس نیکیاں ملیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجے بلند ہوں گے۔ نیز حضور کا قرب قیامت کے دن نصیب ہوگا۔ وہ آدمی جنت میں اپنا ٹھکانہ بھی دیکھ لے گا۔ اور یہ درود شریف پڑھنا پل صراط پر درود شریف پڑھنے والے کیلئے نور ہوگا اور دیگر بہت فائدے حاصل ہونگے۔

جتنا درود شریف زیادہ پڑھے گا تو اتنی ہی نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت زیادہ ہوگی۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ درود شریف پڑھنے کے یہ فائدے تب حاصل ہونگے جب آدمی نماز کی پابندی کرتا ہوگا ورنہ یہ پورا فائدہ حاصل نہ ہوگا، دیگر فرائض کی پابندی بھی ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جتنی دیر آدمی فرائض کی پابندی نہیں کرے گا اس کے سنت اور نفلی عمل قبول نہ ہونگے۔ جس طرح کہ اس کی وضاحت حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے اپنی کتاب "فتوح الغیب" شریف مقالہ نمبر (۴۸) میں بیان فرمائی ہے۔ اس مقالہ کو ضرور پڑھئے اور ارشاد گرامی پر عمل کیجئے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو فرائض کا پابند اور کثرت کے ساتھ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے والا بنائے اور دوسرے فوائد کے ساتھ ساتھ حضور کی محبت بھی عطا فرمائے۔

﴿وسعت رزق کے لئے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کا عمل﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص (قل شریف) پڑھے گا اس سے تنگی دور ہو جائے گی اور خوشحالی آجائے گی یہاں تک کہ وہ اپنے پڑوسیوں پر بھی سخاوت کرے گا۔[1] یہ عمل پابندی سے کریں بہت فائدہ ہوگا۔

[1] القول البدیع صفحہ ۱۲۹۔ الدعاء المسنون از مفتی ارشاد احمد

﴿تنگی معاش دور کرنے اور وسعت رزق کا بہترین عمل﴾

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

ترجمہ ﴿رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام ہو، اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے یعنی رحمت نازل فرمائے۔

فائدہ ﴿حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنے فقر و فاقہ اور تنگئی معاش کی شکایت کی تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب تم گھر میں داخل ہو تو سلام کرو خواہ گھر میں کوئی موجود ہو یا نہ ہو اور مجھ پر سلام بھیجو اور ایک بار سورہ اخلاص پڑھو"۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اللہ کریم نے اس پر رزق کی بارش برسادی یہاں تک کہ وہ اپنے قریبوں اور ہمسایوں کو بھی بہت کچھ دینے لگا۔ [1]

یہ درود شریف کی برکات میں سے ایک برکت ہے یہاں کوئی درود شریف بھی پڑھ سکتا ہے جس میں سلام کے الفاظ ضرور ہوں۔

﴿استغفار کرنے سے تنگدستی اور پریشانی سے نجات﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص استغفار کو لازم پکڑے گا یعنی کثرت سے استغفار کرے گا (اور اللہ کریم سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے گا) تو خدا تعالیٰ ہر تنگی و پریشانی سے اسے نجات دے دیگا اور رنج و غم سے چھٹکارا عطا فرمائے گا اور ایسی جگہ سے اسے رزق دے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہوگا"۔ [2] جو استغفار یاد ہو وہ پڑھ لیں۔ ویسے نبی کریم ﷺ کو یہ استغفار پسند ہے۔ اس سے گناہوں کی بخشش کی خوشخبری بھی ہے۔

---

۱ الدر المنثور جلد ۶ صفحہ ۱۲۹۔ ۲ الترغیب والترھیب

"اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّاھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ"۔

ترجمہ میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور (ہر چیز کو) قائم رکھنے والا ہے میں اسی کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف

"اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّاھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ"۔

ترجمہ میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور (ہر چیز کو) قائم رکھنے والا ہے میں اسی کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

فائدہ نمبر ۱ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص بستر پر آ کر تین بار یہ استغفار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر (یعنی بہت زیادہ) ہوں۔ [1]

فائدہ نمبر ۲ یہ یاد رکھیں کہ کسی وظیفہ کرنے، نماز پڑھنے یا نیک کام کرنے سے جو گناہ معاف ہوتے ہیں وہ صغیرے گناہ ہوتے ہیں، اصول یہ ہے کہ کبیرے گناہ یعنی بڑے بڑے گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے، لہذا بتقضائے بشریت اگر کبیرہ گناہ ہو جائے تو اس کے بعد جلد ہی توبہ ضرور کر لینی چاہئے تاکہ گناہ معاف ہو جائے گناہ سر پر نہ رہے۔ نیز اس کے بعد کوئی نیک کام بھی کر لیں، یہی قرآن کی تعلیم ہے۔

بہت فضیلت والا ایک بہترین وظیفہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰی نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی ہی تعریف ہے اسکی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی اپنی رضا کے مطابق، نیز اس کے عرش کے برابر اور

---

[1] ترمذی شریف

اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

فـــائـده ان کلمات کو کم از کم تین مرتبہ پڑھے جتنا زیادہ پڑھو گے اتنا زیادہ فائدہ ہوگا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے صبح سویرے فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اسی وقت سے اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی تسبیح و تہلیل یعنی کلمہ پاک اور دوسری تسبیحات پڑھنے میں مصروف تھیں۔ پھر نبی کریم ﷺ چاشت پڑھ کر واپس تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تسبیح و تہلیل یعنی (سبحان اللہ اور کلمہ شریف) پڑھنے میں مصروف تھیں تو حضور ﷺ نے دریافت کیا کہ تم اس طرح بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟

انہوں نے عرض کیا جی ہاں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس سے (جانے کے بعد) میں نے صرف چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں، اگر اس (تمام تسبیح و تہلیل کے برابر وزن کیا جائے جو تم نے دن نکلنے سے اس وقت تک پڑھی ہیں تو وہ (یعنی جو کلمات میں نے پڑھے ہیں) تیرے ان سب کلمات سے وزن میں بڑھ جائیں۔ [1] (یہ الفاظ وہی ہیں جو اوپر لکھے ہوئے ہیں)

رنج و مصیبت دور کرنے کا وظیفہ

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلِ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔

ترجمه ہمارے لئے اللہ ہی کافی اور وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا ہے۔

فـــائـده حدیث پاک میں ہے کہ اگر کسی کو کوئی مصیبت یا رنج پیش آجائے (یا پریشانی) کے آجانے کا اندیشہ ہو تو یہ وظیفہ کثرت سے کرے۔ (جو اوپر لکھا ہوا ہے) [2]

[1] ترمذی شریف۔ ابوداؤد شریف۔ حصن حصین [2] ترمذی شریف۔ حصن حصین

(یہ نہایت ہی ایک مجرب وظیفہ ہے یقین رکھ کر پڑھئے ضرور فائدہ ہوگا)۔

یہ کلمات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان بچوں کی گردن میں لکھ کر ڈال دیتے تھے جو پڑھ نہیں سکتے تھے۔ یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

مصیبت دور ہونے اور اچھا بدلہ ملنے کیلئے یہ وظیفہ بھی بہت مجرب ہے

"اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا"۔

ترجمہ ہم اللہ کیلئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے مصیبت میں ثواب عطا فرما اور اس سے بہتر بدل عطا فرما۔

فائدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "جس شخص کو کوئی مصیبت آجائے وہ یہ دعا پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت میں اجر وثواب بھی عطا فرمائے گا اور اس مصیبت کا نعم البدل (اچھا بدلہ) بھی عطا فرمائے گا"۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند) فوت ہو گئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر خاوند عطا فرما دیئے۔[1] یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے نکاح میں قبول فرما لیا۔

(ان کلمات کا خاوند یا بیٹے وغیرہ کے فوت ہو جانے کے بعد پڑھنا بہت مناسب ہے)

نظر بد کا دم

"بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا"۔

ترجمہ اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ! اسکی گرمی، اس کی سردی اور اس کی

---

[1] مسلم شریف بحوالہ الاذکار للنووی صفحہ ۱۳۲

تکلیف دور فرما دے۔ (یعنی نظر بد کی گرمی، سردی اور تکلیف ختم کر دے)

فائدہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک شخص کو نظر بد لگ گئی تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینہ پر ہاتھ مبارک رکھ کر یہ دعا پڑھی) [1]

ہمیں بھی نظر بد کو دور کرنے کیلئے یہ عمل کرنا چاہئے اور دوسروں کو اس طرح دم کرنا چاہئے۔

بیماری سے شفا کیلئے حضرت جبریل امین کی بتائی ہوئی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ نَفْسٍ اَوْعَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ۔

ترجمہ اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تمہیں تکلیف دے۔ اور ہر انسان کی برائی سے، یا حاسد کی نگاہ سے، اللہ تجھے شفا دے۔ اللہ کے نام سے تجھ پر دم کرتا ہوں۔

فائدہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کو تکلیف ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھی۔ [2]

کسی بیمار کو کسی بھی بیمار اور تکلیف کیلئے خود پڑھنے یا دوسرے کو دم کرنے کی بہترین دعا ہے۔ پڑھئے اور فائدہ اٹھائیے۔

مجلس کی غلطیوں کا کفارہ

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ از امام نسائی۔ حصن حصین

[2] ابن ماجہ شریف۔ ترمذی شریف۔ الاذکار للنووی۔ حصن حصین للجزری

ترجمہ پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں۔

فائدہ نبی کریم ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لیتے (جو اوپر لکھے ہوئے ہیں) ایک صحابی کے ان کلمات کے بارے دریافت کرنے پر حضور ﷺ نے فرمایا:

"جو کچھ مجلس میں ہوا (یعنی اگر کوئی غلط بات ہوئی ہے) تو یہ الفاظ اور کلمات ان کا کفارہ ہو جائیں گے اور جو گناہ اس میں ہوئے ہیں انکو مٹا دیں گے"۔ [1]

نبی کریم ﷺ کا یہ عمل امت کی تعلیم کیلئے ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ تو معصوم ہیں۔ ان سے گناہ صادر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

﴿بخار کا علاج﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

ترجمہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت بڑا ہے۔ میں عظمت والے اللہ کی پناہ لیتا ہوں ہر جوش مارنے والی رگ کے شر سے اور جہنم کی آگ کی سوزش کے شر سے (پناہ لیتا ہوں)۔

فائدہ المستدرک میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص کو بخار آئے وہ یہ کلمات پڑھے۔ [2]

یہ کلمات پڑھ کر کسی کو دم بھی کر سکتے ہیں۔

---

[1] ابوداؤد شریف۔ [2] المستدرک للحاکم

﴿جب نعمت یا راحت میسر ہو﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

فائدہ ﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب بندے کو کوئی نعمت یا راحت حاصل ہو تو وہ **الحمد للہ رب العالمین** کہے، اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر چیز سے نوازتے ہیں جو اسے پہلے ملی تھی"۔ [1]

﴿اسم اعظم جسے پڑھ کر جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے﴾

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ۔

ترجمہ ﴾ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس لئے کہ تو ہی حمد و ثناء کے لائق ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ اے بزرگی و بخشش والے! اے زندہ و جاوید! اے منتظم کائنات! (کائنات کی ہر چیز کو قایم رکھنے والے)۔

فائدہ ﴾ ترمذی شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور قریب ہی ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، اس نے جب رکوع و سجود اور تشہد کے بعد دعا مانگی تو دعا میں یہ الفاظ کہے (جو اوپر لکھے ہوئے ہیں)۔

نبی کریم ﷺ نے (یہ الفاظ سن کر) فرمایا "کیا تم کو معلوم ہے کہ اس شخص نے کن الفاظ کے ساتھ دعا مانگی ہے"؟ لوگوں نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس شخص نے اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ اللہ کو پکارا ہے۔ جس کے ساتھ اگر دعا

[1] عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی۔ حصن حصین

کی جاتی ہے تو قبول ہوتی ہے، اور کچھ مانگا جاتا ہے تو مل جاتا ہے" [1]

یہ روایت مسند امام احمد اور مجمع الزوائد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے۔ اس میں ہے کہ یہ دعا مانگنے والے حضرت زید بن صامت زرقی رضی اللہ عنہ تھے۔ المستدرک حاکم میں پہلی روایت یعنی اوپر والی دعا کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ (میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں) لہذا بہتر ہے کہ اوپر والی دعا کے ساتھ یہ الفاظ بھی ملا لئے جائیں۔

سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "اللہ" اسم اعظم ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ بندہ جب لفظ اللہ زبان سے نکالے تو دل میں اللہ کے سوا کوئی اور نہ بس رہا ہو۔ [2]

مختلف روایات میں اسم اعظم مختلف اسمائے مبارکہ کے اندر بتایا گیا ہے جس طرح کہ اوپر والی روایت میں ذوالجلال اور بدیع کے اسمائے شریفہ آئے ہیں۔

آب زم زم شریف پینے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔

ترجمہ اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

فائدہ نمبر ۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب آب زم زم پیتے تو یہ (اوپر والی) دعا کرتے۔ [3]

---

[1] ترمذی۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، المعجم الکبیر للطبرانی، المستدرک للحاکم مسند امام احمد۔ امام ذہبی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

[2] الوابل الصیب من الکلم الطیب از علامہ ابن قیم جوزی [3] المستدرک للحاکم۔ حصن حصین

آدمی جب آب زم زم پیئے تو بسم اللہ پڑھ کر یہ دعا پڑھے اور کھڑا ہو کر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے پیئے۔

فائدہ نمبر ۲ حدیث شریف میں آتا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" آب زمزم جس مقصد کیلئے پیا جائے اس مقصد کیلئے (مفید) ہوتا ہے، اگر تم اسے دکھ یا بیماری سے شفا کیلئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ (پریشانی بھی دور کر دیں گے) اور شفا بھی عطا فرمائیں گے۔ اور اگر تم (کسی دشمن یا آفت و مصیبت سے) پناہ لینے کیلئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے پناہ دے دیں گے۔ اور اگر تم اپنی پیاس بجھانے کیلئے پیو گے تو اللہ کریم تمہاری پیاس بجھا دیں گے"۔ ۱

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

ترجمہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، اور ہمیں مسلمان بنایا۔

فائدہ نمبر ۱ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔ ۲

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے بہترین دعا ہے۔

فائدہ نمبر ۲ اَلْجَامِعُ الصَّغِیْرِ میں علامہ جلال الدین سیوطی نے حضور ﷺ کا ایک ارشاد نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

"اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الدَّاهِرِ"۔

ترجمہ کھانا کھا کر شکر کرنے والا ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔ ۳

---

۱ حصن حصین۔ ۲ ابن ماجہ شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف

۳ الجامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۵۵

یعنی جس طرح ہمیشہ روزہ رکھنے والے کا ثواب ہے کھانا کھا کر یہ دعا مانگنے والے کا ثواب بھی اتنا ہی ہے۔ کھانا کھا کر یہ دعا ضرور مانگیں اور اجر عظیم حاصل کریں۔

﴿کسی دوسرے کے گھر سے کھانا کھائے تو یہ کہے﴾

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔

ترجمہ ﴿ اے اللہ! جس چیز سے تو نے انہیں نوازا ہے اس میں ان کے لیے برکت عطا فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما۔

فائدہ ﴿ حضرت عبداللہ بن بسر سلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے والد (ماجد) کے پاس تشریف لائے، والد صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا، ملیدہ، ستو اور کھجوریں پیش کیں، پھر پانی پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ سے پانی پیا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھاتے اور اس کی گٹھلی کو درمیانی اور انگشت شہادت (دونوں کو ملا کر) اس کی پشت کی طرف رکھ کر پھینک دیتے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی۔ [۱] (جو اوپر لکھی ہے)

ایک روایت میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں دعوت یعنی کسی کے گھر کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔

ترجمہ ﴿ اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا اسے تو کھلا اور جس نے مجھے پلایا ہے اسے تو پلا دے۔ [۲]

ان دعاؤں میں میزبان کیلئے خیر و برکت اور وسعت رزق کی دعا ہے۔ تم بھی جب کسی کے گھر سے کھانا کھاؤ تو ان دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا ضرور پڑھو۔

---

۱ مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۱۸۰۔ ۲ مسلم شریف ۲ صفحہ ۱۸۴۔

﴿قرض کی ادائیگی کے لیے بہترین دعا﴾

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

ترجمہ﴾ اے اللہ! اپنا حلال رزق حرام کی بجائے میرے لیے کافی فرمادے اور اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنے ماسوا (دوسرے سہاروں) سے بے نیاز کردے۔

فائدہ﴾ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکاتب غلام آیا اور کہنے لگا۔ میں اپنی (آزادی کے لیے) آزادی کی رقم دینے سے عاجز ہوں لہذا آپ میری مدد فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا، کیا میں تجھے وہ الفاظ نہ سکھا دوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے۔

اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا فرمادے گا ، یہ دعا پڑھو (وہ دعا جو اوپر لکھی گئی ہے) [1]

﴿جسم کی درد اور تکلیف کے لیے دعا﴾

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔

ترجمہ﴾ میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو مجھے محسوس ہو رہی ہے اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔

فائدہ﴾ حضرت عثمان ابو العباس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے درد اور تکلیف کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس جس جگہ میں درد ہے وہاں ہاتھ رکھ کر یہ پڑھو:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تین مرتبہ اور پھر سات مرتبہ یہ تعوذ پڑھو۔ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔ [2]

---

[1] ترمذی شریف۔ الترغیب والترھیب۔ الاذکار للنووی صفحہ ۱۱۷۔

[2] مسلم شریف۔ الاذکار للنووی۔ حصن حصین میں اس دعا کے بعد مِنْ وَّجْعِیْ ھٰذَا کے لفظ بھی ہیں۔

(درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر خود بھی پڑھ سکتے ہیں اور کسی دوسرے کو پڑھکر دم بھی کر سکتے ہیں)

﴿زیارت قبور کیلئے قبرستان جاتے وقت کی دعا﴾

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔

ترجمہ ﴾ اے اہل قبور! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ تمہاری اور ہماری بخشش فرمائے، تم ہم سے پہلے چلے گئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔

فائدہ نمبر ۱ ﴾ جب قبرستان میں زیارت قبور کیلئے جائے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق یہ دعا پڑھے (جو اوپر لکھی گئی ہے)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں کچھ قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف چہرہ انور کیا اور فرمایا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ"۔ [1] (ترجمہ اوپر ہو گیا ہے) اس حدیث پاک سے نبی کریم ﷺ کا قبروں پر جانا اور دعا کرنا ثابت ہو گیا لہذا ثابت ہوا کہ زیارت قبور سنت مصطفےٰ ﷺ ہے بدعت نہیں۔

فائدہ نمبر ۲ ﴾ اسلام کے ابتدائی دور میں حضور اکرم ﷺ نے زیارت قبور سے منع فرما دیا تھا لیکن جب اسلام کی تعلیم عام ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی اجازت دیدی اور حکم فرما دیا جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا"۔ ﴿ترجمہ﴾ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب ان کی زیارت کیا کرو۔ [2]

---

[1] ترمذی شریف۔ مشکوٰۃ شریف، باب زیارۃ القبور۔

[2] مسلم شریف مشکوٰۃ شریف، باب زیارۃ القبور۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ“۔

ترجمہ میں تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا کرتا تھا، پس اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان کا دیکھنا (یعنی ان پر جانا) دنیا سے بے رغبت کرتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔[1]

یہ دونوں حدیثیں صحاح ستہ کی کتب سے ہیں اور حدیث پاک کی کتابوں میں اور بھی کافی احادیث مبارکہ موجود ہیں، اور ان کا مطالعہ کر کے اپنی اصلاح کریں تاکہ نبی کریم ﷺ کے حکم پر عمل بھی ہو جائے اور سنت کی پیروی کا ثواب بھی مل جائے۔

حضور ﷺ کا قبرستان میں جا کر دعا پڑھنے کا عمل کرنا اور صحابہ کو بتانا بھی یہ واضح کرتا ہے کہ یہ کام بدعت نہیں کار ثواب اور سنت نبوی ہے۔ آپ بھی اس سنت پر عمل کریں۔

جو حضرات نہ قبرستان میں جائیں گے اور نہ دعا مانگیں کہ وہ ان سنتوں سے محروم رہیں گے اور ثواب سے بھی محروم رہیں گے۔ اگر قبروں پر جانا منع ہوتا تو حضور یہ دعا نہ بتاتے۔

سواری گم ہو جائے، سامان گم ہو جائے یا مدد کی ضرورت ہو تو یہ پڑھے

يَا عِبَادَ اللهِ أَعِينُوْنِي۔

ترجمہ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

فائدہ نمبر ۱ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ”جب تمہاری کچھ (سواری یا سامان) گم ہو جائے یا تم ایسے مقام پر ہو جہاں کوئی

[1] ابن ماجہ شریف ۱۵۷۱۔ مشکوٰۃ شریف۔

مدد گار نہ ہو یا کوئی ضرورت پیش آ جائے تو یہ کہو۔ یَاعِبَادَاللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ۔ [1]

امام طبرانی نے حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے مرفوعا بیان کیا ہے کہ جب تمہارا کچھ گم ہو جائے یا تم کو مدد کی ضرورت ہو اور کوئی مدد گار نہ ہو تو تین مرتبہ آواز دو، یَاعِبَادَاللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ۔ [2] اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے۔ (یعنی فرشتے تمہاری مدد کریں گے۔)

صاحب حصن حصین نے لکھا ہے کہ یہ عمل آزمودہ ہے (یعنی آزمایا ہوا اور مجرب ہے)۔

فائدہ نمبر ۲﴾ اس حدیث پاک میں جو الفاظ پڑھنے کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں ان سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ جو شخص یہ کلمات پڑھے گا اللہ تعالیٰ کے فرشتے اسکی مدد کریں گے۔

علاوہ ازیں دو اور باتیں بھی اس حدیث پاک سے معلوم ہوئیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو بھی یا کا لفظ لگا کر پکارنا جائز ہے اور یہ بات حدیث شریف کے مطابق ہے۔ اس حدیث میں یا عباد اللہ ہے اسی طرح یا رسول اللہ پکارنا جائز ہے۔ ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ مشکل وقت میں غیر خدا سے مدد مانگنا جائز ہے جس طرح اس حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد مانگنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان کیا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ غیر خدا سے مدد مانگنا حدیث پاک سے ثابت ہے اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہی مدد کرتے ہیں۔

﴿جنت کا خزانہ اور ننانوے بیماریوں کا علاج﴾

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

ترجمہ﴾ اللہ تعالیٰ کی قوت اور طاقت کے بغیر کوئی طاقت نہیں (جو نیکی کی طرف

---

[1] مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۲۔ [2] طبرانی شریف۔ حصن حصین

لگائے اور برائی سے روکے)۔

فائدہ نمبر ۱ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا کر کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ ۱ (یہاں خزانے سے مراد بہت زیادہ اجروثواب ہے)

فائدہ نمبر ۲ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ''کیا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر میں تیری راہنمائی نہ کروں'' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، وہ کیا ہے؟ حضور نے فرمایا ''وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہے''۔ ۲

فائدہ نمبر ۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' ننانوے بیماریوں کا علاج ہے۔ ان میں سے کم از کم بیماری رنج وغم اور فکرو پریشانی ہے۔ ۳ (جسے اس وظیفہ کا پڑھنا دور کر دیتا ہے)

ایک حدیث شریف میں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا (اتفاقاً) میری زبان سے نکلا 'لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ' تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم جانتے ہو اس کے معنے کیا ہیں''؟ میں نے عرض کیا 'اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '(اس کے معنے یہ ہیں) کہ ''اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ کریم کی نافرمانی اور گناہ سے بچنے کی قدرت نہیں ہے اور اللہ کی مدد (اور توفیق) کے بغیر کسی آدمی کو اللہ کریم کی اطاعت وفرمانبرداری کی طاقت نہیں ہے۔ ۴

---

۱ بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ ابوداؤد شریف۔ ۲ مسند امام احمد۔ طبرانی فی الکبیر۔ حصن حصین۔
۳ المستدرک للحاکم۔ طبرانی فی الاوسط۔ حصن حصین۔ ۴ حصن حصین۔

﴿جادو اور دیگر کراتب سے حفاظت کا مسنون عمل﴾

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَيْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَاَ وَذَرَاَ۔ [1]

ترجمہ ﴾ میں اللہ تعالیٰ کے رخ انور یعنی بلند و بالا ذات کی پناہ مانگتا ہوں جس سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات جن سے کوئی نیک یا بد آگے نہیں بڑھ سکتا (یعنی اس سے زیادہ علم نہیں رکھتا) اور اللہ تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنیٰ کے واسطے سے جنہیں میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا' اس چیز کے شر سے جس کو اس نے بنایا' پیدا کیا اور پھیلایا۔

فائدہ ﴾ حضرت قعقاع بن حکیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اگر میں چند کلمات نہ پڑھا کرتا تو یہودی (جادو کر کے) مجھے گدھا بنا دیتے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ (آخر تک جو اوپر درج ہیں جس شخص کو جادو وغیرہ کا شبہ یا خوف ہو تو وہ اس دعا کو صبح و شام اور سونے کے وقت پڑھ کر پورے جسم پر ہاتھ پھیر لیا کرے یا کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کر کے نہار منہ یا سونے کے وقت پانی پی لیا کرے تو اس کا اثر جاتا رہے گا۔ [2] (اگر اس کے ساتھ آیات سحر پڑھ کر ملا لے تو زیادہ بہتر ہے)

---

[1] مؤطا امام مالک صفحہ ۳۷۷۔ [2] الدعاء المسنون۔

﴿پریشانی ومصیبت سے بچنے اور حاجت پوری کرنے کا مسنون عمل﴾

﴿دعائے حاجت﴾

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا' یارسول اللہ! میرے لئے خیر و عافیت کی دعا فرمائیے (یعنی میری نظر درست ہونے کی دعا کیجئے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا مؤخر کردوں، اور یہ تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے دعا کردوں۔

اس نے عرض کیا (آقا) دعا کردیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور (نماز پڑھ کر) یہ دعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

ترجمہ ﴾ اے اللہ! میں نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ میرے حق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما۔ [1]

یہ حدیث پاک ترمذی شریف، نسائی شریف اور دیگر بہت سی کتب میں موجود ہے بعض کتب میں الفاظ کا کچھ تغیر وتبدل بھی ہے۔ بعض کتب میں اس حدیث شریف کے آگے یہ الفاظ بھی ہیں "فَرَجَعَ وَقَدْ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصَرِهٖ

[1] سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۰۰۔ امام ابن ماجہ نے فرمایا ہے کہ ابو اسحاق نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

"۔ترجمہ﴾ جب وہ (نماز ودعا) کر کے واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نظر سے پردہ ہٹا دیا تھا یعنی نظر درست کر دی۔

امام حاکم نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

فائدہ﴾ اس حدیث شریف میں بھی یا کا لفظ غیر خدا کے ساتھ یعنی نبی کریم ﷺ کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔اس سے بھی معلوم ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ کہنا غلط نہیں ہے بلکہ سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق ہے۔اگر منع ہوتا تو حضور اکرم ﷺ خود ہی یہ دعا کیوں بتاتے۔اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" کہنا درست ہے بدعت نہیں جیسے بعض لوگوں کا خیال ہے۔

﴿سوتے ہوئے ڈر جائے، گھبرا جائے یا نیند اچاٹ ہو جائے﴾

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ۔

ترجمہ﴾ میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ (مکمل کلام) کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب اور غصہ سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وسوسوں سے، اور اس سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں۔

فائدہ نمبر ۱﴾ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ خوف و ہراس کے وقت یہ دعا سکھاتے تھے۔ ۱

حصن حصین میں لکھا ہے کہ اگر سوتے ہوئے ڈر جائے یا کوئی گھبراہٹ اور پریشانی محسوس ہو یا نیند اچاٹ ہو جائے تو یہ تعوذ پڑھے۔ ۲ (جو اوپر لکھا ہوا ہے)۔

نیز حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یہ تعوذ (اوپر والی دعا) اپنے سمجھدار بچوں کو لفظاً لفظاً یعنی اچھی طرح یاد کروا دیا کرتے تھے اور ناسمجھ بچوں کے گلے

---

۱ الاذکار للنووی۔ ۲ حصن حصین

میں تعویذ لکھ کر ڈال دیا کرتے تھے۔ ۱

فائدہ نمبر ۲ حضرت عبداللہ عمرو بن العاص کے اس عمل سے تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنے کا ثبوت بھی مل گیا، لیکن یاد رہے کہ تعویذ قرآن وحدیث کی دعاؤں کا ہو تو بہتر ہے ورنہ کم از کم یہ تو ہو کہ اس میں شرکیہ اور خلاف شرع کوئی بات نہ لکھی ہو۔

دس لاکھ نیکیاں حاصل کیجئے

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کی تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ سے زندہ ہے، وہ نہیں مرے گا۔ اسی کے ہاتھ میں سب خیر خواہی ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص بازار میں یہ کلمات (جو اوپر درج ہیں) پڑھے گا تو اللہ کریم اس کیلئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ اس کے گناہ مٹا دے گا اور دس لاکھ درجے اس کے بلند ہوں گے۔ ۲ (اس سے مراد یہ ہے کہ اسے بہت زیادہ نیکیاں ملیں گی)

ترمذی شریف کی ایک روایت اور ابن ماجہ میں مزید یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس کیلئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

مال و دولت حاصل کرنے کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسی کی سب تعریفیں ہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے بڑی

۱ حصن حصین ۲ ترمذی شریف جلد ۱۸۰

عظمت والا، میں اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں۔

فائدہ خطیب نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا، دنیا مجھ سے بھاگ گئی ہے اور پیچھے چلی گئی ہے (یعنی میں غریب و تنگدست ہو گیا ہوں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم فرشتوں اور مخلوق کی اس تسبیح سے کہاں غافل ہو جس کے ذریعے انکو رزق دیا جاتا ہے۔ اسے صبح صبح ایک سو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ دنیا ذلیل ہو کر آئے گی۔ کچھ ہی دن ہوئے کہ وہ شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول! بہت دنیا آگئی ہے میں اسے کہاں خرچ کروں"۔ [۱]

رنج و غم دور کرنے کا وظیفہ

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

ترجمہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑی عظمت والا اور بہت بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تمام آسمانوں اور زمین کا خدا ہے اور عرش کریم کا مالک ہے۔

فائدہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت رنج و غم کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ [۲]

کسی مصیبت، حادثہ یا پریشانی میں پھنس جائے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے، اللہ کے سوا کوئی

---

۱ سبل الہدیٰ والرشاد ۱۰ جلد صفحہ ۲۲۷

۲ بخاری شری جلد ۲ صفحہ ۹۳۹، مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۵۱

قوت اور طاقت نہیں ہے جو بلند بڑی شان والا ہے۔

فائدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے علی! میں تمہیں وہ دعا نہ سکھادوں کہ جب تم کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو پڑھو''۔ میں نے عرض کیا، خدا مجھے آپ پر فدا کرے ضرور بتائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جب تم کسی حادثہ یا مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو یہ پڑھو۔ خدا نے چاہا تو ہر قسم کی مصیبت دور ہو جائے گی۔ [1]

''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ''۔

کوئی مصیبت، حادثہ یا پریشانی آجائے تو اس سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا بہت آسان وظیفہ ہے۔ یہ ہر مسلمان کو یاد کر لینا چاہئے تا کہ مشکل یا حادثہ و پریشانی کے وقت پڑھے اور محفوظ رہے۔

میت کے دفن کے بعد منکر نکیر کے جواب میں آسانی کا ایک بہترین عمل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو دیر مت کرو، اسے جلدی قبرستان لے جاؤ اور (دفن سے فارغ ہونے کے بعد) اس کے سر کی طرف سورہ بقرہ شروع سے اَلْمُفْلِحُوْنَ تک اور اس کے پاؤں کی طرف سورہ بقرہ کی آخری دو آیات (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک) پڑھو [2]

فائدہ چونکہ مدفون سے منکر نکیر سوال کرتے ہیں اس لئے میت کے قریبی حضرات دفن کے بعد کچھ دیر قبر پر کھڑے ہو جائیں اور اس کی مغفرت، جواب میں آسانی اور ثابت قدمی کی دعا کریں اور اوپر لکھا ہوا عمل کریں۔

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی۔ الاقتداء فی الذکر والدعاء۔ صفحہ ۲۱۶

[2] شعب الایمان للبیھقی۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۴۹۔ الدعاء المسنون۔

یہ عمل کرنے سے حضور ﷺ کا صدقہ منکر نکیر کے جواب میں آسانی ہوگی۔ اور اس عمل کی برکت سے قبر میں راحت اور سہولت حاصل ہوگی۔ جس کی قبر والے کو بہت ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو یہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

﴿نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی بہت جامع دعا﴾

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ﴾ اے اللہ! ہم تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی کریم ﷺ نے مانگی، اور اس بری چیز کے بارے میں تجھ سے پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے نبی اکرم ﷺ نے پناہ مانگی۔ تجھ سے ہی مدد طلب کی جاتی ہے اور تجھ پر ہی پہنچانا ہے، (یعنی اپنے احکام کا) اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کی قوت بھی تیری طرف سے ہی ہے۔

فائدہ﴾ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت زیادہ دعائیں مانگیں لیکن ہم (چند آدمیوں) کو ان میں سے کچھ بھی یاد نہ رہیں، ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ نے بہت سی دعائیں مانگیں لیکن ہمیں ان میں سے کوئی دعا بھی یاد نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی دعا بتاتا ہوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہے تم یوں کہا کرو۔ [1] (جو اوپر دعا لکھی گئی ہے وہ بتادی)۔

یہ دعا سب دعاؤں کی جامع دعا ہے کہ جس جس چیز کا سوال حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے پوری زندگی میں کیا یعنی جو کچھ مانگا اور جس جس چیز سے آپ ﷺ نے

[1] ترمذی شریف

اللہ کریم سے پناہ مانگی اور جن چیزوں سے بچنے کی دعا کی وہ سب چیزیں اس میں شامل ہوگئیں۔

یہ دعا سب مردوں عورتوں کو یاد ہونی چاہئے۔ اللہ کریم سب مسلمانوں کو اس دعا سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔

﴿حادثات اور مصیبتوں سے بچنے کا بہترین نسخہ (دعائے انس)﴾

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ، بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَا اَعْطَانِیَ اللّٰہُ، اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئاً، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ۔

ترجمہ ﴿ اللہ کے نام کی برکت ہو میری جان اور میرے دین پر، اللہ کے نام کی برکت ہو میرے بال بچوں اور میرے مال پر، اللہ کے نام کی برکت ہو اس چیز پر جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے، اللہ میرا رب ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور سب سے زیادہ عزت و بزرگی والا ہے۔ اور اس سے بہت بڑا ہے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوف کرتا ہوں۔ (اس کے شر سے جس سے مجھے اندیشہ ہے) وہ غالب ہے تیری حمایت کرنے والا ہے۔

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور سرکش شیطان کے شر سے اور ہر سرکش ظالم کے شر سے۔

پس اگر وہ روگردانی کریں تو کہہ دے کہ مجھے اللہ کافی ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس پر ہی میں نے توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ بے شک میرا مددگار اللہ ہی ہے جس نے کتاب اتاری اور وہی نیک بندوں کو دوست رکھتا ہے۔

فائدہ ﴾ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دعا ہے (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتائی تھی) یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ یہ دس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ کی استدعا پر یعنی انکی خواہش پر ان کو دنیا و آخرت کی بہتری کی دعا سے مشرف و مخصوص فرمایا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ان کی عمر اور اولاد میں بہت برکت عطا فرمائی، چنانچہ ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہوئی وران کی صلبی اولاد کی تعداد سو تک پہنچ گئی جن میں تہتر مرد تھے اور باقی عورتیں تھیں۔

ان کا باغ دو مرتبہ پھل دیتا۔ یہ دنیا کی برکات تھیں۔ (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل انہیں حاصل ہوئیں) پھر جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو آبان جو آپ کے خادم تھے وہ حاضر ہوئے اور آواز دی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا چاہتے ہو؟۔ عرض کیا وہی کلمات یعنی وہی دعا سیکھنا چاہتا ہوں جو حجاج نے آپ سے طلب کی تھی مگر آپ نے اس کو نہیں سکھائی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں تجھے سکھا دیتا ہوں تو اس کا اہل ہے۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس خدمت کی اور آپ کا انتقال اس حالت میں ہوا کہ حضور مجھ سے راضی تھے۔ اس طرح تو نے میری خدمت دس سال تک کی اور میں دنیا سے اس حالت میں رخصت ہو رہا ہوں کہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں تمام آفات سے محفوظ رکھے گا۔ [1] (دعا وہی ہے جو اوپر لکھدی گئی ہے)

---

[1] جمع الجوامع

﴿بچھو اور موذی جانوروں کے ڈسنے کا علاج﴾

سورہ کافرون یعنی قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ، سورہ فلق یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورہ ناس یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر عمل کرنا۔

فائدہ﴾ حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے ڈس دیا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا، خدا کی لعنت ہو بچھو پر، نمازی اور غیر نمازی کسی کو نہیں چھوڑتا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوایا (ڈسی ہوئی جگہ پر) پانی ڈال کر اور پھیرتے جاتے تھے اور قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (پوری پوری سورت) پڑھتے جاتے تھے۔ [1]

بچھو یا کوئی موذی جانور ڈس دے تو یہ عمل کرنا مسنون بھی ہے اور بہت مجرب عمل بھی ہے۔

﴿برا خواب دیکھے تو کیا پڑھے﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

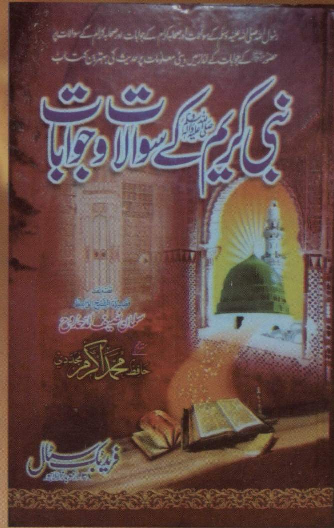
"اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِهٖ ثَلَاثًا یَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ ثَلَاثًا وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهٖ وَالَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ۔

ترجمہ﴾ جب تم سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک کر شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لے (یعنی تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ لے) اور جس پہلو پر لیٹا ہوا تھا وہ پہلو بدل لے یعنی دوسری طرف ہو جائے۔ [2]

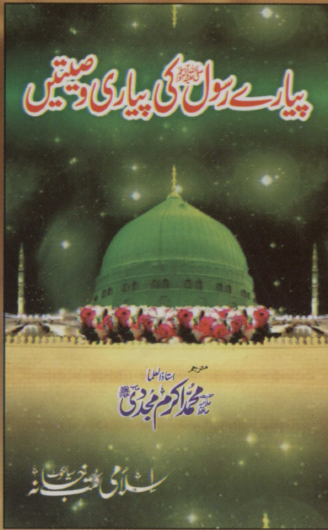
---

[1] مسند بزار۔ مجمع الزوائد جلد ۵ صفحہ ۱۱۴۔

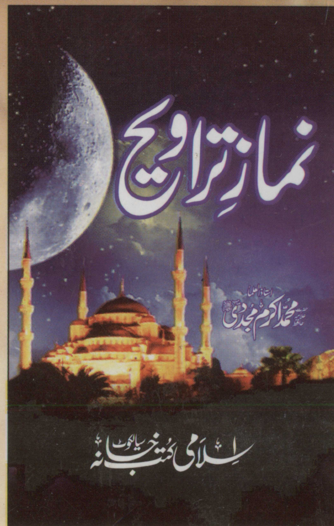
[2] مسلم شریف حدیث ۵۷۸۶/۲۲۷۱، بخاری شریف ۳۱۱۸



نبی کریم ﷺ کے سوالات و جوابات
حافظ محمد اکرم مجددی
فرید بک سٹال



پیارے رسول ﷺ کی پیاری وصیتیں
مترجم
استاذ العلماء
محمد اکرم مجددی
اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ



نمازِ تراویح
استاذ العلماء
محمد اکرم مجددی
اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ



قرآنی علاج
مصنف
علامہ جلال الدین سیوطی
مترجم
استاذ العلماء
محمد اکرم مجددی
اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ